موبائل فون کے ذریعہ

نِکاح وطلاق

اس موضوع پر لکھی جانے والی
سب سے پہلی منفرد کتاب

تقاریظ

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب
حضرت مولانا مفتی عتیق احمد بستوی قاسمی صاحب
حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب مدظلہم

مُصنّف:
شبّیر احمد عُثمانی

ناشر:
مدرسہ حرا
سٹین کلف، ڈیوزبری، برطانیہ

علماء وعوام کے لئے ایک بیش بہا تحفہ

اس موضوع پر لکھی جانے والی سب سے پہلی منفرد کتاب

موبائل فون کے ذریعہ

نکاح وطلاق

اس کتاب میں موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق کے

احکام پر تفصیلی ومدلل بحث کی گئی ہے

تقاریظ

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد بستوی، قاسمی صاحب

حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب مدظلہم

مُصنف

شبیر احمد عثمانی

(باٹلی، برطانیہ)

ناشر

مدرسہ حرا

سٹین کلف، ڈیوزبری، برطانیہ

0192412315 .07783465233

فہرست

u

انتساب

میں اپنی پہلی تحریری کاوش کو اپنے مشفق ومہربان نانا جان حضرت مولانا عبدالمجید صاحب برداللہ مرقدہ (خطیب جامع مسجد مدنی سرائے عالمگیر، پاکستان) کے نام منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جن کی دعائے ''نیم شب'' کی بدولت رب ذوالمنن نے بندۂ اثیم کو وادئ قرطاس وقلم میں اتار کر اس حقیر علمی سعی کو پیش کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔

——— اور ———

اپنی والدہ محترمہ کے نام۔۔۔۔ جب بھی وہ مجھے رات گئے تک کتب خانہ میں کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھتی ہیں تو شفقت بھرے لہجے میں کہتی ہیں بیٹا! بس کرو تھک جاؤ گئے اور پھر اشک بھری آنکھوں کے ساتھ ان کی زبان پر احقر کے لئے بے ساختہ دعائیں جاری ہوجاتی ہیں، بابا جان حافظ بشیر احمد صاحب مدظلہ، استاد مکرم حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا احسان الحق صاحب تغمدہ اللہ بغفرانہ، اپنے ماموں حضرت مولانا محمد امین صاحب زید مجدہ، اپنے بھائی مولانا ابوذر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، اساتذہ، زوجہ، بہنیں، اپنی بیٹی رومیشہ اور بیٹے بُلَیل کے نام معنون کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں جن کی دعاؤں نے میری زندگی کے گلشن کو مہکا دیا۔

شبیر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ

”موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق“

اہل علم کی نظر میں

تقریظ

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ

(المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد و جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا)

''شریعت اسلامی'' اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا نظام حیات ہے، یہ زندگی کے ہر شعبہ میں انسانیت کی رہنمائی کرتا ہے اور قیامت تک رہنمائی کرتا رہے گا، کچھ مسائل تو وہ ہیں جو انسانی زندگی کے آغاز ہی سے موجود ہیں اور ہر زمانہ میں موجود رہیں گے، قرآن وحدیث میں ان کا واضح حل موجود ہے، کچھ مسائل وہ ہیں جو زمانہ کی تبدیلیوں کے ساتھ پیدا ہوتے رہتے ہیں، جن کو ''نئے مسائل'' کہا جاتا ہے، ان کے بارے میں کتاب وسنت میں صریح احکام تو نہیں مل سکتے؛ لیکن ان اصول ومقاصد کی رہنمائی مل سکتی ہے، جن کی روشنی میں انھیں حل کیا جاسکتا ہے۔

''نئے مسائل'' جن اسباب کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں، ان میں ایک جدید آلات ووسائل کی پیدائش ہے، سترہویں صدی کے بعد سے دنیا میں تحقیق واکتشاف اور اختراع وایجاد کی کوششوں نے جس تیز گامی کے ساتھ اپنا سفر طے کیا اور یہ سفر کی توقف کے بغیر ابھی بھی جاری ہے، ماضی میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی، یوں تو زندگی کے تمام شعبوں میں ان اختراعات نے ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے اور جن چیزوں کو ناممکن سمجھا جاتا تھا، انھیں ممکن کر دکھایا ہے؛ لیکن جن شعبوں میں غیر معمولی ترقی ہوتی

ہے، ان میں ایک ابلاغ کے ذرائع بھی ہیں۔

انسان کے اندر ترسیل وابلاغ کا ایک فطری جذبہ رکھا گیا ہے، وہ چاہتا ہے کہ اپنی بات دوسروں تک پہنچائے ، دور دور تک پہنچائے اور کم سے کم وقت میں پہنچائے ، ایک زمانہ میں یہ سفر مہینوں میں طے ہوتا تھا، پھر یہ فاصلہ کم ہوتا گیا؛ لیکن ان وسائل سے فائدہ اٹھانا ہر ایک کے بس میں نہیں تھا؛ لیکن فون ، پھر موبائل کے ذریعہ آواز رسانی کے ساتھ ساتھ پیغام رسانی کی سہولت نے اب اس بات کو ممکن بنادیا ہے کہ دنیا کے مشرقی کونے سے مغرب کی آخری سرحدوں تک ایک مختصر لمحہ میں نہ صرف اپنی آواز پہنچادی جائے ؛ بلکہ اپنا پیغام تحریری شکل میں بھی پہنچا دیا جائے، اس ترقی نے موبائل سے متعلق بہت سے شرعی مسائل پیدا کر دیئے ہیں، یہ نہ صرف معاملات سے متعلق ہیں ؛ بلکہ نکاح وطلاق اور عبادات سے بھی ان کا تعلق ہے، خاص کر نکاح وطلاق سے متعلق بہت سے مسائل موبائل کو وسیلۂ ابلاغ بنانے کی شکل میں پیدا ہوئے ہیں، عجیب بات یہ ہے کہ موبائل تو اصل میں آلہ اتصال ہے؛ لیکن بہت سے لوگوں نے اسی کو آلہ انفصال بنالیا ہے، خود مؤلف نے ایک سروے کا حوالہ دیا ہے، جس کے مطابق 57٪ لوگوں نے طلاق کے لئے موبائل فون استعمال کیا ہے، مصر میں ہر گھنٹہ میں موبائل فون کے ذریعہ پندرہ طلاقیں دی جاتی ہیں اور ملیشیا میں طلاق دینے والوں میں سے 22٪ لوگوں نے S.M.S کا استعمال کیا ہے، اسی طرح نکاح میں بھی اس ذریعہ کا استعمال بکثرت رائج ہو رہا ہے، اس پس منظر میں محبی فی اللہ مولانا شبیر احمد عثمانی (باٹلی، برطانیہ) نے اپنے پی، ایچ، ڈی کے مقالہ کے لئے نکاح وطلاق کے سلسلے میں یہ مقالہ مرتب کیا ہے اور مدرسۃ الحراء ڈیوزبری (برطانیہ) سے قارئین تک

پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

یہ بھی ذرائع وابلاغ ہی کا کرشمہ ہے کہ مؤلف برطانیہ میں مقیم ہیں، وہاں انھوں نے یہ کتاب تالیف کی اور کتاب ابھی پریس تک پہنچی بھی نہیں؛ لیکن انٹرنیٹ کی وساطت سے اس حقیر تک پہنچی ہے اور ان کی خواہش پر یہ پیش لفظ تحریر کیا جا رہا ہے، اس حقیر نے قریب قریب پورے مسودہ کو پڑھا ہے، اس میں شبہ نہیں کہ مؤلف نے موبائل سے متعلق ممکنہ مسائل کے تتبع وتلاش اور کتب فقہ سے ان کے نظائر تلاش کرنے میں بڑی محنت کی ہے اور ان کی سعی بہت ہی قابل تحسین ہے، عام طور پر مصنف نے جو رائے قائم کی ہے، اس حقیر کو بھی اس سے اتفاق ہے؛ البتہ ایسے نئے مسائل میں اگر جزوی طور پر اختلاف رائے ہو تو یہ باعث تعجب نہیں؛ کیوں کہ ایسے مسائل میں غور وفکر کے ایک سے زیادہ پہلو ہوا کرتے ہیں اور اس بنا پر اختلاف رائے ہوسکتا ہے، بہر حال یہ مصنف کی قابل قدر کوشش ہے اور علماء، اربابِ افتاء، عوام و خواص سبھوں کے لئے یکساں قابل استفادہ ہے، میں اس اہم کام پر انھیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور ان سے مزید دین اور علم دین کی خدمت لے۔

وباللہ التوفیق وھو المستعان

خالد سیف اللہ رحمانی

خادم: المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد و

جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا

یکم شعبان ۱۴۳۲ھ

۴/ جولائی ۲۰۱۱ء

u

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی، بستوی مدظلہ
(استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو وسکریٹری سلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا)

الحمد لله الذی خلق الانسان وعلمه البیان والصلوة والسلام علی خاتم النبیین محمد بن عبد الله الأمین وعلی آله وأصحابه اجمعین

اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور ساری کائنات کو پیدا فرمایا، سارے جہانوں میں اس کی حکمرانی ہے، اس کائنات کی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے نظام پر اور اسی کے اشارے پر چل رہی ہے۔ انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں اور رسولوں کا سلسلہ جاری فرمایا، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انبیاء کرام کا سنہرا سلسلہ مکمل ہوا، آپ پر نازل ہونے والی آسمانی کتاب قرآن کریم اور آپ کے ذریعے آنے والی شریعت قیامت تک انسانیت کی رہنمائی کے لئے کافی ہیں۔

کتاب وسنت کی تصریحات اور اصولوں کی روشنی میں علماء اسلام اور فقہاء امت نے ہر دور کے مسائل کو حل فرمایا ہے اور ہر موڑ پر امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔ دور حاضر میں سائنسی ایجادات اور ابلاغ وترسیل کے نئے ذرائع نے بہت سے سوالات کھڑے کیے ہیں الحمد اللہ فقہاء امت نے اجتماعی اور انفرادی طور پر ان

سوالات کے جوابات کتاب وسنت اور فقہی ذخیرہ کی روشنی میں بیان فرمائے ہیں اور برابر یہ سلسلہ جاری ہے۔

موبائل فون دور حاضر کی ایسی انقلاب آفریں ایجاد ہے جس نے دنیا کی مسافتیں سمیٹ دی ہیں اور ہزاروں انسانوں کو آپ کی جیب میں ڈال دیا ہے کہ آپ جب چاہیں ان سے سرگوشی کریں اور اپنے جذبات، خیالات اور اطلاعات ان تک پہنچائیں، موبائل فون کے بے شمار فوائد ہیں اور بے پناہ نقصانات بھی ہیں، یہ استعمال کرنے والے پر ہے کہ وہ اس کا استعمال نفع بخش کاموں کے لئے کر رہا ہے یا مضر مقاصد کے لئے۔ عقود و معاملات اور تجارت میں بھی موبائل فون کا استعمال کثرت سے ہو رہا ہے، مسلمانوں میں نکاح وطلاق، رشتہ جوڑنے اور توڑنے کے لئے موبائل فون کا استعمال بھی خوب ہونے لگا ہے اس سلسلے میں بہت سے نئے نئے سوالات سامنے آرہے ہیں اور علماء امت ان پر غور کر کے ان کے جوابات دے رہے ہیں۔

برطانیہ کے ایک باصلاحیت اور حوصلہ مند عالم دین جناب مولانا شبیر احمد عثمانی (اللہ تعالیٰ ان سے دین وملت کی خوب خوب خدمات لے) نے اپنے فقہی ذوق وبصیرت کا استعمال کر کے موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق کے مسائل کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا اور اس موضوع کے وقوع پذیر اور امکانی سوالات کو یکجا کر کے اور فقہاء کی عبارتوں کی روشنی میں ان کے جوابات تحریر کر کے ایک اچھی کتاب تیار کر دی ہے۔

برطانیہ کے حالیہ سفر (رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۰۱۱ء) کے موقع پر اس کتاب کے مسودہ کی مفصل فہرست دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، کچھ

مقامات پر جہاں مصنف کو کچھ کھٹک تھی ان کے ساتھ تبادلۂ خیالات کا موقع ملا، کتاب اپنے موضوع پر جامع ہے اور بڑی حد تک مسائل کا احاطہ کرتی ہے، ہر مسئلہ میں استشہاد یا استیناس کے لئے فقہاء کی عبارات بھی پیش کی ہیں، اس طرح یہ اچھا مجموعہ تیار ہو گیا ہے۔

مسائل بالکل نئے ہیں اس لئے ان میں فکر ونظر اور رائے کا اختلاف ہو سکتا ہے لیکن یہ تصنیفی کوشش اور کاوش بڑی قابل قدر ہے اور مصنف کے تابناک مستقبل کی غمازی کر رہی ہے، ہماری دعا ہے کہ امت مسلمہ کو اس کتاب سے نفع پہنچے اور دربار خداوندی میں قبولیت سے سرفراز ہو اور مصنف کا رہوار قلم اپنی جولانیاں دکھاتا رہے۔

عتیق احمد قاسمی، وارد حال ڈیوز بری برطانیہ، ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ، بمطابق ۲۱ اگست ۲۰۱۱ء۔

u

تقریظ

استادمکرم حضرت مولانامفتی **یوسف ساچا** صاحب دامت برکاتہم

(استاذ حدیث دارالعلوم دعوۃ الایمان، بریڈفورڈ)

باسمہ تعالیٰ

حامداو مصلیاو مسلماأمابعد

برادرعزیز مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب سلمہ کی تالیف ’’موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق‘‘ کا مطالعہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ کتاب کو اپنے موضوع پر مفید پایا، مؤلف سلمہ نے مسائل کی تحقیق میں کافی محنت کی ہے اور حتی الامکان ہر مسئلہ کا حوالہ یا نظیر پیش کر کے مبرہن کرنے کی کوشش کی ہے۔

احقر نے بعض مقامات پر مشورہ دیا جو انہوں نے بطیب خاطر قبول کیا جو بہت خوبی کی بات ہے۔ چونکہ کتاب مسائل جدیدہ پر مشتمل ہے اس لئے اختلاف رائے کا ہونا بعید نہیں مع ہذا اپنے موضوع پر یہ کتاب کافی اہمیت کی حامل ہے۔

اخیر میں دعا گوہوں کہ اللہ تعالیٰ مؤلف سلمہ کی اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کا فائدہ عام وتام ہو۔ (آمین)

۲۹ جمادی الاخری ۱۴۳۳ ؁ بمطابق ۲۱ مئی ۲۰۱۲ ؁ء

u

تقریظ

حضرت مولانا عبدالرشید ربانی صاحب دامت برکاتہم

(خطیب مدنی مسجد ڈیوزبری وسرپرست جمیعت علماء برطانیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم أما بعد

عزیزم مولانا مفتی شبیر احمد عثانی صاحب نے بڑی محنت کر کے ''موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق'' کے مقالہ میں فون کے استعمال کی شرعی وفقہی حیثیت سے بحث کی ہے اوراس میں وہ کامیاب رہے ہیں آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے مقالہ کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کرسکا جستہ جستہ چند مقامات کو پڑھا ماشاء اللہ بہت خوب لکھا ہے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ہو مفتی صاحب کے نانا مرحوم ومغفور حضرت علامہ عبدالمجید صاحب m فاضل دیوبند (خطیب جامع مسجد مدنی) سرائے عالمگیر پاکستان ایک جید عالم باعمل اور صالح شخصیت تھے میرے دوست اور بڑے بھائی کی طرح تھے ان کی والدہ صالحہ عابدہ حافظہ عالمہ ہیں والد گرامی حافظ محمد نذیر صاحب مہتمم مدرسہ حرا ڈیوزبری بڑے عاقل ہیں چھوٹے بھائی عالم بن رہے ہیں۔ ہمشیر گان زیور علم سے آراستہ ہیں سسر اور بہنوئی بھی عالم غرضیکہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است کم ترک الاول للآخر پہلوں سے پچھلوں کے لئے تحقیق کی بہت سی باتیں چھوڑی ایک انوکھے

موضوع پر مفتی صاحب نے قلم اٹھا کر اہل علم کو دعوت تحقیق دی ہے اللہ تعالی ان کی محنت کو قبول فرما کر اپنے آباء اجداد کے لئے صدقہ جاریہ بنائے آمین۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین بود

والسلام

عبدالرشید ربانی

سرپرست جمعیت علماء برطانیہ

خطیب مدنی مسجد ڈیوزبری

۱۰ فروری بروز جمعہ ۲۰۱۲ء

u

تقریظ

استاذ مکرم حضرت مولانا **محمد علی** صاحب مدظلہ
(شیخ الحدیث مدرسہ تحفیظ القرآن، بولٹن)

باسمہ تعالیٰ

حامداً و مصلیاً و مسلماً أما بعد

جوں جوں زمانہ ترقی کرتا گیا تو نئی نئی ایجادات منظر عام پر آتی گئیں من جملہ ان میں سے آج کے دور کی کثیر الاستعمال و کثیر المنفعت ایجاد موبائل فون ہے۔ اس نئی تخلیق نے نہ معلوم کس قدر حیران کن پیچیدہ اور دقیق مسائل پیدا کر دیئے ہیں لیکن قربان جایئے اسلام کی ہمہ گیر تعلیم پر جس نے کوئی گوشہ اور کوئی میدان خالی وتشنہ نہیں چھوڑا جس میں انسانی ضروریات کی مکمل ہدایت اور رہنمائی نہ فرمائی ہو۔

بلاشبہ موبائل فون کی ایجاد نے دیگر مسائل کی طرح ایک نہایت دقیق اور پیچیدہ مسئلہ پیدا کر دیا ہے وہ یہ کہ اگر کوئی آدمی موبائل فون کے ذریعے نکاح خوانی کرے یا بیوی کو طلاق دے تو اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

علمائے دین نے اور مفتیان کرام نے بڑی عرق ریزی اور بڑی جاں فشانی سے اصول شرع کی روشنی میں اس مسئلہ کا کافی اور شافی حل پیش کر کے امت پر ایک بڑا احسان فرمایا ہے (فجزاهم الله خیرا الجزا فی الدارین)۔ اس سلسلے کی ایک

کڑی ہمارے جواں عمر عالم وفاضل حضرت مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی صاحب (عمت فیوضکم) بھی ہیں انھوں نے اپنی خداداد صلاحیت کو بروئے کار لاکر بڑی جدوجہد اور عرق ریزی سے اس دقیق مسئلے کا حل اس کتابچے کی شکل میں پیش فرمایا ہے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس میں دیگر اور نہایت ضروری مسائل کو بھی شامل فرمایا ہے علاوہ ازیں اس میں جید اور نامور علماء حضرات اور مفتیان کرام کے گراں قدر اقوال جمع کر کے ایک بیش بہا اور گراں قدر گلدستہ کی شکل وصورت میں امت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ گراں قدر خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے اور قوم وملت کی مزید خدمت کی سعادت نصیب فرمائے اور امت کے عوام وخواص کے لئے نفع بخش اور کارآمد بنائے آمین۔

والسلام

بندہ محمد علی

(بولٹن، برطانیہ)

۱۸ مارچ اتوار ۲۰۱۲ء

u

تقریظ

استادمکرم حضرت مولانا **مرغوب احمد** صاحب لاجپوری زید مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وحی ونبوت کا سلسلہ سب سے پہلے انسان سیدنا آدم d سے شروع ہوا اور چلتا رہا اور حضرت اقدس جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آکر ختم کردیا گیا اور اس اختتام کا قرآنی اعلان ان الفاظ میں ہوا: "**الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا**" آج میں پورا کرچکا تمہارے لئے تمہارا دین اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اور پسند کیا میں نے تمہارے لئے اسلام کو۔دین اسلام کی تکمیل تو صدیوں پہلے ہوچکی اور اس دین کو قیامت تک باقی رہنا ہے اور زمانہ جوں جوں گذرتا جائے گا انسانی ضروریات کا دائرہ وسیع ہوتا جائے گا اور زندگی متحرک وتغیر پذیر ہے:ع

جاوداں، پیہم دواں، ہردم رواں ہے زندگی

اور ان ضروریات کے ساتھ مسائل کی نئی نئی شکلیں سامنے آئیں گی۔اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے بعد انسان رہنمائی کس طرح اور کس سے حاصل کرے؟ قرآن کریم کی آیت کا ایک ٹکڑا اس کا حل بتاتا ہے کہ:{**فاعتبروا یا اولی الالباب**} اے بصیرت والو عبرت حاصل کرو۔اس آیت شریفہ میں اللہ تعالی نے

اہل بصیرت کو نت نئے مسائل کے حل کے لئے قیاس اور غور وفکر کا حکم دیا ہے۔ الحمدللہ ہر زمانہ میں علماء امت نے اس حکم ربانی کو سامنے رکھ کر جدید مسائل میں قرآن و حدیث اور فقہاء m کے اصول وعلمی ذخیرے سے مسائل کا حل بخوبی نکالا ہے اور انشاءاللہ یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

بلاشک موجودہ دور سائنسی ترقی اور علمی اکتشاف کا دور ہے، حق تعالی کی عطا فرمودہ عقل سے انسان نے ایسی چیزوں کو وجود بخشا کہ ماضی میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ان ایجادات میں ایک اہم حصہ ابلاغ اور مواصلات کے ذرائع میں ہونے والی حیرت انگیز ترقی کا ہے۔ کل تک جس آواز کا تھوڑا دور پہنچانا مشکل تھا آج ریڈیو، ٹیلیویژن اور فون نے ہزاروں میل کی دوری کو ایسا بنا دیا گویا کہ وہ سامنے ہے۔ ٹیلی فون بھی ان ایجادات میں ایک ایسی نفع بخش ایجاد ہے جو غمی، خوشی میں فوری شرکت کا بدل ہے۔

۱۸۷۶ء میں اسکاڈلینڈ (برطانیہ) میں پیدا ہونے والے اور بعد میں بوسٹن یونیورسٹی امریکہ کے پروفیسر ”Alexander Graham bell“ نے فون کو ایجاد کیا (اس ۷۵ سالہ پروفیسر نے اور بھی کئی نئے کام کئے ہیں)۔ اور اب موبائل نے تو ترقی کی وہ منزل طے کی الامان والحفیظ۔ زمانے کی رفتار سے یہ اتنا عام ہوگیا کہ کیا غریب کیا امیر، کیا شہری کیا دیہاتی، ان پڑھ ہو یا تعلیم یافتہ ہر انسان کی لوازم زندگی کا ایک حصہ بن گیا۔ علماء امت نے اس نئے ایجاد کے مسائل کی ضرورت کو بھی نظرانداز نہیں کیا، بلکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ٹیلی فون کے مسائل بھی لکھے۔

ہمارے رفیق محترم مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب سلمہ اللہ تعالی وزادعملہ (جو

ماشاء اللہ با اخلاق، صاحب ذوق، علم دوست نوجوان عالم دین ہیں) نے ''موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق'' کے نام سے اپنے موضوع پر ایک کامیاب کتاب لکھی، راقم الحروف نے موصوف کے حکم پر اسے من وعن دیکھا، ماشاء اللہ کتاب اپنے موضوع پر بہت کچھ مواد لئے ہوئے ہے، اور مصنف نے باوجود جدید بحث کے فقہاء کے قدیم ماخذ سے دلائل کی جستجو میں اپنی امکانی کوشش سے دریغ نہیں کیا، فجزاء اللہ احسن الجزاء فی الدارین۔

کتاب صرف چند جزئیات کا مجموعہ نہیں بلکہ مقصد کے متعلق گفتگو کے گوشے دور دور تک پھیلے ہوئے، مثلاً: موبائل کا موجد، موبائل کی تعریف، موبائل کیسے استعمال ہوتا ہے، لینڈ لائن کیا ہے؟ ٹیکسٹ میسج کی تفاصیل، نکاح کے معنی، نکاح کے فوائد ومقاصد، موبائل پر نکاح، ٹیکسٹ میسج کے ذریعہ نکاح، اس پر گواہ یا بغیر گواہ کے ایجاب وقبول، ٹیکسٹ میسج کے ذریعہ آمنے سامنے نکاح، ایک ٹیکسٹ پر ایجاب دوسرے پر قبول، یا دوسرے پر انشاء اللہ سے استثناء، موبائل پر ایجاب اور عورت کا اسی مجلس میں قبول نہ کرنا، ٹیکسٹ سے مذاح میں ایجاب وقبول، ٹیکسٹ سے وکیل بنانا، فضولی کا ٹیکسٹ سے نکاح کروانا، اس کے ضمن میں ویڈیو کانفرسنگ کی تفصیل، موبائل فون پر مخطوبہ کی تصویر لینا جیسا جزئیہ، مسجد میں موبائل سے نکاح کی ویڈیو بنانا، نکاح کے خطبہ کے سلسلہ میں موبائل کے مسائل، سٹارٹ اپ اسکرین میں بیوی کی تصویر لگانا، جہیز میں دیا ہوا موبائل کس کی ملکیت ہے؟ اور اس کے علیحدہ مسائل، ریکارڈ ڈ ویڈیو سے حرمت مصاہرت، مہر کے مسائل، پھر اسی تفصیل سے طلاق کے مسائل وغیرہ پر مشتمل ایک مفید سے مفید تر مجموعہ الحمد للہ تیار ہو گیا۔ موبائل کے تعجب خیز آواز کے ارسال پر مصنف کا ''یاساریۃ الجبل'' سے استدلال بھی ذوق سلیم کا شاہد ہے۔

مصنف کی یہ پہلی کوشش ہے اور انتخاب بھی بہت عجیب و کارآمد اور زمانۂ حاضر کی عین ضرورت، جو واقعی مرتب کے فقہی ذوق کا غماز۔

اس بات کا اظہار ضروری ہے کہ جدید مسائل میں رائے کا اختلاف ممکن ہے، اس لئے صاحب ذوق علماء کرام و ارباب افتاء سے درخواست ہے کہ کسی مسئلہ میں آپ کی رائے مرتب سے مختلف ہو تو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ مزید غور کیا جاسکے، مجھے مرتب کی نیک طبیعت سے قوی امید ہے کہ قابل رجوع مسائل میں موصوف کو ذرا بھی ہٹ دھرم نہیں پائیں گے۔

اللہ تعالی اس نافع کوشش کو اپنے بارگاہ میں قبول فرمائے اور ناظرین کے لئے باعث خیر اور مرتب کے لئے ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

u

تقریظ

حضرت مولانا مفتی ریاض محمد بٹگرامی صاحب زیدہ مجدہ

اسلام ایک جامع ترین ضابطہ حیات ہے اور اصولی طور پر قیامت تک آنے والے تمام حوادث ونوازل کا حل اس میں موجود ہے، ہر زمانے میں علماء کرام اور فقہاء عظام نئے پیش آمدہ حوادث کا حل قرآن وحدیث اور فقہی نظائر کی روشنی میں پیش فرما رہے ہیں ہر نئی ٹیکنالوجی اور سائنسی تحقیق کچھ ایسے مسائل جنم دیتی ہے جن کا حل پیش کرنا وقت کے علماء کرام کا فریضہ بن جاتا ہے۔

موبائل بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے اور اپنے اندر بہت سے مسائل لئے ہوئے ہے، ایک تو موبائل زندگی کی اہم ضرورت بن چکا ہے، دوسرے اس سے متعلق مسائل کا تفوع بھی کافی زیادہ ہے۔ وقت کی ضرورت تھی کہ موبائل سے متعلق فقہی مسائل کو ان کے نظائر سے مدلّل طور پر جمع کر دیا جائے۔ مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی مدظلہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے زیر نظر کتاب تالیف فرما کر فرض کفایہ ادا کر دیا ہے۔ میں نے یہ کتاب اول تا آخر لفظ بلفظ پڑھی ہے جدید مسائل کے نظائر سے استخراج و استنباط پر نظر ڈالی ہے، میرے خیال میں موصوف نے اس موضوع پر وقیع کارنامہ سرانجام دیا ہے، کتاب کے سب مسائل مستند اور مدلل ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو دنیا میں قبولیت اور آخرت میں موصوف کے لئے ذریعہ نجات بنائے آمین۔

ریاض محمد بٹگرامی

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

۲۵ / ۳ / ۱۴۳۳

عرض مؤلف

الحمد لله الذی فضل العلماء علی العابدین ، ولنشر احکامه ورثهم الانبیاء والمرسلین ، واعطی الدرجة الفقهاء والمفتیین والمجتهدین ، والصلوة والسلام علی سید الأولین والآخرین ، الذی بین فی حدیثه المبین: من یرد الله خیرا یفقهه فی الدین ، وعلی آله واصحابه الذین هم فقهوا فی صحبة خاتم النبیین، وعلی العلماء والفقهاء العاملین، والدعاة المخلصین، أما بعد

اپنی پہلی قلمی کاوش کو پیش کرتے ہوئے میرا قلب جذبات مسرت سے لبریز ہے کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عنایات اور نوازشات ہیں کہ جس نے مجھ جیسے تہی دامنِ علم کو فقہ کے اہم موضوع نکاح وطلاق پر قلم اٹھانے کی توفیق عنایت فرمائی۔ جولائی ۲۰۰۹ء میں پی ایچ ڈی (P.h.d) کیلئے کسی مناسب موضوع کی تلاش میں تھا کہ اچانک دل میں خیال آیا کہ موبائل فون (Mobile Phone) کے موضوع پر ایک ایسی کتاب تیار کی جائے جس میں موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ نکاح وطلاق کے مسائل بیان کیے جائیں کیونکہ نکاح وطلاق پر تو بے شمار کتابیں

لکھی گئی ہیں لیکن موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ نکاح وطلاق پر کوئی کتاب احقر کی نظر سے نہیں گزری۔ نیز تحقیق کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی کہ آج کل دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک میں لوگ موبائل فون (Mobile Phone) اور ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ طلاق دے رہے ہیں۔

موکوسپیس (Moco Space) کے سروے کے مطابق 57% لوگوں نے موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ آپس میں تعلقات توڑے ہیں جبکہ 48% لوگوں نے یہ کارنامہ ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ انجام دیا ہے۔[۱]

ٹیکنالوجی (Technology) نے انسانی روابط کو یکسر تبدیل کر دیا ہے ماضی میں انسان کو ایک دوسرے سے روابط استوار کرنے اور توڑنے کیلئے ایک دوسرے کا سامنا کرنا پڑتا تھا لیکن آج اس ٹیکنالوجی (Technology) کا سہارا لے کر وہ روابط کو توڑنے کی دوڑ میں مشغول دکھائی دیتا ہے۔ آج دنیا کے بیشتر ممالک میں موبائل فون (Mobile Phone) اور ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ طلاق دینے کی شرح میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے جن میں سعودیہ عرب، مصر، ملیشیا، عمان، سنگاپور، دبئی اور انڈیا سرفہرست ہیں۔ ملیشیا میں اس کی شرح میں اضافہ ہونے کی وجہ سے موبائل فون (Mobile Phone) یا ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ طلاق دینے والے پر بھاری جرمانہ عائد کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح حال ہی میں جدہ کی عدالت نے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ دی گئی طلاق کو جائز قرار دیا ہے۔[۲]

۱۔ http://technologyexpert.blogspot.com/2010/02/break-ups-via-sms-near-50-percent.html

۲۔ http://archive.arabnews.com/?page=24§ion=0&article=121367

سنگاپور میں موبائل فون (Mobile Phone) اور ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ طلاق پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ آل وائسس (All voices) آن لائن (Online) اخبار کے مطابق عمان میں صرف ۲۰۰۹ء میں ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ طلاق دینے کے 450 کیس رونما ہوئے لہٰذا عدالت نے موبائل فون (Mobile Phone) اور ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ دی گئی طلاق کو جائز قرار دے دیا ہے۔[۱]

آن لائن (Online) جریدۃ الریاض کے مطابق مصر میں موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ طلاق کے کیسوں (Cases) میں اتنا زیادہ اضافہ ہوا ہے کہ سالانہ موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعے دی گئی طلاقوں کی تعداد 65000 سے تجاوز کر چکی ہے ہر روز 180 اور ہر گھنٹے میں 15 کیسز (Cases) موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ طلاق کے رونما ہوتے ہیں۔[۲]

ڈاکٹر صبیحہ حسین (جامعہ ملیہ اسلامیہ انڈیا) کی تحقیق کے مطابق آج کل زیادہ مرد ٹیکسٹ میسج (Text Message) اور ای میل (Email) کے ذریعہ طلاق دے رہے ہیں۔ انڈیا میں ۲۰۰۸ء میں 15 طلاقیں ای میل، (Email) ایس ایم ایس (S.M.S) اور موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ دی گئیں۔[۳]

ایک اور سروے کے مطابق ملیشیا میں 22% فی صد لوگوں نے اپنی بیویوں کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دی ہے۔[۴]

۱۔ http://www.allvoices.com/contributed-news/5175349-divorce-via-sms-in-jordan

۲۔ http://www.alriyadh.com/2009/08/19/article453269.html

۳۔ http://www.thaindian.com/newsportal/health/tabq-via-sms-email-un-islamic-say-muslims-scholars_10016610.html

۴۔ http://zh-hk.facebook.com/note.php?note_id=14756929231

دوران تحقیق ایک عجیب بات بھی سامنے آئی کہ جہاں علماء کی اکثریت موبائل فون(Mobile Phone)اور ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ دی گئی طلاق کو جائز قرار دیتی ہے وہاں ایک ایسا گروہ بھی ہے جو ٹیکنالوجی (Technology) کے ذریعہ دی گئی طلاق کو نہیں مانتا۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ ٹیکنالوجی (Technology) کے ذریعہ طلاق نہیں دی جاسکتی۔ لہٰذا اگر کوئی دے گا تو واقع نہیں ہوگی جب کہ وہ چاقو اور ریموٹ (Remote) سے کیا گیا قتل یکساں مانتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ وہ موبائل فون (Mobile Phone) اور ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ دی گئی طلاق کو نہیں مانتے؟ جس طرح ایک ریموٹ (Remote) انگلی کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح ایس ایم ایس (S.M.S) بھی ہاتھ کی انگلیوں کا محتاج ہوتا ہے لہٰذا ان کا یہ کہنا ٹھیک نہیں اس لئے کہ طلاق چاہے قلم سے دی جائے یا موبائل فون (Mobile Phone) یا ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ دی جائے یکساں ہے۔ صرف دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ شوہر انکار نہ کرے۔ اگر شوہر موبائل فون (Mobile Phone) یا ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ دی گئی طلاق کا انکار کرے اور وہاں کوئی گواہ بھی نہ ہوں تو فیصلہ شوہر کے حق میں کر دیا جائے گا۔ یا کسی اور نے اس کی بیوی کو طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) بھیجا ہے تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ٹیکسٹ میسج (Text message) قلم کی ایک جدید قسم ہے فرق فقط اتنا ہے کہ انسان اس سے کاغذ پر لکھتا ہے جب کہ میسجز (Messages) کو ہاتھ کی انگلیوں سے ٹائپ کیا جاتا ہے۔

الاسلام سوال وجواب کے عمومی نگران شیخ صالح المنجد سوال نمبر ۷۲۲۹۱ کے جواب میں رقم طراز ہیں کہ فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ لکھنے سے طلاق واقع ہوجاتی

ہے اس لئے کہ لکھنا بعض اوقات بولنے کے قائم مقام ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطوط کے ذریعے بادشاہوں کو تبلیغ کی ہے۔[1]

اور سوال نمبر ۷۰۴۶۰ میں شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ چاہے شوہر اپنی بیوی کو کاغذ پر یا موبائل فون یا ایس ایم ایس (S.M.S) یا ای میل (Email) کے ذریعہ طلاق دے اگر اس نے طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی اور بدون النیۃ طلاق نہیں ہوگی۔[2]

دارالافتاء دیوبند کی آن لائن ویب سائٹ (Online Website) میں سوال نمبر ۱۴۷۶۷ کے جواب میں مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر شوہر اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دیتا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔[3]

بہر حال طلاق چاہے کاغذ پر ہو یا موبائل فون (Mobile Phone)، یا فیکس (Fax) یا ای میل (Email) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ دی جائے واقع ہو جاتی ہے۔

ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ نکاح وطلاق پر کتاب لکھی جائے گو کہ تکمیل کتاب میں صرف مہینہ صرف ہوا لیکن اپنی نااہلی، کم علمی کا احساس اور عدیم الفرصتی کا روگ بہت عرصہ تک ارادہ اور تکمیل ارادہ میں حائل رہا۔ تاہم میں اپنے خالق و مالک کا شکرگزار ہوں اور میرے بدن کا ہر ہر عضو اس کے حضور سجدہ ریز ہے کہ اس نے یہ کتاب پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میری مدد فرمائی۔

۱۔ http://www.islam-qa.com/en/ref/72291

۲۔ http://www.islam-qa.com/en/ref/70460

۳۔ http://www.darulifta-deoband.org/viewfatwa.jsp?ID=14767

اِلٰهِیْ ! لَكَ الْحَمْدُ الَّذِیْ أَنْتَ أَهْلُهُ

عَلٰی نِعَمٍ مَا كُنْتُ قَطٌّ لَهَا أهْلَا

اِنْ زِدْتُ تَقْصِيراً تَزِدْنِیْ تَفَضُّلَا

كَأَنِّیْ بِالتَّقْصِيْرِ أَسْتَوْجِبُ الْفَضْلَا

اس کتاب میں ہر مسئلہ کے ساتھ حوالہ دیا گیا ہے۔ میں اپنی کم علمی، کم فہمی اور تالیفی فن سے ناتجربہ کاری کا معترف ہوں ۔ اس کتاب میں موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعے نکاح وطلاق سے متعلق جو مسائل لکھے گئے اگر وہ صحیح ہیں تو اللہ کی طرف سے ہیں اور اگر ان میں اسقام وتسامحات ہیں تو وہ میری کم علمی اور کج قلمی کی وجہ سے ہیں۔

(وان یک صوابا فمن الله ورسوله وان یک خطأ فمني ومن الشيطن. الله ورسوله بریئان)

اہل علم کو احقر کی رائے سے اختلاف کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے کیونکہ نئے مسائل پر غور وفکر کرنے سے کئی پہلو سامنے آتے ہیں اور ان امور پر رائے حتمی نہیں ہوتی۔ لہذا اہل علم سے عاجزانہ التماس ہے کہ اصلاح طلب امور پر اس تہی دامن علم کو مطلع فرمائیں۔ آخر میں راقم الحروف بارگاہ صمدیت میں اس دعا، دردمندانہ التجا اور فقیرانہ صدا کے ساتھ یہ کتاب قارئین کے حوالہ کرتا ہے کہ اللہ ارحم الراحمین اس کتاب کو علماء اور عامۃ المسلمین کے لئے مفید بنائے اور احقر کے والدین، اساتذہ عظام، بہن بھائیوں اور دوست واحباب کے لئے توشۂ آخرت، وسیلہ نجات، جنت میں دخول اور جہنم سے آزادی کا ذریعہ بنائے۔ اگر کسی شخص کو اس کتاب سے نفع ہو تو وہ احقر کو حیا ومیتا دعاؤں میں یاد رکھے۔

وَصَلَّى اللّٰہُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِہٖ وَأَصحَابِہٖ أَجمَعِينَ
وَعَلَى مَن تَبِعَهُم بِاحسَانٍ اِلَى يَومِ الدِّينِ۔

شبیر احمد عثمانی

(خادم مدرسہ ودارالافتاء الحرا، ڈیوزبری، برطانیہ)

مدرسہ نمبر: 0044 1924412315

موبائل نمبر: 0044 7783465233

ای میل: daruliftahira@hotmail.co.uk

2 William Street

Staincliffe Dewsbury

WF13 4AY

United Kingdom

u

ہدیہ تشکر وامتنان

أَشْكَرُ النَّاسِ لِلّٰهِ اَشْكَرُهُمْ لِلنَّاسِ (الحديث)

میں اپنے رحمن ورحیم داتا ومولا رب ذوالجلال کے سامنے سجدۂ شکر کے بعد ان تمام اکابرین و بزرگوں کا تہہ دل سے مشکور وممنون ہوں جنھوں نے اس حقیر سی کاوش کی حوصلہ افزائی صرف اپنی قیمتی آراء وتقریظات سے ہی نہیں فرمائی بلکہ اپنے دست شفقت کا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر اور دعاؤں کا گلدستہ میرے دامن میں سجا کر اپنے بڑے پن اور وسیع الظرفی کا ثبوت دیا۔ ان بزرگوں کی ہمت افزائی سے میرے حوصلے کو تقویت ملی اور تحقیقی، علمی اور تخلیقی میدان میں خدمات پیش کرنے کی ہمت ہوئی۔ ان حضرات کی مخلصانہ کرم فرمائیوں سے جہاں مجھے اپنی کم علمی، کم فہمی اور بے بضاعتی کا اعتراف تھا وہیں اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ یہ مخلصین اکابر تعصب ونفرت سے بالائے طاق ہو کر دین کی خدمت کرنے والے سے پیار ومحبت فرما کر اسے تحقیقی وعلمی میدان کا شہسوار بنانا چاہتے ہیں۔ خواہ وہ کسی بھی رنگ ونسل اور کسی ملک کا باشندہ ہو۔

کتاب کو اشاعت تک پہنچنے کے لئے مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، یہ بے لوث محبت کرنے والوں کا حق ہوتا ہے جو کسی مرحلہ میں مؤلف سے تعاون کریں

کہ خوبصورت الفاظ کے ساتھ ان کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کیا جائے چنانچہ ۔۔۔۔۔سب سے پہلے میں اپنے والدین کا شکر گزار ہوں جنھوں نے احقر کو قلم پکڑنا سکھایا اور میری تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جن کے سایۂ شفقت ومحبت کے طفیل مجھے کڑکتی دھوپ میں چھاؤں ملی۔ جب کبھی مجھے مسائل کے سمجھنے میں دشواری محسوس ہوئی تو میں اپنی والدہ محترمہ کے پاس جاتا اور ان کی خدمت میں عرض کرتا کہ ماں جی مجھے فلاں مسئلہ سمجھ میں نہیں آرہا آپ دعا کیجیے ناں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کی بدولت میرا سینہ کھول دیتے۔ آج اگر بابا جان حضرت حافظ بشیر احمد صاحب دامت برکاتہم کی حوصلہ افزائی اور دعائیں میرے ساتھ نہ ہوتیں تو شاید میں یہ کام کبھی سرانجام نہ دے پاتا۔ جب کبھی کسی بزرگ کی رائے یا تقریظ میرے پاس پہنچتی تو میں اپنے والدین کو اس کو پڑھنے کے لئے بے چین پاتا، پڑھنے کے بعد ان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھتا اشک بھری آنکھوں سے میری کامیابی کے لئے دعا کرتے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کا سایۂ شفقت احقر کے سر پر ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنی بہنوں اور بھائی حضرت مولانا قاری ابوذر سلمہ اللہ تعالیٰ کا بھی بے حد مشکور ہوں جن کی حوصلہ افزائی سے حقیر اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکا۔ بالخصوص اپنی چھوٹی بہن کا جنھوں نے موبائل فون (Mobile Phone) کی ممکنہ صورتوں کے بارے میں میری رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح میں اپنے بہنوئی حضرت مولانا عامر الیاس صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے مجھے موبائل فون (Mobile Phone) سے متعلق معلومات فراہم کیں (بالخصوص ہاتھی کا دوسرے ہاتھی کی آواز کو بغیر آلہ کے میلوں دور سے سننا، جس کی تفصیل کتاب کے مقدمہ میں بیان کر دی گئی ہے)۔ علاوہ ازیں میں اپنے ماموں حضرت مولانا محمد امین

صاحب (خطیب جامع مسجد مدنی سرائے عالمگیر، پاکستان) کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں جن کی دعاؤں، حوصلہ افزائی اور پرخلوص تعاون سے احقر اس کام کو سرانجام دینے میں کامیاب ہوسکا۔

میں حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم (جو کسی تعارف کے محتاج نہیں) کا انتہائی ممنون ہوں جنھوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کو نظر انداز کر کے نہ کہ صرف کتاب کے مسودہ کو حیدرآباد کی طرف جاتے ہوئے سفر میں پڑھا بلکہ ٹیلی فون (Telephone) پر بھی حقیر کی رہنمائی فرماتے رہے اور پھر احقر کی جس انداز میں حوصلہ افزائی فرمائی وہ حضرت والا کے بڑے پن اور الطاف وعنایات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ نیز حضرت والا کا کتاب میں کی گئی تحقیق پر اظہار اتفاق احقر کے لئے قابل اعزاز اور سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ بڑی احسان فراموشی ہوگی کہ اگر میں حضرت مولانا عتیق احمد صاحب بستوی قاسمی مدظلہ کا شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے نہ کہ صرف اپنی قیمتی تقریظ تحریر فرما کر احقر کی حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں برطانیہ کے سفر کے دوران احقر کو چند مگر قیمتی لمحاتِ سعیدہ عنایت فرمائے جن کے دوران حضرت والا نے مفید آراء سے نوازا۔ حضرت کے ساتھ بیتے ہوئے لمحات میرے دامن میں ہمیشہ مہکتے رہیں گے۔

نیز راقم الحروف ''علم'' کی راہ دکھلانے والے، ''عمل'' کی رغبت دلانے والے، ''محنت'' کا درس دینے والے، ''رہنمائی'' کا حق ادا کرنے والے ''مصائب ومشکلات'' میں دلاسہ دینے والے اپنے مشفق ومہربان استاد محترم حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب مدظلہ (استاذ حدیث دارالعلوم دعوۃ

الایمان، بریڈفورڈ) کا زیرِ بار احسان ہے جن کی سرپرستی میں حقیر نے تخصص کیا اور صحبت مقدس اور حوصلہ افزائی کے طفیل اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکا۔ حضرت والا نے کینیڈا کے سفر کے دوران زیرِ نظر کتاب ''موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق'' کو بھی بنظرِ غائر ملاحظہ فرمایا اور اصلاح طلب امور پر نشاندہی فرمائی۔ مزید یہ کہ اپنی تدریسی، قلمی، ذاتی اور دارالافتاء کی ذمہ داریوں کے باوجود اپنی بیش بہا تقریظ سے نوازا۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر عبد الواحد صاحب (مفتی جامعہ مدنیہ، لاہور) اور حضرت مولانا ثمیر الدین صاحب (مانچسٹر) مدظلہم کا شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے اس مسودہ کو باوجود مشغولیت کے پڑھا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اسی طرح حضرت مولانا مفتی رضوان صاحب، مولانا مفتی یونس صاحب (ادارہ غفران، راولپنڈی) اور برادر مکرم مولانا مفتی سمیع اللہ صاحب مدظلہم (مفتی جامعہ فاروقیہ، کراچی) کا بھی شکرگزار ہوں جنھوں کتاب کے مسودہ کو لفظ بلفظ پڑھا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ ان کے علاوہ میں حضرت مولانا مفتی ریاض محمد بٹگرامی صاحب مدظلہ (مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی)، استاد محترم حضرت مولانا محمد علی صاحب (شیخ الحدیث مدرسہ تحفیظ القرآن، بولٹن) اور حضرت مولانا عبد الرشید ربانی صاحب مدظلہ (خطیب مدنی مسجد ڈیوزبری و سرپرست جمعیت علماء برطانیہ) کا بھی مشکور ہوں جنھوں نے تقریظ تحریر فرما کر راقم کی ڈھارس باندھی۔

کتاب ہذا کے اجر وثواب میں میرے مربی واستاد حضرت مولانا احسان الحق صاحب قدس اللہ سرہ (مہتمم مدرسہ فیض القرآن، بلال مسجد، گوجرانوالہ، متوفی

۲۹ فروری، ۲۰۱۲ء) یقیناً برابر کے شریک ہیں جن کی احقر کو مشاورت اور معاونت حاصل رہی۔ جب راقم نے حضرت کو تقریظ کی درخواست کی تو اپنے مخصوص انداز میں پنجابی میں فرمایا کہ ''ماں ٹوں نویں مسئلیاں دِی کی سمجھ اے'' (مجھے نئے مسائل کی کیا سمجھ ہے) اللہ تعالیٰ نے موصوف کو تواضع وانکساری کی عظیم نعمت سے نواز رکھا تھا۔ اگر آج وہ بقید حیات ہوتے تو میری اس حقیر کاوش پر مسرور وشاداں ہوتے۔ مگر ؎

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

سب سے زیادہ شکریہ کے مستحق برادر مکرم حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری (ڈیوزبری) زید مجدہ ہیں جنھوں نے کتاب کے اس مسودے کو سہ بار عمیق نظر سے پڑھا اور نہ کہ صرف اپنی قیمتی تقریظ لکھ کر کتاب کو زینت بخشی بلکہ احقر کی کتاب کی سیٹنگ اور دیگر طباعتی امور میں بھی خصوصی دلچسپی لے کر احقر کے ساتھ تعاون فرمایا۔ اسی طرح مولانا عبدالحی سیدات صاحب مدظلہ (باٹلی) کا بھی شکرگذار جنھوں نے کتاب کی سیٹنگ کے دوران حقیر کی سرپرستی فرمائی۔ (فجزاھم اللہ عنی جمیعا)

میں اس موقع پر اپنے دوست عرفان شریف صاحب (سرائے عالمگیر)، اپنے رفیق حضرت مولانا احسن صاحب (مدرس جامع عربیہ امینیہ سرائے عالمگیر، پاکستان)، حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ (مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی) اپنے عزیز اطہر افضل صاحب کو کیسے بھول سکتا ہوں جن کی ان تھک محنتوں سے یہ کتاب پرنٹنگ کے مرحلے سے گزر کر قارئین کے ہاتھوں میں پہنچی ہے۔ (حفظھم اللہ وجزاھم عنا خیر الجزاء)

بڑی ناانصافی ہوگی اگر میں مجسمۂ صبر ورضا اور سراپا مہر وفا اپنی رفیقۂ حیات کا شکریہ ادا نہ کروں جنھوں نے گھر کی تمام تر ذمہ داریوں کو اپنے سر لے کر تالیف کتاب کے دوران میرے لئے پرسکون ماحول فراہم کیا تاکہ میں یکسوئی کے ساتھ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا سکوں۔ ہر موقع پر میری رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرماتی رہی نیز انھوں نے میرے ساتھ سفر کے دوران موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ پیش آنے والی ممکنہ صورتوں کی ایک لمبی فہرست تیار کی (جس کو احقر نے اس کتاب میں شامل کرلیا ہے)۔ ابھی رات کے دو بج رہے ہیں اور وہ میری قلم کے رکنے کی منتظر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ جس طرح اس نے ہم دونوں کو اس دنیا میں جمع کیا اسی طرح وہ ہمیں جنت میں بھی جمع کرے۔

ان تمام اہل علم کا بھی شکر گزار ہوں جن سے بندہ کا بذریعہ ای میل، (Email) مراسلت و کتابت اور ٹیلیفون (Telephone) کے مسائل کا تبادلہ ہوتا رہا اور انھوں نے حقیر کو مفید مشوروں سے نوازا بالخصوص حضرت مولانا زکریا اشرف صاحب زید مجدہ (اسلام آباد) جنھوں نے مجھے ٹیلیفون (Telephone) پر نکاح سے متعلق فتوی (جو کہ دارالافتاء والارشاد کراچی سے صادر کیا گیا تھا) بذریعہ ای میل (Email) ارسال کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ان حضرات کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا۔ ان کے علاوہ ان تمام احباب کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے احقر کے ساتھ کس طرح کا بھی تعاون فرما کر خلوص ومحبت کا حسین وجمیل گلدستہ دامن میں سجایا۔

(فجزاهم الله عني جميعا)

آخر میں اپنے محترم جناب جاوید شاہ صاحب، ان کی اہلیہ (کینیڈا) اور اپنی خالہ جان (لیڈز) کا تہہ دل سے مشکور ہوں جن کے پر خلوص تعاون اور دریا دلی سے یہ کتاب قارئین کے ہاتھوں کی زینت بنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس فیاضی کے طفیل ان کو دنیا میں راحت وسکون اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنائے۔

العبد الضعیف

شبیر احمد عثمانی

u

موبائل فون۔ ایک تعارف

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان گنت اور لامتناہی نعمتوں سے نوازا ہے اگر ہم ان نعمتوں کا شمار کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا"

(آیت نمبر، ۳۴، سورۃ ابراہیم، پارہ، ۱۳)

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمت کو شمار کرو تو شمار نہیں کر سکتے۔(ترجمہ ختم)

پھر ان نعمتوں میں ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت عقل ہے جس کے ذریعہ آج انسان نت نئی ایجادات کر رہا ہے۔جس کے ذریعے اس کی زندگی میں آسانیاں اور راحتیں پیدا ہو رہی ہیں۔جن میں آلات جدیدہ کمپیوٹر، انٹرنیٹ، اور آمدورفت کے ذرائع قابل ذکر ہیں۔انہی ایجادات واختراعات میں سے ایک ایجاد موبائل فون (Mobile Phone) ہے۔

اکیسویں صدی کی حیران کن سائنسی ترقی کے انقلاب نے دنیا کو ایک عالمی گاؤں (Global village) بنا دیا ہے۔اس انقلاب نے فاصلے کم کر کے دوریاں ختم کر دی ہیں۔ترقی کی اس دوڑ نے انسانی زندگی کو اس حد تک مشینی بنا دیا ہے کہ اب ہر چیز قابل رسائی لگنے لگی ہے۔خاص طور پر موبائل فون (Mobile Phone) نے دنیا کو حیران کر دیا ہے۔اس نے نہ صرف معاشرے کو متاثر کیا ہے بلکہ اس کے گہرے

اثرات انسانی سوچ، انفرادی، ازدواجی وکاروباری زندگی اور غور وفکر کے طریقوں میں نمایاں نظر آتے ہیں ۔سائنوویت (Synovate) کے سروے کے مطابق 66٪ لوگ اپنے موبائل فون (Mobile Phone) کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکلتے جبکہ 62٪ لوگ موبائل فونز (Mobile Phones) اپنے پاس رکھ کر سوتے ہیں ۔[۱]

مادیت کے پیچھے چلنے والے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آواز کا ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچنا کسی آلہ کے بغیر ممکن نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی کام مشکل یا ناممکن نہیں وہ چاہے تو امام الرسل والانبیاء جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکرے کروا دے چاہے تو ہادی الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں میں پڑی ہوئی کنکریوں سے تسبیح پڑھوا دے چاہے تو پرندے سے پیغام رسانی کا کام لے لے چاہے تو حضرت عمر h کی آواز کو مدینہ کے منبر سے عراق میں پہنچا دے ۔ حضرت عمر h نے اپنے دور خلافت میں حضرت ساریہ کی قیادت میں ایک فوج عراق کی جانب روانہ فرمائی حسب معمول آپ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ خطبہ چھوڑ کر آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا:

"یاساریۃ الجبل الجبل من استرعی الذئب فقد ظلم".[۲]

ترجمہ:"اے ساریہ پہاڑ کی پناہ میں آجا جس نے بھیڑیے کو بکریوں کا چرواہا بنایا اس نے بکریوں پر ظلم کر دیا۔"(ترجمہ ختم)

لوگوں کو اس وقت بڑا تعجب ہوا کہ آپ خطبہ کے دوران ایک غیر متعلق اور بے ربط بات کیوں کہہ رہے ہیں نماز کے بعد جب حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس

۱۔ http://zh-hk.facebook.com/note.php?note_id=147569292312

۲۔ کنز العمال، ج۔۱۲، ص ۵۷۴

کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے درمیان خطبہ ساریہ اور اس کی فوج کو دیکھا قریب تھا کہ ساریہ کی فوج خطرے سے دوچار ہو مجھ سے رہا نہ گیا میں نے ساریہ کو آواز دی پہاڑ کی اوٹ میں آجاؤ۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت ساریہ کا قاصد فتح کی خوشخبری لے کر آیا تو ساتھ ہی حضرت ساریہ کا یہ پیغام دیا کہ ہم نے لڑائی کے عین اس وقت جب ہم دشمن کے نرغے میں آنے والے تھے کہ ایک آواز سنی جس میں ہمیں پہاڑ کی اوٹ میں آنے کے لئے کہا گیا چنانچہ ہم اس آواز پر پہاڑ کی اوٹ میں آئے اور لڑائی کا پانسہ پلٹ گیا اور دشمن کا لشکر منتشر ہوگیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں فتح اور ہمارے دشمنوں کو شکست دی۔

حضرت عمر h جس وقت خطبہ دے رہے تھے آپ مدینہ میں تھے جبکہ حضرت ساریہ عراق میں ان دونوں ملکوں کے درمیان تقریباً ۱۵ سو میل کا فاصلہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر h کے لئے راستے کے سارے حجاب اٹھا دیئے اور آپ نے عراق میں جنگ کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا یہ آپ کا کشف تھا آپ نے وہیں سے حضرت ساریہ کو آواز دی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آواز حضرت ساریہ تک پہنچادی یہ آپ کی کرامت تھی۔[۱]

ہمیں حضرت عمر h کے اس واقعہ سے پتہ چلا کہ آواز کا دوسرے تک پہنچنا فقط آلہ پر موقوف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس چیز پر قادر ہے کہ بغیر آلہ کے بھی کسی کی آواز کو دور دراز تک پہنچادے۔

موبائل فون (Mobile Phone) پر آواز کا بغیر تار کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا کوئی انوکھی بات نہیں بلکہ ہاتھی ایک دوسرے سے بغیر آلہ کے رابطہ

۱۔ سیدنا عمر: ج،۲، ص،۲۲۸

کرتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر او کانل راڈویل (Dr Caitlin O'Connell-Rodwell) کی تحقیق کے مطابق جب ہاتھی آواز نکالتا ہے تو اس کی آواز نہ صرف ہوا میں سفر کرتی ہوئی دوسرے مقام تک پہنچتی ہے بلکہ زمین کے رستے سے بھی جہاں ہاتھی کھڑا ہوتا ہے وہاں تک پہنچتی ہے اور ہاتھی آواز کی لہروں کو اپنے پیر کے ذریعہ محسوس کرتا ہے اور اس کی آواز میلوں دور دوسرے ہاتھیوں تک نہ صرف پہنچتی ہے بلکہ وہ ایک دوسرے کی آوازوں کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح انسان ایک دوسرے کی آوازوں کو پہچانتا ہے۔[۱]

ایجادات کو اپنی ملکیت اور کارنامہ سمجھنے والے یہ بھول گئے ہیں کہ یہ ساری چیزیں خالق کائنات نے اپنی قدرت سے پیدا کر کے ہمیں ان کی بادشاہت سپرد فرمائی ہے، ہم اس کائنات کے خالق و مالک نہیں اور نہ ہم نے محض اپنی طاقت اور قوت سے ان چیزوں کو مسخر کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ان چیزوں کو مسخر اور خدمت گار بنادیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَآ أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ[۲]

ترجمہ: ”کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لئے ان چیزوں میں سے جو ہمارے ہاتھوں نے پیدا کیں مویشی پیدا کئے ہیں وہ ان کے مالک ہیں۔ اور ہم نے ان مویشیوں کو ان کا فرمابردار بنادیا ہے سو ان میں بعض ایسے ہیں جو ان کی سواریاں

۱۔ http://biology.suite101.com/article.cfm/elephant_communication

۲۔ آیت نمبر ۷۱، سورۃ یٰس، پارہ ۲۳

ہیں اور بعض ایسے ہیں جنھیں وہ کھاتے ہیں''۔(ترجمہ ختم)

نوٹ: ''خلق'' ایجاد بغیر توسط آلہ کو کہتے ہیں جب کہ ''تسخیر'' کے معنی موجودہ شے کو ایک شکل سے دوسری شکل میں تبدیل کرنے کے ہیں۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) کا موجد

مارٹن کوپر (Martin Cooper) کوئی بہت معروف نام نہیں لیکن دنیا کی آدھی سے زیادہ آبادی ان کی ایجاد سے آشنا ہے۔فون (Phone) ہاتھ میں لے کر گھومنے کا خیال ان ہی کے ذہن میں آیا تھا اور پھر موٹرولا (motorola) کی ٹیم کے ساتھ انھوں نے 1973ء میں پہلا دستی ٹیلی فون (Telephone) بنایا جس کا وزن دو کلو تھا۔ نیویارک (New York) کی ایک سڑک پر جب انھوں نے اس دستی فون (Phone) سے پہلی کال (Call) کی تھی اس وقت وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ یہ ایجاد اتنی مقبول اور عام ہو جائے گی۔ان دنوں دنیا بھر میں ایسی صنعتوں کا جال بچھ گیا ہے جو موبائل فون (Mobile Phone) کی مختلف ٹیکنالوجیز (Technologies) کی بنیاد پر چل رہی ہیں۔1983ء تک ایک موبائل فون (Mobile Phone) کی قیمت چار ہزار (4000) تھی جو ڈالر کی آج کی قدر کے لحاظ سے دس ہزار بنتے ہیں۔ کوپر (Cooper) نے کہا کہ ان کی ٹیم کو جو بڑا مسئلہ درپیش تھا وہ ہزار کی تعداد میں آلات کے حجم کو کم سے کم کرنا تھا۔انھوں نے کہا کہ صنعتی ڈیزائنز (Designs) بنانے والوں نے یہ کام کر دکھایا اور جب تک وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوئے ان کے پاس صرف چند ڈالر بچے تھے۔اس نئے فون (Phone) کا دراصل ایک بڑا حصہ اس

۱۔ تحفۃ الطلبۃ،ص،۳۸۶،۴۳۹

بیٹری (Battery) پر مشتمل تھا اور اس کا وزن باقی فون (Phone) کے مقابلے میں چار سے پانچ گنا زیادہ تھا۔ اس بیٹری (Battery) کی زندگی صرف بیس منٹ تھی لیکن یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں تھا کیونکہ فون (Phone) کا وزن اتنا تھا کہ اس کو کوئی اتنی دیر تک کان سے لگا کر بات نہیں کرسکتا تھا۔

اس وقت نیا چیلنج یہ تھا کہ کس طرح ایک ایسا نیٹ ورک (Network) یا نظام بنایا جائے جو تین میگا ہرٹز (Megahertz) یا پانچ چینلز (Channels) کے برابر ایک قوس بنائے اور جو اس وقت کی ضرورت کے مطابق پوری دنیا کا احاطہ کرلے۔ مارٹن (Martin) نے بی بی سی (BBC) کے پروگرام کلک (Click) میں بتایا کہ پہلا موبائل فون (Mobile Phone) بنانے پر موٹرولا (motorola) کا تقریباً دس لاکھ خرچا آیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ وہ تمام انجینیئر ز (Engineers) جو اس فون (Phone) پر کام کررہے تھے انھیں حقیقتاً مقید رکھا گیا۔ ہم مذاق کرتے تھے کہ مستقبل میں جب کوئی پیدا ہوگا تو اسے ایک موبائل نمبر (Mobile Number) دیا جائے گا اور جس دن اس کے موبائل فون (Mobile Phone) سے جواب آنا بند ہو گیا یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے۔ [1]

ٹیکسٹ میسج (Text Message)

اب موبائل فون (Mobile Phone) بغیر تار کے صرف آواز منتقل کرنے کا آلہ ہی نہیں رہا بلکہ یہ بہت ساری سہولیات کا مجموعہ بن چکا ہے ان فیچرز (Features) میں سے کیمرا (Camera) میسجز (messages) وائس میسج

[1] http://www.bbc.co.uk/urdu/world/2010_mobile_creator.shtml0042

(Voice Message) موبائل فون (Mobile Phone) میں انٹرنیٹ (Internet) کا استعمال، گیمز (Games) ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) اور ویڈیو کانفرنسنگ (video conferencing) سرفہرست ہیں۔ موبائل فون (Mobile Phone) کے فیچرز (Features) میں سے سب سے زیادہ پذیرائی ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو ہوئی ہے۔ چند سیکنڈ میں انسان ایک ملک سے دوسرے ملک موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ پیغام ارسال کرسکتا ہے۔

یوں تو پیغام رسانی کا سلسلہ حضرت آدم d سے شروع ہے لیکن پیغام رسانی کے طریقے ہر دور میں تبدیل ہوتے رہے کبھی فرشتوں سے پیغام رسانی کا کام لیا گیا کبھی انسانوں سے، کبھی پرندوں سے اور کبھی ڈاک کے ذریعہ۔ چنانچہ قرآن مجید نے ایک پرندے کے خط پہچانے کا واقعہ یوں ذکر کیا ہے۔

حضرت سلیمان d نے ہُدہُد کو نہ پا کر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یا تو میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا الا یہ کہ وہ اپنی غیر حاضری کا معقول عذر بیان کرے ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ہُدہُد آ گیا اس نے کہا کہ میں ملک سبا میں چلا گیا تھا اور میں نے دیکھا کہ وہاں عورت کی بادشاہت چلتی ہے وہ اور اس کی قوم اللہ تعالیٰ کی اکیلی ذات کو چھوڑ کر سورج کی پرستش کرتے ہیں جب ہُدہُد اپنا بیان ختم کر چکا تو حضرت سلیمان d نے فرمایا کہ میں تمھیں ایک خط لکھ کر دیتا ہوں اور تو جا کر اس خط کو وہاں ڈال دینا جہاں ملکہ سبا اور اس کے درباری بیٹھتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا

یَرْجِعُوْنَ[۱]

ترجمہ: "میرا یہ خط لے جا اور اسے ان کے پاس ڈال دے پھر ہٹ جانا پھر دیکھنا کہ وہ کیا بات چیت کرتے ہیں۔" (ترجمہ ختم)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان d نے ایک پرندے سے پیغام رسانی کا کام لیا تھا۔

اسی طرح بغداد میں عباسی خلفاء نے پرندوں سے پیغام رسانی کا کام لینا شروع کیا جب انھوں نے یہ بات نوٹ کی کہ پرندے دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں وہ اپنے مقام پر واپس آجاتے ہیں۔[۲]

موبائل فون (Mobile Phone) کی تعریف

موبائل فون (Mobile Phone) موبائل (Mobile) اور فون (Phone) کا مرکب ہے۔ موبائل (Mobile) کا مطلب آسانی اور آزادی سے حرکت کرنا۔ اور ٹیلیفون (Telephone) کو مختصر کر کے فون (Phone) لکھ دیا جاتا ہے۔ موبائل فون (Mobile Phone) ایک ایسا ٹیلی فون (Telephone) ہے جو موبائل ریڈیو (Mobile Radio) نظام سے مل کر کسی مادی کنکشن (Connection) کے بغیر وسیع علاقے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

Mobile: Able to move or be moved freely or easily.
A telephone with access to a cellular radio system

۱۔ آیت نمبر ۲۸، سورۃ النمل، پارہ ۱۹

۲۔ 1001 Inventions, P. 278

so it can be used over a wide area without a physical connection to a network.[1]

موبائل فون (Mobile Phone) کیسے کام کرتا ہے؟

جب کوئی آدمی موبائل فون (Mobile Phone) پر کسی متعلقہ آدمی کا نمبر ڈائل (Number Dial) کرتا ہے تو ٹرانسمیشن (Transmission) اس متعلقہ نیٹ ورک (Network) کے ٹاور (Tower) کی طرف بھیجی جاتی ہے پھر لینڈ لائن (Landline) کے سسٹم (system) میں منتقل ہوکر جس آدمی کو فون (Phone) کیا جا رہا ہے اس کے نیٹ ورک (Network) کے ٹاور (Tower) کی طرف منتقل ہوتی ہے۔مثلاً کسی کے پاس O2 نیٹ ورک (Network) کی سم (Sim) اور لینڈ لائن (Landline) BT کی ہے اور جس کو فون (Phone) کیا جا رہا ہے اس کے پاس Orange کی سم (Sim) ہے چنانچہ جب کوئی O2 نیٹ ورک (Network) سے Orange نیٹ ورک (Network) پہ رنگ (Ring) یعنی فون (Phone) کرے گا تو سب سے پہلے ٹرانسمیشن (Transmission) O2 نیٹ ورک (Network) کے ٹاور (Tower) کی طرف بھیجی جائی گی پھر وہ لینڈ لائن (Landline) یعنی BT کے سسٹم (system) سے ہوتے ہوئے Orange نیٹ ورک (Network) کے ٹاور (Tower) کی طرف منتقل کی جائی گی اور اگر کسی نے ایک ہی نیٹ ورک (Network) پر رنگ (Ring) کیا ہے تو سب سے پہلے ٹرانسمیشن (Transmission) O2 کے ٹاور (Tower) کی طرف منتقل کی جائے گی پھر لینڈ لائن (Landline) BT کے سسٹم (system) سے ہوتے ہوئے

ا۔ Oxford Dictionary Of English, Page no. 1127

O2 کے ٹاور (Tower) کی طرف منتقل کی جائی گی۔ اور اگر موبائل فون (Mobile Phone) سے لینڈ لائن (Landline) پر رنگ (Ring) کرنا ہو تو ٹرانسمیشن (Transmission) موبائل فون (Mobile Phone) کے نیٹ ورک (Network) کی طرف منتقل ہو کر لینڈ لائن (Landline) کے سسٹم (system) کی طرف ٹرانسفر (Transfer) ہوگی۔ مثلاً کسی کے پاس Vodafone کی سم (Sim) ہے اور اس نے BT کے نمبر (Number) پر رنگ (Ring) کیا ہے تو سب سے پہلے ٹرانسمیشن (Transmission) Vodafone کے ٹاور (Tower) کی طرف منتقل کی جائی گی اور پھر BT کے سسٹم (system) کی طرف ٹرانسفر (Transfer) کی جائی گی۔[1]

لینڈ لائن (Landline) کیا ہے؟

لینڈ لائن (Landline) دور سے دوخبر دینے والے آلات کے درمیان ایک مادی کنکشن (connection) ہے۔ یہ اصطلاح وائرلیس فون (Wireless Phone) سے ممتاز کرنے کے لئے اکثر ٹیلی فون (Telephone) کے لئے استعمال ہوتی ہے جو سگنل (Signal) کو ٹاورز (Towers) کے ایک سلسلہ کے ذریعہ منتقل کرتا ہے۔

A landline is a physical connection between two telecommunications devices. The term is most frequently used to refer to a telephone, differentiating it from a wireless phone, which transmits a signal through

[1] http://www.youtube.com/watch?v=EPM_ba3G11w

a series of relay towers.[1]

ٹیکسٹ میسج (Text Message) کا موجد

ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو ایس ایم ایس (S.M.S) بھی کہتے ہیں جو (Short Message Service) کا مخفف ہے۔ایس ایم ایس (S.M.S) موبائل فون (Mobile Phone) میں ایسا نظام ہے جس کے ذریعہ نیٹ ورک (Network) کی مدد سے دوسرے موبائل فون (Mobile Phone) پر پیغام ارسال کیا جاسکتا ہے۔ٹیکسٹ میسج (Text Message) ۱۹۸۰ء کے اخیر میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی G.S.M[2] کے ساتھ کام کرنے کیلئے ایجاد کیا گیا۔سب سے پہلا ایس ایم ایس (S.M.S) 1992ء یو۔کے (U.K) میں نیل پاپ وارث (Neil Papworth) نے اپنے ساتھی کو بھیجا جس میں کرسمس (Christmas) کی مبارک باد دی گئی تھی۔[3]

ٹیکسٹ میسج (Text Message) کیسے کام کرتا ہے؟

جب کسی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر ایس ایم ایس (S.M.S) بھیجا جاتا ہے تو وہ میسج (S.M.S.C) (Short Message Service Centre حاشیہ جو کا مخفف ہے) سے ہوتا ہوا نیٹ ورک (Network) کے ٹاور (Tower) تک پہنچتا ہے اور پھر ٹاور میسج (Tower Message) کو متعلقہ موبائل

۱۔ http://www.wisegeek.com/what-is-a-landline.html

۲۔ جو Global System for Mobile Communications کا مخفف ہے۔

۳۔ http://www.dailymail.co.uk/news/article-2070892/0MG-Text-Messaging-turns-19-Meet-Neil-Papworth-Brith-thank.html

فون (Mobile Phone) کی طرف ارسال کرتا ہے ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) بھی اسی طرح کام کرتا ہے لیکن دونوں میں فرق فقط اتنا ہے کہ ایس ایم ایس (S.M.S) ہر موبائل فون (Mobile Phone) پر ریسیو (Receive) ہوجاتا ہے جبکہ ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) صرف انہی موبائل فونز (Mobile Phones) پر ریسیو (Receive) ہوتا ہے جن میں ملٹی میڈیا میسجنگ (Multimedia Messaging) کی سہولت ہوتی ہے۔ ذیل میں ایک نقشہ دیا جا رہا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ٹیکسٹ میسج (Text Message) کیسے کام کرتا ہے۔[1]

u

۱۔ http://computer.howstuffworks.com/e-mail-messaging/sms.html

”موبائل فون(Mobile Phone)اور

ایس ایم ایس(S.M.S) کے ذریعہ نکاح

نکاح کی تعریف

نکاح مرد وعورت کے مابین ایک ایسا شرعی معاہدہ ہے جس کے ذریعہ ان کے درمیان جنسی تعلق صحیح ہوجاتا ہے اور اولاد کا نسب ثابت ہوجاتا ہے۔

نکاح کے معنی

نکاح کے لغوی معنی مل جانے اور جماع کرنے کے ہیں۔

نکاح کے شرعی معنی

نکاح کے شرعی معنی عورت اور مرد کے درمیان ایجاب وقبول کے ذریعہ ایسا عقد جس کے تحت وہ ازدواجی زندگی میں بندھ جائیں اور ان کے درمیان ازدواجی رشتہ قائم ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے منافع حاصل کرنا جائز اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد کا شرعاً نسب ثابت ہو۔[1]

---

[1] "(هو) .... (عقد يفيد ملك المتعة) أي حل استمتاع الرجل من امرأة لم يمنع من نكاحها مانع شرعي.......... (قصدً) (قوله حل استمتاع الرجل) أي المراد أنه عقد يفيد حكمه بحسب الوضع الشرعی ، وفي البدائع : أن من أحكامه ملك المتعة ، وهو اختصاص الزوج بمنافع بضعها وسائر أعضائها استمتاعاً "۔(الدر المختار مع ردالمحتار: ج ۴، ص ۵۹، کتاب النکاح، بیروت)

"أما النكاح الصحيح فله أحكام بعضها أصلي، وبعضها من التوابع، أما الأصلية منها: فحل الوطء ....ومنها: ثبوت النسب ".(بدائع الصنائع: ج ،۳ ،ص، ۶۰۵ تا ۶۰۷، کتاب النکاح / من فصل في بيان حكم النكاح الى فصل في ثبوت النسب، بیروت)

اسلام کی نظر میں نکاح کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر جنسی خواہشات کا ایک فطری جذبہ رکھا ہوا ہے جیسے ہی انسان بچپن کی زندگی کا مرحلہ گزار کر جوانی کے زینے چڑھنے لگتا ہے تو یہ خواہشات اس کے اندر خوبخود انگڑائیاں لینا شروع ہو جاتی ہیں۔ جو انسان کو مرد اور عورت کے اجتماع پر مائل کرنے کی کوشش کرتیں ہیں۔ مگر اس طبعی وفطری تقاضا کی تکمیل کے لئے انسان کو ایک خاص ضابطہ وقانون کا پابند بنایا گیا ہے۔ جس کے اندر وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کر سکتا ہے۔ ہر شریعت اور تہذیب یافتہ قوم نے انسان کو اس ضابطہ وقانون کا پابند بنایا ہے جس کو عقد نکاح کا نام دیا جاتا ہے۔ اس معاہدہ کے بغیر اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کرنے والے مرد وعورت نہ صرف اپنے مذہب ودین اور قوم وملت کے مجرم بنتے ہیں بلکہ ایک ایسا فعل انجام دے رہے ہوتے ہیں جو فقط حرام ہی نہیں بلکہ ہر مہذب معاشرہ اور مذاہب میں انتہائی گھٹیا اور قبیح تصور کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی قوم اس وقت تک کامیاب وکامران نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ اپنے دین ومذہب کے محکم اصولوں کے مطابق زندگی بسر نہ کرے گی۔ اس لئے حضرت آدم d سے لے کر امام الرسل والانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک ہر شریعت میں عقد نکاح کو ایک خاص اہمیت دی گئی ہے۔ چنانچہ صاحب درمختار رقمطراز ہیں:

"لیس لنا عبادة شرعت من عهد آدم الی الآن ثم تستمر في الجنة الا النکاح والایمان"۔[1]

ترجمہ: "ہمارے لئے کوئی ایسی عبادت نہیں جو مشروع رہی ہو

۱۔ (الدرالمختار: ص، ۱۷۷، کتاب النکاح، بیروت)

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لے کر اب تک، پھر ہمیشہ
رہے جنت میں سوائے ایمان اور نکاح کے۔" (ترجمہ ختم)
اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو قرآن مجید کے اندر خطاب کر کے یوں فرمایا:
"فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ"[1]
"ان عورتوں سے نکاح کرلو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں۔"
(ترجمہ ختم)

اس آیت کے اندر انسان کی پسند کا پورا پورا خیال کیا گیا ہے۔ یہ بات عیاں ہے کہ ایک اچھا انسان ایک اچھی ہی عورت کا انتخاب کرے گا۔ حضور سرورِ کونین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی امت کو نکاح کے برکات و فضائل سے روشناس کروا کر نکاح کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

"وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْقَى اللهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الحَرَائِرَ".[2]

ترجمہ: "حضرت انس h سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اس بات کا متمنی ہو کہ وہ پاکی اور پاکیزہ حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اسے چاہئے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔" (ترجمہ ختم)

۱۔ (آیت نمبر، ۳، سورۃ النساء، پارہ، ۴)
۲۔ (مشکوۃ: ص، ۲۶۸، کتاب النکاح /الفصل الثالث، امدادیہ)

نکاح دواشخاص میں محبت ومودت کا سبب ہے

نکاح دوانسانوں کے درمیان محبت کا سبب ہے چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ". [1]

ترجمہ: "حضرت عباس h سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے نکاح کی مثل ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی ہوگی جو دو محبت کرنے والوں کے درمیان محبت کو زیادہ کرے۔" (ترجمہ ختم)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نوجوانوں سے خطاب

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

" يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ ، مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَ ةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ". [2]

"اے نوجوانوں کی جماعت! جو شخص مجامعت کے لوازمات (یعنی بیوی بچوں کا نان ونفقہ) کی قدرت رکھتا ہو، تو اسے

۱۔ (مشکوۃ: ص، ۲۶۸، کتاب النکاح/الفصل الثالث، امدادیہ)

۲۔ (صحیح البخاري: ج، ۳، ص، ۳۶۳، کتاب النکاح/باب من لم یستطع الباءة فلیصم، رقم الحدیث، ۵۰۶۶، بیروت)

(وکذافي مشکوۃ: ص، ۲۶۷، کتاب النکاح/الفصل الاول، امدادیہ)

چاہیے کہ وہ نکاح کرلے، کیونکہ نکاح نظر کو بہت چھپاتا ہے اور شرم گاہ کو بہت محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص جماع کی لوازمات کی استطاعت نہ رکھتا ہوا سے چاہیے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ رکھنا اس کے لئے خصی کرنے کا فائدہ دے گا۔" (ترجمہ ختم)

نیک عورت دنیا کی بہترین متاع ہے

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ". [1]

ترجمہ: "اور حضرت عبداللہ بن عمرو h کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پوری دنیا ایک متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے۔"

نکاح فراخیٔ رزق کا سبب ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو نکاح کا حکم دیتے ہوئے وسعت رزق کا وعدہ کیا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ [2]

ترجمہ: "اور تم میں سے جو بے نکاح ہو اور تمہارے غلام اور باندیوں میں سے جو نیک ہو ان کا نکاح کر دیا کرو اگر وہ

۱۔ (مشکوۃ: ص، ۲۶۷، کتاب النکاح/الفصل الاول، امدادیہ)

۲۔ (آیت نمبر، ۳۲، سورہ النور، پارہ ۱۸)

تنگدست ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔" (ترجمہ ختم)

نکاح نصف دین ہے

وَعَنْ اَنَس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ". [۱]

ترجمہ: "اور حضرت انس h سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس بندہ نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین پورا کرلیا اب اسے چاہیے کہ باقی آدھے کے بارے میں خدا سے ڈرے۔" (ترجمہ ختم)

تکلف سے خالی نکاح بابرکت ہے

"وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً". [۲]

ترجمہ: "حضرت عائشہ k فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ بہت زیادہ برکت والا نکاح وہ ہے جو محنت کے لحاظ سے آسان ہو۔" (ترجمہ ختم)

نکاح معاملات کے مقابلے میں عبادت سے زیادہ قریب ہے حتی کہ نکاح میں مشغولی نفلی عبادت کے لئے خلوت وتنہائی اختیار کرنے سے افضل ہے۔ چنانچہ

۱۔ (مشکوۃ: ص، ۲۶۸، کتاب النکاح/الفصل الثالث، امدادیہ)

۲۔ (مشکوۃ: ص، ۲۶۸، کتاب النکاح/الفصل الثالث، امدادیہ)

ملا علی قاری m رقمطراز ہیں:

"وهو أقرب الى العبادات ، حتى أن الاشتغال به افضل من التخلي عنه لمحض العبادة". [۱]

تین صحابہ ازواج مطہرات کے ہاں آئے اور ان سے رسول اکرم ﷺ کی عبادت کا حال دریافت کیا کہ آپ رات کس طرح بسر کرتے ہیں؟ کس طرح اور کتنی عبادت کرتے ہیں؟ روزہ کس طرح رکھتے ہیں؟ ازواج مطہرات کے بتانے پر تینوں نے آپس میں طے کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور ہماری آپس میں کیا نسبت ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔ ہمیں اپنی عبادت زیادہ کرنی چاہیئے۔ لہٰذا ایک نے تمام رات جاگ کر عبادت میں مشغول ہونے کا عہد کیا دوسرے نے ساری زندگی شادی نہ کرنے کا عہد کیا اور تیسرے نے مسلسل روزے رکھنے کا عہد کیا۔ جب رسول اکرم ﷺ کو ان تینوں صحابہ کا حال معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا:

"أَمَا وَاللهِ اِنِّيْ لأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ ، لٰكِنِّي أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي". [۲]

ترجمہ: "اللہ کی قسم میں تم لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور اس کی نافرمانی سے بچتا ہوں باوجود اس کے میں

۱۔ (مرقاة المفاتيح: ج، ٦، ص، ٢٣٧، كتاب النكاح/الفصل الأول، بيروت)

۲۔ (صحيح البخاري: ج، ٣، ص، ٣٦٢، كتاب النكاح/باب التَّرغِيبِ في النِّكاحِ، رقم الحديث، ٥٠٦٣، بيروت)

کبھی نفلی روزہ بھی رکھتا ہوں اور کبھی نہیں رکھتا اور رات کے ایک حصہ میں نماز میں مشغول ہوتا ہوں تو کبھی رات کا اکثر حصہ سونے میں بسر کرتا ہوں اور میں نے عورتوں سے شادی بھی کی ہے جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔" (ترجمہ ختم)

نکاح کے فوائد

نکاح کے بہت سارے فوائد ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) نکاح سے انسان زنا جیسے مہلک مرض سے بچ جاتا ہے۔ اور اس سے اس کے اندر جنسی خواہشات اور ہیجان کی کمی ہوتی ہے۔

(۲) نکاح انسان کو عائلی زندگی کا اطمینان وسکون میسر کرتا ہے۔ اور یہی ازدواجی زندگی حیات انسانی میں آنے والے اتار چڑھاؤ میں سہارا کا سبب بنتی ہے۔

(۳) نکاح انسان کے اندر صبر اور برداشت پیدا کرتا ہے جس سے وہ عائلی زندگی میں آنے والے مشکلات کا استقامت سے مقابلہ کرتا ہے۔

(۴) نکاح سے ہی نیک وصالح اولاد پیدا ہوتی ہے جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سبب بنتی ہے۔ جو ہر سلیم الطبع اور صحیح الفطرت انسان کی تمنا اور آرزو ہوتی ہے۔

(۵) نکاح سے انسان کے اندر ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے جو اس کو ہمیشہ اہل وعیال کی خدمت کے لئے چاق وچوبند رکھتا ہے۔

(۶) نکاح سے خاندان آپس میں جڑتے ہیں اور ان میں باہمی محبت والفت پیدا ہوتی ہے۔

ٹیلی فون (Telephone) یا موبائل فون (Mobile Phone) پر نکاح

اکثر علماء کی رائے ہے کہ ٹیلی فون (Telephone) یا موبائل فون (Mobile Phone) پر نکاح صحیح نہیں کیونکہ نکاح کے صحیح ہونے کیلئے اتحاد مجلس شرط ہے۔[۱]

موبائل فون (Mobile Phone) پر نکاح کے صحیح ہونے کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ لڑکا ٹیلی فون (Telephone) پر کسی کو اپنی طرف سے وکیل بنادے اور وہ لڑکے کی طرف سے ایجاب وقبول کرلے تو نکاح صحیح ہوجائے گا۔[۲]

آج کل کئی قسم کے ٹیلی فونز (Telephones) دستیاب ہیں۔

۱: وہ ٹیلی فون سیٹ (Telephone Set) جس سے صرف ایک آدمی آواز سن سکتا ہے۔

۲: وہ ٹیلی فون سیٹ (Telephone Set) جن کے ذریعے بات کرنے والے ایک دوسرے کی تصویر بھی دیکھ سکتے ہیں۔

۳: وہ ٹیلی فون سیٹ (Telephone Set) جن کے ذریعے بات چیت

۱۔ "ومن شرائط الایجاب والقبول: اتحاد المجلس". (الدرالمختار مع رد المحتار: ج۴، ص ۷۶، کتاب النکاح ،بیروت)

"ومنها: أن یکون الایجاب والقبول في مجلس واحد". (الفتاوی الھندیة: ج ۱، ص ۲۹۷، کتاب النکاح/باب في تفسیرہ وشروطه، بیروت)

۲۔ (فتاوی محمودیہ ج،۱۰،ص،۶۸۰، فاروقیہ)

(وکذا فی جدید فقہی مسائل،ص،۱۴۸)

کرنے والوں کی آواز حاضرین مجلس بھی سن سکتے ہیں۔ اول الذکر میں نکاح منعقد نہ ہوگا، اس لئے کہ گواہوں کے لئے ایجاب وقبول کا ایک ساتھ سننا ضروری ہے جو یہاں مفقود ہے اور اخیرین میں چونکہ شہادت کے تمام تقاضے پورے ہوسکتے ہیں لہٰذا نکاح درست ہے۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) ٹیلی فون (Telephone) کی ایک جدید قسم ہے اس میں بھی آخر والی دونوں شرائط پائی جاتی ہیں لہٰذا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ نکاح جائز ہوگا۔ گوکہ آخر والی دونوں قسموں میں بھی بعض اہل علم کا اختلاف ہے۔ ان کے نزدیک ویڈیو کانفرسنگ (Video conferencing) یا ہینڈز فری فون (Hands free Phone) وغیرہ کے ذریعہ نکاح کرنا درست نہیں اسلئے کہ عاقدین کی مجلس ایک نہیں۔ بندہ کی نظر میں اتحاد مجلس سے مراد اتحاد مکانی نہیں بلکہ اتحاد اقوال ہے اسی وجہ سے اتحاد مجلس کو شرط قرار دیا گیا۔ ویڈیو کانفرنسنگ (Video conferencing) کے ذریعہ عاقدین نہ کہ صرف ایک دوسرے کے کلام کو سن سکتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکتے ہیں۔ اگر جانبین کی طرف سے اطمینان کرلیا جائے تو ویڈیو کانفرنسنگ (Video conferencing) یا ہینڈ فری فون (Hands free Phone) کے ذریعہ نکاح درست ہوجائے گا اس لئے کہ ان ذرائع کے ذریعہ گواہان ایجاب وقبول کو سننے کے ساتھ ساتھ عاقدین کو اسکرین (Screen) پر دیکھ بھی سکتے ہیں۔ اصل چیز قابل اطمینان رابطہ ہے جس کے ذریعہ ایجاب وقبول کا واقع ہونا یقینی ہو۔ فقہاء کے بیان کردہ اس جزیہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اتحاد مجلس کے لئے نہ تو تحدید مکانی ضروری ہے اور نہ جانبین کا ایک

۱۔ (فتاویٰ حقانیہ: ج، ۴، ص، ۳۱۲)

دوسرے کا دیکھنا۔فتاوی عالمگیری میں ہے:

"رجل قال لقوم :اشهدوا أني تزوجت هذه المرأة التي في هذا البيت فقالت المرأة: قبلت فسمع الشهود مقالتها ولم يروا شخصها فان كانت في البيت وحدها جاز النكاح وان كانت في البيت معها أخرى لايجوز".[1]

"ایک آدمی نے لوگوں سے کہا کہ تم گواہ رہو میں نے اس گھر میں موجود عورت کے ساتھ شادی کر لی، پس عورت نے اندر سے کہا میں نے قبول کر لیا اور گواہوں نے اس کے کلام کو سن لیا اور عورت کو نہ دیکھا تو اگر اس گھر میں یہی عورت تھی تو نکاح جائز ہوگا، اور اگر اس کے ساتھ کوئی اور عورت بھی ہو تو نکاح جائز نہیں ہے۔"

عالمگیری کے اس جزیہ سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ اصل چیز جانبین کے مابین قابل اطمینان رابطہ ہے جس کے ذریعہ گواہان عاقدین کے ایجاب وقبول کو سن سکیں ۔ ویڈیو کانفرنسنگ (Video conferencing) کے ذریعہ گواہان اور عاقدین کی مجلس گو متحد نہیں لیکن معنی متحد ہے۔جس کے ذریعہ وہ عاقدین کے کلام کو سن بھی سکتے ہیں اور ان کو دیکھ بھی سکتے ہیں۔

جسٹس تنزیل الرحمن صاحب "مجموعہ قوانین اسلامی" میں رقم طراز ہیں:

"موجودہ دور میں رسل ورسائل کی ترقی اور آسانی کے پیش نظر

۱۔ (الفتاوی الهندية: ج ۱، ص ۲۹۶، كتاب النكاح/باب في تفسيره وشروطه، بيروت)

فون پر بھی نکاح کا ایجاب وقبول ہوسکتا ہے بشرطیکہ ایجاب وقبول دونوں گواہان بھی بیک وقت سن سکیں اور آواز پہچانتے ہوں۔"[1]

نیز اس بات کی تائید دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی کے ایک فتوی سے بھی ہوتی ہے جوکہ ایک فتوی کے جواب میں لکھا گیا تھا فتوی اور جواب فتوی نظر قارئین ہیں۔

الاستفتاء

ٹیلی فون پر نکاح کا حکم کیا ہے؟

الجواب باسم ملهم الصواب

درج ذیل وجوہ کی بناء پر ٹیلی فون پر کیا ہوا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

(۱)　انعقادِ نکاح کی شرائط میں سے یہ بھی ایک شرط ہے کہ ایجاب وقبول دونوں ایک ہی مجلس میں ہوں، جبکہ یہاں اتحادِ مجلس نہ حقیقۃً ہے اور نہ معنیً۔ صرف آواز کا اہل مجلس تک پہنچنا وحدۃ مجلس کے لئے کافی نہیں۔ **کما فی الذین یمشیان ویسیران۔**

قال الامام الكاساني رحمه الله تعالى : وأما الذي يرجع الى مكان العقد : فهو اتحاد المجلس اذا كان العاقدان حاضرين وهو أن يكون الايجاب والقبول في مجلس واحد ، حتى لو اختلف المجلس لا ينعقد النكاح ؛ بأن كانا حاضرين ، فأوجب أحدهما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول، أو اشتغل بعمل يوجب اختلاف المجلس لاينعقد.........(بدائع الصنائع:۳/۳۲۵)

۱۔ (مجموعہ قوانین اسلامی: ج۱، ص۱۲۱

وقال المحقق ابن الهمام رحمه الله تعالٰی : وصورة اختلاف المجلس يوجب أحدهما فيقوم الآخر قبل القبول أو يكون قد اشتغل بعمل آخر يوجب اختلاف المجلس ثم قيل لاينعقد لأن الانعقاد هو ارتباط أحد الكلامين بالآخر وباختلاف المجلس يتفرقان حقيقة وحكماً ، فلو عقدا وهما يمشيان أو يسيران على الدابة لا يجوز وان كانا في سفينة سائرة جاز..........(فتح القدير:۱۰۴/۳)

وقال في الهندية : (ومنها) أن يكون الايجاب والقبول في مجلس واحد حتى لو اختلف المجلس بان كانا حاضرين فأوجب أحدهما فقام الآخر عن المجلس قبل القبول أو اشتغل بعمل يوجب اختلاف المجلس لا ينعقد وكذا اذا كان أحدهما غائباً لم ينعقد حتى لو قالت امرأة بحضرة شاهدين: زوجت نفسي من فلان وهو غائب فبلغه الخبر فقال قبلت أو قال رجل بحضرة شاهدين تزوجت فلانة وهي غائبة فبلغها الخبر فقالت زوجت نفسي منه لم يجز وان كان القبول بحضرة ذينك الشاهدين..........(الهندية: ۲۶۹/۱)

(۲) عاقدین میں جہالت نہ ہو، ورنہ نکاح درست نہ ہوگا۔ جہالت کی مثال حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالٰی نے ایک یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ عورت اگر مجلس میں پردے کے اندر بیٹھی ہے اور اس کے ساتھ کوئی دوسری عورت بھی ہے تو اس وقت اس کے ایجاب وقبول کا اعتبار نہ ہوگا۔ قریب قریب میں آنکھوں سے اوجھل، اصلی بلا واسطہ آواز کو مکان جہالت کی وجہ سے غیر معتبر قرار دیا گیا ہے تو ٹیلی فون کی بالواسطہ آواز تو بطریق اولٰی غیر معتبر ہوگی۔

قال العلامة الطحطاوي رحمه الله تعالی : ولابد من تمييز المنكوحة عند الشاهدين لتنتفي الجهالة ثم لا يخلو اما أن تكون حاضرة مرئية بشخصها واما أن تكون مسموعة الكلام غير مرئية الشخص واما أن تكون غائبة عن المجلس فان كانت حاضرة متنقبة كفى الاشارة اليها والاحتياط كشف وجهها وان سمعوا

كلامهما ولم يروا شخصها فان كانت في بيت وحدها جاز النكاح لزوال الجهالة وان كان معها امرأة اخرى لايجوز لعدم زوالها واذا وكلت بالتزويج فهو على هذا التفصيل اه. قلت: فما يفعله بعض ذوى الهيات من أن الشهود يسمعون التوكيل من وراء باب أو ستارة مع اختلاطها بنساء لا يجوز وليس هناک مخلص الا بجعله من نكاح الفضولي يتم بعد باجازتها قولا أو فعلا وان كانت غائبة ولم يسمعوا كلامها بأن عقد لها وكيلها فان كان الشهود يعرفونها كفى ذكر اسمها اذا علموا أنه أرادها وان لم يعرفوها فلا بد من ذكر اسمها واسم أبيها وجدها ....(حاشية الطحطاوي على الدر المختار: ۲/۰ ۱)

وقال العلامة ابن عابدين الشامي رحمه الله تعالى: (تحت قوله: مطلب الخصاف كبير في العلم يجوز الاقتداء به): {تنبيه} أشار بقوله فيما مر ولا المنكوحة مجهولة الى ما ذكره في البحر هنا بقوله: ولابد من تمييز المنكوحة عند الشاهدين لتنتفي الجهالة، فان كانت حاضرة متنقبة كفى الاشارة اليها والاحتياط كشف وجهها فان لم يروا شخصها وسمعوا كلامها من البيت، ان كانت وحدها فيه جاز، ولو معها أخرى فلا لعدم زوال الجهالة، وكذا اذا وكلت بالتزويج فهو على هذا اه. أي ان رأوها أو كانت وحدها في البيت يجوز أن يشهدوا عليها بالتوكيل اذا جحدته والا فلا لاحتمال أن الموكل المرأة الأخرى، وليس معناه أنه لا يصح التوكيل بدون ذلك وأنه يصير العقد عقد فضولي فيصح بالاجازة بعده قولاً أو فعلاً لما علمته آنفاً، فافهم. ثم قال في البحر: وان كانت غائبة ولم يسمعوا كلامها بأن عقد لها وكيلها فان كان الشهود يعرفونها كفى ذكر اسمها اذا علموا أنه أرادها، وان لم يعرفونها لابد من ذكر اسمها و اسم ابيها وجدها. وجوّز الخصاف النكاح مطلقاً، حتى لو وكلته فقال بحضرتهما: زوجت نفسي من موكلتي أو من امرأة جعلت أمرها بيدي فانه يصح عنده. قال قاضيخان: والخصاف كان كبيراً في العلم يجوز الاقتداء به وذكر الحاكم

الشهيد في المنتقى كما قال الخصاف اه.

قلت : في التتارخانية عن المضمرات : أن الأول هو الصحيح وعليه الفتوى، وكذا قال في البحر في فصل الوكيل والفضولي أن المختار في المذهب خلاف ما قاله الخصاف وان كان الخصاف كبيراً اه. وما ذكروه في المرأة يجري مثله في الرجل۔ ففي الخانية: قال الامام ابن الفضل: ان كان الزوج حاضراً مشاراً اليه جاز ولو غائباً فلا مالم يذكر اسمه واسم أبيه وجده، قال: والاحتياط أن ينسب الى المحلة أيضاً، قيل له: فان كان الغائب معروفاً عند الشهود؟ قال: وان كان معروفاً لابد من اضافة العقد اليه، وقد ذكرنا عن غيره في الغائبة اذا ذكر اسمها لا غير وهي معروفة عند الشهود وعلم الشهود أنه أراد تلك المرأة يجوز النكاح اه.

(ردالمحتار: ۲۲/۳، ۲۱)

حضرت حکیم الامۃ مولانا محمد اشرف علی تھانوی، حضرت مفتی محمود حسن صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ اور مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب (مدرسہ دارالعلوم سبیل السلام، حیدرآباد دکن، انڈیا) زیدہ مجدہ کی تحریروں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ٹیلیفون پر نکاح درست نہیں، تینوں حضرات کی مکمل عبارات ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

حضرت حکیم الامۃ قدس سرہ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

ایک کلام تو خود طریق بموجب میں ہے۔ سو اس کا سوال مقصود نہیں۔ دوسرا کلام ٹیلیفون کے واسطہ میں ہے۔ اور یہی مقصود بسوال ہے سو اس کا جواب ظاہر ہے کہ جن احکام میں حجاب مانع مقبول ہے اس میں غیر معتبر ہے اور جن میں حجاب مانع نہیں اس میں اگر قرائن قویہ سے متکلم کی تعیین معلوم ہو جاوے تو معتبر ہے۔ (امداد الفتاوی: ۹۵/۲)

حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی (مفتی مظاہر العلوم سہارنپور و دارالعلوم دیوبند) رحمہ اللہ تعالیٰ بذریعہ ٹیلیفون نکاح سے متعلق ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرماتے

ہیں: جو شخص امریکہ میں ہے وہاں بذریعہ ٹیلیفون یا دیگر ذرائع (خط تار وغیرہ) سے کسی کو ہندوستان میں اپنا وکیل بنادے کہ وہ اس کی طرف سے فلاں لڑکی کے نکاح کو قبول کرلے۔ پھر یہاں مجلس نکاح منعقد کی جائے اور قاضی صاحب یا لڑکی کے والد وغیرہ جو بھی نکاح پڑھائے وہ کہیں کہ میں نے فلاں لڑکی کا نکاح فلاں شخص سے جو کہ امریکہ میں ہے کیا، اور وکیل کہے کہ میں نے اس لڑکی کو فلاں کے نکاح میں قبول کیا؛ پس اس سے نکاح منعقد ہوجائے گا اور صحیح ہوجائے گا۔ (فتاوی محمودیہ:۱۱/ ۱۶۳)

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں: صرف ٹیلیفون پر ایجاب وقبول کافی نہ ہوگا، اس لئے کہ ایک تو دونوں کی مجلس بالکل مختلف ہے.................. الخ (جدید فقہی مسائل:۱/ ۲۸۱)

تنبیہ: ٹیلیفون کی آواز قراۃ کتابت ایجاب وقبول فی مجلس النکاح پر اور سفیر ووکیل پر قیاس کرنا بدیہی البطلان ہے، کما لا یخفی علی اھل الفن والکمال ....و اللہ سبحانہ وتعالی أعلم وعلمہ أتم

کتبہ نعمت اللہ عفا اللہ تعالٰی عنہ

الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد جمیل خان	محمد امین
۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ	۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

دار الافتاء جامعہ خلفائے راشدین
مدنی کالونی، گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ کراچی

الجواب باسم ملهم الصواب

مذکورہ فتویٰ میں وحدت مجلس کی جو تشریح کی گئی ہے جس کی بنا پر فون پر کیے گئے نکاح کو نادرست اور غیر منعقد قرار دیا گیا ہے ہماری نظر میں یہ تشریح درست نہیں، فقہاء کرام نے نکاح، بیع، تفویض طلاق وغیرہ مسائل میں اتحاد مجلس کی جو شرط لگائی گئی ہے، مجموعی عبارات کو نظر میں رکھتے ہوئے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اتحاد مجلس سے مراد اتحاد مکانی نہیں جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے اور سمجھا گیا ہے بلکہ اتحاد مجلس سے مراد ایجاب وقبول کا آپس میں متصل اور مرتبط ہونا ہے یعنی ایجاب کے بعد ایسی چیز کا نہ پایا جانا جسے اعراض قرار دیا جا سکے۔ اس بنا پر کہا گیا ہے کہ ایجاب کے بعد اگر کسی مجلس میں وہ شخص جس کی طرف ایجاب متوجہ ہو کسی دوسرے کام (کھانے پینے، دوسری کوئی بات شروع کرنے) میں مشغول ہو جائے اس سے اتحاد مجلس ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد کیے ہوئے قبول کا اعتبار نہ ہوگا اگرچہ مکان ایک ہی ہے، لیکن اگر اختلاف مکان کے باوجود ایسا کوئی کام نہ پایا جائے جو دلیل اعراض ہو تو دوسری جگہ کچھ دیر بعد بھی کیے ہوئے قبول کا اعتبار کیا جائے گا جیسا کہ ایک آدمی سواری پر ہے، دوسرا اسے کسی چیز کے متعلق ایجاب کرنا ہے لیکن قبل اس کہ کہ وہ سوار شخص قبول کرے اس کی سواری بدک جائے اور اس کے اختیار سے نکل جائے، پھر وہ سواری کو روکتے ہوئے قبول کر لے تو یہ معاملہ منعقد ہوگا، کیونکہ اس صورت میں سواری کا بدک جانا اس شخص کے اختیار میں نہیں جسے ہم یہ کہہ سکیں کہ اس نے ایجاب کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے گھوڑے کو چلایا ہے، بلکہ یہ کہا جائے گا کہ اس شخص سے ایسا کوئی کام سرزد نہیں

ہوا جو اعراض کی دلیل ہو اور جب دلیل اعراض موجود نہیں تو اس کے قبول کو معتبر قرار دیا جائے گا۔

مرسلہ فتوی میں جس مسئلہ پر قیاس کیا گیا ہے کہ چلتے ہوئے ایجاب وقبول کیا جائے تو اتحاد مجلس نہ ہونے کی وجہ سے اس کا اعتبار نہیں، اس کی تطبیق میں بھی غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ اس مسئلہ کی حقیقت یہ ہے کہ خود آدمی کا چلنا یا ایسی سواری پر جانا جسے خود یہ شخص چلا رہا ہو خود اس شخص کا فعل ہے تو ایجاب کے بعد جب وہ اتنی دور چلا جائے (پیدل یا سواری پر) کہ اسے ایجاب سے اعراض کہا جا سکے تو اس کے بعد جو قبول کرے گا معتبر نہیں ہوگا اس کی وجہ یہ نہیں کہ مکان ایک نہ رہا بلکہ وجہ یہ ہے کہ ایسا فعل پایا گیا جو دلیل اعراض ہے، اسی وجہ سے کشتی سے سفر اور پیدل یا شخصی سواری پر چلنے میں فرق بھی کیا گیا ہے کہ کشتی کے ذریعے قطع مسافت کشتی میں بیٹھنے والوں کی طرف منسوب نہیں لہذا ایجاب کے بعد کشتی کے آگے جانے پر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ دلیل اعراض پائی گئی، اور ایجاب وقبول میں اگر چہ مکان کے اعتبار سے اتحاد نہیں لیکن دلیل اعراض نہ پائی جانے کی وجہ سے اس مکانی فاصلے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

فقہاء کرام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر دو آدمی چلتے ہوئے ایجاب وقبول اس طرح کریں کہ ایجاب کے ختم ہونے کے بعد اتنی دیر نہ گزرے جسے ہم اعراض کہہ سکیں تو اگر چہ دوسرا آدمی ایک دو قدم آگے جانے کے بعد قبول کرے گا یہ عقد صحیح ہو جائے گا، کیونکہ یہاں ایجاب وقبول میں اتنا فاصلہ نہیں جسے ہم دلیل اعراض کہہ سکیں۔

مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہوا کہ اصل شرط (انعقاد کیلئے) تو ایجاب وقبول میں حقیقی اتصال ہے لیکن ہر معاملہ میں اس کی رعایت میں بہت دقت پیش آئے گی،

لہٰذا فقہاء کرام نے وحدت مجلس کو حقیقی اتصال کے قائم مقام قرار دے کر رفع حرج فرمایا ہے، لہٰذا جہاں بھی یہ اصل علت (اتصال) پائی جائے وہاں اگر چہ وحدت مکان نہ بھی ہو تب بھی اسے ایک ہی مجلس کہا جائے گا۔

نکاح بالخطاب کے بجائے نکاح بالکتاب صحیح ہونے کی علت بھی یہی ہے کہ وہاں ایجاب وقبول متصل ہو جاتے ہیں، کیونکہ خط کی صورت میں ایجاب کو اتنا طول دیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ دوسری مجلس تک عقد ہو سکے اور دوسری مجلس میں خط پڑھنے کے بعد جو قبول ہوگا وہ اس ایجاب کے ساتھ متصل مانا جائے گا لہٰذا اگر وہاں گواہ بھی موجود ہوں اور انھیں یہ ایجاب وقبول سنایا جائے تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔ الفاظ چونکہ موجود ہوتے ہی ختم ہو جاتے ہیں تو اس میں دوسری مجلس تک طول پانے کی صلاحیت نہیں اور نتیجۃً قبول ایجاب کے ساتھ متصل نہ ہونے کی وجہ سے نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

مذکورہ بالا تفصیل فقہاء کرام کی صریح عبارات میں موجود ہے، اب اس تفصیل کے پیش نظر ہم فون پر کیے گئے ایجاب وقبول پر غور کرتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں اختلاف مجلس نہیں بلکہ اتحاد مجلس (بالمعنی الحقیقی) پایا جاتا ہے کیونکہ فون پر آواز ایک جگہ سے دوسری جگہ ایسے پہنچ پاتی ہے کہ اس کے ختم ہوتے ہی قبول کیا جا سکے اور یہ بہت ہی ظاہر اور بدیہی بات ہے ایجاب وقبول میں اتصال زمانی پایا گیا تو یہی اتحاد مجلس ہے اور فون ہے۔

اتحاد مجلس کی تفصیل کے بعد اب آگے دو چیزیں رہ جاتی ہیں، یہ دو چیزیں الگ الگ ہیں اگر چہ مرسلہ تحریر میں انھیں خلط کر کے بیان کیا گیا ہے پہلی چیز نکاح میں یہ شرط ہے کہ منکوحہ مجہول نہ ہو، یہ بات مسلم ہے لیکن اس تعیین کی ہوئی خاص

نوعیت فقاء کرام نے شرط نہیں قرار دی، بلکہ یہ تفصیل ہے کہ اگر صرف نام لینے سے گواہوں اور شوہر کے سامنے بیوی کی تعیین ہو جاتی ہے تو نام لینا ہی کافی ہے اگر یہ کافی نہ ہو تو والد کا نام لینا بھی ضروری ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر گواہوں کو پہلے سے معلوم ہو کہ اس خاص لڑکی کے نکاح کی بات چل رہی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہ ہو تو نام لینے کی بھی ضرورت نہیں، غرضیکہ کسی طرح بھی گواہوں کے علم میں ہو کہ فلاں (متعین لڑکی) نکاح کی بات ہو رہی ہے تو کافی ہے اب فون پر نکاح کی صورت میں بھی ایسی تعیین ضروری ہے لیکن اس کے لئے سامنے حاضر ہونا ضروری نہیں لہذا فون سے بات ہونے کی صورت میں یہ تعیین ہو سکتی ہے۔

دوسری چیز یہ کہ ایک آواز دوسرے کے مشابہ ہوتی ہے تو اس میں اشتباہ آتا ہے جب کہ نکاح میں لڑکی متعین ہونے کے باوجود اگر آواز میں اشتباہ کی صورت ہو تو عقد درست نہیں ہوگا، لہٰذا فون پر بات کرنے کی صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

اس میں تفصیل یہ ہے کہ گواہ پہلے سے فون پر بات کرنے والے شخص کی آواز اگر اچھی طرح پہچانتے ہوں اور قرائن قویہ سے معلوم ہو کہ یہ اسی کی آواز ہے تو اس صورت میں نکاح صحیح ہو جائے گا، فقہ میں جیسا کہ یہ قاعدہ ہے "**النغمة تشبه النغمة**" تو اس طرح یہ بھی قاعدہ ہے کہ "**الخط تشبه الخط**" لیکن اس کے باوجود نکاح بالکتابۃ کی جو صورت علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمائی ہے اس میں خود خط پر گواہ بنانے کی شرط نہیں اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ دوسری جانب اس کا مشاہدہ کرے، بلکہ خط غائب شخص ہی کو لکھا جاتا ہے، اس صورت میں فقہاء نے صرف یہ شرط لگائی ہے کہ جس کو خط لکھا گیا ہے وہ خط وصول کرنے کے بعد دو گواہ بلائے اور ان

کے سامنے خط کا مضمون (یعنی ایجاب) پڑھ کر سنائے اور پھر ان ہی کے سامنے قبول کرے تا کہ ایجاب وقبول دو گواہوں کے سامنے ہو جائے۔

اس صورت میں (جبکہ یہ توکیل کی صورت نہیں ہے) جب ایجاب وقبول درست ہے حالانکہ یہ احتمال ہے کہ کسی اور کا خط ہو لیکن جب غلبۂ ظن ہو تو اس احتمال کا اعتبار نہیں کیا گیا اور عقد کو صحیح قرار دیا گیا۔

فقہ میں جو مسئلہ ہے ایک کمرہ میں دو عورتیں ہوں اور ان میں کوئی ایک ایجاب یا قبول کرے تو درست نہیں یہ اس صورت پر محمول ہے جس میں شاہدین پہلے سے ایجاب وقبول کرنے والی عورت کی آواز کو اچھی طرح نہ پہچانتے ہوں، اگر پہچانتے ہوں اور تمیز کر سکتے ہوں کہ یہ کس عورت کی آواز ہے تو وہاں بھی نکاح درست ہوگا۔

مواصلات کے جدید آلات کے بارے میں اسلامی فقہ اکیڈمی کی ایک قرار داد ملاحظہ ہو:

> ''جب ایسے دو غائب شخصوں کے درمیان معاہدہ مکمل ہو جائے جو ایک جگہ نہ ہوں اور نہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہوں اور نہ ایک دوسرے کا کلام سن سکتے ہوں اور ان دونوں کے درمیان رابطے کا ذریعہ کتابت یا خط یا سفارت (قاصد) ہو اور دور جدید کے آلات: تار ٹیلکس، فیکس اور کمپیوٹر کے سکرین وغیرہ پر بھی یہ صورت صادق آتی ہے اس صورت میں جب ایجاب دوسری طرف پہنچ جائے اور وہ اسے قبول کرے تو اس وقت عقد منعقد ہو جائے گا۔''

''جب طرفین کے درمیان معاہدہ ایک ہی وقت میں طے پا جائے جبکہ وہ دونوں علیحدہ علیحدہ جگہ پر ہوں، اس صورت کا اطلاق ٹیلیفون اور وائرلیس پر ہوگا۔ ایسے دو شخصوں کے درمیان ہونے والا عقد دو شخصوں کے درمیان ہونے والے عقد کی طرح سمجھا جائے گا اور اس صورت میں اصلی احکام نافذ ہوں گے جو فقہاء کے نزدیک طے شدہ ہیں۔''

آگے لکھتے ہیں:

''سابقہ قواعد نکاح کو شامل نہیں ہوں گے اس لئے کہ نکاح میں دو گواہوں کو شاہد بنانا شرط ہے اور نہ بیع صرف کو شامل ہوں گے اور نہ بیع سلم کو....'' (قرار دادیں اور سفارشات، ص، ۱۳۵، ۱۳۶)

انھوں نے ٹیلیفون پر بات کرنے کو دو حاضر شخصوں کے درمیان بات ہونے کی طرح قرار دینے کے بعد نکاح کا استثناء اس وجہ سے کیا ہے کہ اس میں صرف جانبین کا ایک دوسرے کی بات سن لینا کافی نہیں بلکہ گواہوں کا سننا بھی ضروری ہے اور فون میں ایسا نہیں ہوتا۔ لیکن ہماری بات اس فون کے متعلق ہو رہی ہے جس کی آواز بیک وقت دوسرے لوگ بھی سن سکتے ہوں اور ظاہر ہے کہ اس میں شہادت کے تقاضے بھی پورے ہوتے ہیں، لہٰذا نکاح کے استثناء کی کوئی وجہ نہیں رہی۔

معاصر فتاوی میں فتاوی حقانیہ اور خیر الفتاوی میں بھی اس وجہ سے نکاح کی صحت کا فتوی دیا گیا ہے۔

حکیم الامۃ m نے جو ضابطہ بیان فرمایا ہے اس کی رو سے بھی اگر مذکورہ

شرائط (آواز کی پہچان اور گواہوں کا سننا) کے تحت فون پر نکاح کیا جائے تو درست قرار پاتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

جن احکام میں حجاب مانع قبول ہے اس میں غیر معتبر ہے، اور جن میں نہیں اس میں اگر قرائن قویہ سے متکلم کی تعیین ہو جاوے تو معتبر (۱/۹۵)

نکاح ایسی چیز نہیں جس میں حجاب بذات خود مانع ہو، کیونکہ اگر ایک نامعلوم عورت پردے کے پیچھے سے (جب وہ اکیلی ہو) ایجاب یا قبول کرے اور گواہ اس کی بات سن لیں تو نکاح صحیح ہو جائے گا۔ جب حجاب نکاح میں مانع نہیں ہے تو یہاں بھی قاعدہ جاری ہوگا کہ اگر قرائن قویہ سے متکلم کی تعیین ہو جائے تو کافی و معتبر ہے۔

قال في الشامية: فالمراد بالمجلس ما لا يوجد فيه ما يدل على الاعراض وأن لا يشتغل بمفوت له فيه ..... فان وجد (الاعراض) بطل ولو اتحد المكان۔ (۴/۵۲۶)

قال في الدر:"ومن شرائط الايجاب والقبول اتحاد المجلس لو حاضرين". وفي الحاشية: قوله: لو حاضرين: احترز به عن كتابة الغائب لما في البحر عن المحيط: الفرق بين الكتاب والخطاب أن في الخطاب لو قال: قبلت في مجلس آخر لم يجز، وفي الكتاب يجوز لأن الكلام كما وجد تلاشى فلم يتصل الايجاب بالقبول في مجلس آخر. فأما الكتاب فقائم في مجلس آخر وقراءته بمنزلة خطاب الحاضر فاتصل الايجاب بالقبول فصح اه. ومقتضاه أن قراءة الكتاب في مجلس الآخر لا بد منها ليحصل الاتصال بين الايجاب والقبول، وحينئذ فاتحاد المجلس شرط في الكتاب أيضاً، وانما الفرق هو قيام الكتاب وامكان قراءته ثانياً.

وقال في الدر يقطع المجلس": (والفلك لها كالبيت وسير دابتها

كسيرها) حتى لا يتبدل المجلس بجرى الفلك، ويتبدل بسير الدابة لاضافته اليه، الاأن تجيب مع سكوته، أويكون في محل يقودهما الجمال فانه كالسفينة".

وفي الحاشية: (الاأن تجيب مع سكوته) لأنها لا يمكنها الجواب بأسرع من ذلك فلا يتبدل حكماً، لأن اتحاد المجلس انما يعتبر ليصير الجواب متصلاً بالخطاب وقدوجداذا كان بلافصل، كذافي الفتح.

وفسر الاسراع في الخلاصة بأن يسبق جوابها خطوتها .نهر وظاهر قول الفتح : فلا يتبدل حكماً أنه لايشترط هذا السبق، (أي سبق الجواب الخطوة التي تخطوها. ناقل) لأنه لا يحصل به (بالخطوة المصدر. ناقل) التبدل لا حقيقة ولا حكماً.

قوله: (فانه كالسفينة) يعني بجامع أن السير في كل منهما غير مضاف الى راكب، وقياس هذا أنها لو كانت على دابة وثمة من يقودها أن لا يبطل بسيرها. نهر .واقره الرملي .... وينبغي أن الدبة لو جمحت وعجزت عن ردها أن تكون كالسفينة، لأن فعلها حينئذ لاينسب الى الراكب كمايأتي في الجنايات.

وقال: وصورته (التزوج بارسال كتاب) أن يكتب اليها يخطبها، فاذا بلغها الكتاب أحضرت الشهود، وقرأته عليهم وقالت زوجت نفسي منه ....لأن سماع الشطرين شرط صحة النكاح........... أما الكتاب فصحيح بلا اشهاد، وانما الاشهاد لتمكن المرأة من اثبات الكتاب اذا جحده الزوج كما في الفتح عن مبسوط شيخ الاسلام. (۱۳/۳، ۲۱۸)

وفي شرح المجلة لعلى حيدر: يشرط في البيع اتحاد المجلس أي حصول الايجاب والقبول في مجلس واحد . . . . واتحاد المجلس يكون بعدم الاشتغال في المجلس بشيء غير سبب العقد .... والاعراض اما يكون

بالقول و اما بالفعل، فان فعل أحد المتعاقدين مشيئا من ذلك بطل، و ان كان مكان الاجتماع متحدا، لتفرق المجلس۔(۲/۱۳۲)

محمد حسین

دارالافتاء والارشاد کراچی

۱۸/۴/۲۷

الجواب صحیح

محمد

دارالافتاء والارشاد کراچی

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۲۷

الجواب صحیح

سعید اللہ

دارالافتاء والارشاد کراچی

۳ جمادی الاوّل ۱۴۲۷

ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ ایجاب اور عورت کا گواہوں کی موجودگی میں قبول کرنا

کسی نے عورت کو نکاح کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) ارسال کرتے ہوئے یوں لکھا کہ تم مجھ سے نکاح کر لو اور بیوی نے دو گواہوں کے سامنے اس تحریری پیام کو نقل کرتے ہوئے یوں کہا کہ گواہ رہو میں نے قبول کیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔[1]

۱۔ "ينعقد النكاح بالكتاب كما ينعقد بالخطاب. وصورته: أن يكتب اليها يخطبها، فاذا بلغها الكتاب أحضرت الشهود وقرأته عليهم وقالت زوجت نفسي منه، أو تقول ان فلاناً كتب اليّ يخطبني فاشهدوا أني زوّجت نفسي منه". (ردالمحتار: ج ۴، ص، ۷۴، كتاب الطلاق/مَطْلَبٌ: التَّزَوُّجُ بِإِرْسَالِ كِتَابٍ، بيروت)

شوہر کا موبائل فون (Mobile Phone) پر ایجاب اور بیوی کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ قبول کرنا

کسی نے عورت کو موبائل فون (Mobile Phone) پر یوں کہا کہ تم مجھ سے شادی کرلو پھر عورت نے گواہوں کی موجودگی میں ٹیکسٹ میسج (Text Message) ارسال کرتے ہوئے یوں لکھا کہ میں نے قبول کرلیا اور مرد کے الفاظ کو گواہوں کے سامنے نقل بھی کیا تو نکاح منعقد ہوجائے گا۔[1]

بیوی کا نکاح کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو بغیر گواہوں کے قبول کرنا

کسی نے عورت سے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ ایجاب کیا اور بیوی نے گواہوں کو تحریر سنائے بغیر اس کو قبول کرلیا تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔[2]

وائس میل (Voice Mail) کے ذریعہ ایجاب

مرد نے عورت کے وائس میل (Voice Mail) پر پیغامِ نکاح چھوڑتے

۱۔ (المرجع السابق)

۲۔ ”عن ابن عمر قال قال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی وشاھدی عدل“.(دار قطني: کتاب النکاح، ج۳، ص۱۵۸، رقم الحدیث ۳۴۹۲) (اس اثر سے معلوم ہوا کہ گواہوں کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔عثمانی)

”أما لو لم تقل بحضرتهم سوی زوجت نفسي من فلان لا ینعقد، لأن سماع الشطرین، شرط صحة النکاح ، وباسماعھم الکتاب أو التعبیر عنه منھا قد سمعوا الشطرین“.(ردالمحتار: ج۴، ص ۷۳، ۷۴، کتاب النکاح / مَطْلَب : التَزَوُّج بِإرْسَالِ كِتَابٍ، بیروت)

ہوئے یوں کہا کہ تم مجھ سے نکاح کرلو اور بیوی نے گواہوں کو وائس میل (Voice Mail) سنوایا اور اس کے بعد بیوی نے ان کی موجودگی میں کہا کہ میں نے قبول کیا تو نکاح صحیح ہو جائے گا بشرطیکہ گواہ اور عورت وائس میل (Voice Mail) کرنے والے مرد کو آواز سے پہچان لیں۔[1]

ڈاکٹر تنزیل الرحمن صاحب اپنی تصنیف ''مجموعہ قوانین اسلامی'' میں فرماتے ہیں کہ ''مستند تحریر یا ٹیپ ریکارڈ (Tape recorded) تقریر ایجاب کو مجلس عقد میں گواہوں پر ظاہر کر کے فریق ثانی کی طرف سے نکاح کا قبول ہوسکتا ہے بشرطیکہ قبول کے وقت ایجاب بھی گواہوں کی موجودگی میں بیان کر دیا گیا ہو کیونکہ قبول کے وقت ایجاب کے اظہار سے مجلس عقد متحد خیال کی جائے گی۔[2]

ریکارڈ ڈ ویڈیو (Recorded Video) کے ذریعہ ایجاب

کسی نے موبائل ویڈیو (Mobile Video) میں عورت کو ایجاب کیا اور اس کو ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ ارسال کیا اور اس نے گواہوں کے سامنے اس ویڈیو (Video) کو ظاہر کر کے قبول کیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔[3]

۱۔ (المراجع السابق)

۲۔ مجموعہ قوانین اسلامی: ج ۱ ص ۲۱۰، پاکستان

۳۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ آمنے سامنے ایجاب وقبول کرنا

کسی نے عورت کے سامنے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ ایجاب کیا اور عورت نے گواہوں کی موجودگی میں قبول کرلیا تو نکاح منعقد نہیں ہوگا جب تک کہ زبانی ایجاب وقبول نہ ہوگا۔[1]

ایک ایس ایم ایس (S.M.S) میں ایجاب اور دوسرے میسج (Message) میں انشاء اللہ سے استثناء

کسی نے عورت کو پہلے ٹیکسٹ میسج (Text Message) میں ایجاب کیا اور دوسرے میسج میں انشاء اللہ سے استثناء کیا تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔[2]

۱۔ "(ولا بکتابة حاضر) فلو کتب تزوجتک فکتبت قبلت لم ینعقد".
(ردالمحتار: ۴، ۷۳، مَطْلَبْ: التَّزَوُّجُ بِارْسَالِ كِتَابٍ، بیروت)

ولا ینعقد بالکتابة من الحاضرین فلو کتب تزوجتک فکتبت قبلت لم ینعقد هکذا فی النهر الفائق". (الفتاوی الهندیة: ج، ۱، ص، ۲۹۸، کتاب النکاح/ الباب الثانی فیما ینعقد به النکاح وما لا ینعقد به، بیروت)

"وقید المصنف انعقاده باللفظ لأنه لا ینعقد بالکتابة من الحاضرین فلو کتب تزوجتک فکتبت قبلت لم ینعقد" (البحر الرائق: ج، ۳، ص، ۱۴۸، کتاب النکاح، بیروت)

۲۔ "(هو) ....(عقد یفید ملک المتعة) (الدر المختار) العقد: مجموع ایجاب أحد المتکلمین مع قبول الآخر أو کلام الواحد القائم مقامهما (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۵۹، کتاب النکاح، بیروت)

(وینعقد) (بایجاب) (و قبول) (وضعاً للمضي) لأن الماضی أدلّ علی التحقیق (الدر المختار) وقوله علی التحقیق أی تحقیق وقوع الحدث (ردالمحتار: ۶۹، ۴، کتاب النکاح/مَطْلَبْ: كَثِيْراً مَايَتَسَاهَلُ فِي اِطْلَاقِ الْمُسْتَحَبِّ عَلَى السُّنَّةِ، بیروت)

وظاهر ان لا تحقیق مع الاستثناء (بحواله فتاوی دار العلوم، ج، ۷، ص، ۵۹، کراچی)

مرد کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ ایجاب اور عورت کا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ قبول کرنا

کسی نے عورت سے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایجاب کیا اور اس نے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ قبول کیا تو نکاح منعقد نہیں ہوگا بلکہ نکاح کے انعقاد کے لئے اس کی طرف سے زبانی قبول کرنا ضروری ہے۔

مرد کا عورت کو موبائل فون (Mobile Phone) پر ایجاب اور عورت کا مجلس میں قبول نہ کرنا

کسی نے عورت سے موبائل فون (Mobile Phone) پر ایجاب کیا اور اس نے اپنی مجلس تبدیل کر لی اور بعد میں گواہوں کے سامنے قبول کیا تو اس سے نکاح منعقد نہیں ہوگا کیونکہ بالمشافہہ معاملہ کرنے کی صورت میں اسی مجلس ایجاب کی منظوری ضروری ہے۔[1]

مذاق میں کیا گیا ایجاب کا ایس ایم ایس (S.M.S) قبول کرنا

اگر کسی لڑکے لڑکی نے مذاق میں گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔ چنانچہ کسی لڑکے نے لڑکی کو مذاق میں ایجاب کرتے

۱۔ (اس کی صورتیں تفویض طلاق کے عنوان کے تحت دیکھی جاسکتی ہیں۔عثمانی)

" الكتاب والخطاب سواء الا في فصل واحد ، وهو أنه لو كان حاضراً فخاطبها بالنكاح فلم تجب في مجلس الخطاب ثم أجابت في مجلس آخر ، فان النكاح لا يصح" . (ردالمحتار: ج ، ۷ ،ص ، ۲٦ ، كتاب البيوع / مَطْلَب فِي حُكمِ البَيْعِ مَعَ الهَزْلِ، بيروت)

ہوئے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ یوں لکھا کہ تم مجھ سے شادی کرلو اور لڑکی نے گواہوں کے سامنے اس کی تحریر پڑھ کر سنائی اور ان کی موجودگی میں قبول کیا تو نکاح ہو جائے گا اس لئے کہ مذاق میں بھی نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔[1]

ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ جبراً ایجاب کروانا

کسی آدمی کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ کسی عورت سے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایجاب کرے اور عورت نے گواہوں کے سامنے اس کا ارسال کیا ہوا میسج (Message) پڑھ کر قبول کر لیا تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔[2]

ایجاب وقبول کیلئے تین بار ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کرنا ضروری نہیں

نکاح نفس ایجاب وقبول کے صرف ایک مرتبہ کرنے سے منعقد ہو جاتا ہے۔ اگر کسی نے لڑکی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایجاب کیا اور اس نے گواہوں کے سامنے لڑکے کی تحریر پڑھ کر قبول کر لیا تو نکاح منعقد ہو گیا ایجاب وقبول کے لئے تین مرتبہ ایس ایم ایس (S.M.S) کا ارسال کرنا ضروری نہیں اور نہ یہ امر

۱۔ ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ''. (سنن أبي داؤد: ص، ۳۱۷، رقم الحديث، ۲۱۹۴، باب في الطلاق على الهزل، دار السلام)

۲۔ ''أن المراد الاكراه على التلفظ بالطلاق، فلو أكره أن يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق، لأن الكتابة أقيمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا''. (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۴۰، كتاب الطلاق / مَطلَبٌ فِي الِاكرَاهِ عَلَى التَوكِيلِ بِالطَّلَاقِ والنِّكَاحِ وَالعِتَاقِ، بيروت)

مستحب ہے۔[1]

۱۔ ”أنَّ عُمَرَ بْنَ الخطَّاب ، حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيسِ بْنِ حُذَافَةَ السَهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، فَتُوفِّيَ بِالمَدِينَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخطَّابِ : أَتَيتُ عثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، فَعَرَضتُ عَلَيهِ حفصَةَ ، فَقَالَ : سَأَنْظُرُ في أمْرِي ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُم لَقِيَنِي فَقَالَ : قَدْبَدَا لِي أنْ لاَ أتَزَوَّ جَ يَوْمِيْ هذَا . قَالَ عُمَرُ : فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْق ، فَقُلْتُ : إنْ شِئْتَ زَوَّجْتُك حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ ، فَصَمَتَ ابُوبَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إلَيَّ شَيئاً ، وَكُنتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ ، فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأنْكحتُهَا إيَّاهُ ، فَلَقِيَنِي أبُو بَكْرٍ فَقَالَ : لَعَلك وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عليَّ حَفصةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إلَيْك شيئاً؟ قَالَ عُمَرُ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَإنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إلَيْك فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ ، إلاَّ أنِّي كُنتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا ، فَلَمْ أَكُنْ لاُفشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَبِلتُهَا“ . (صحيح البخاري : ج ، ٣ ، ص ، ٣٧٦ ، كتاب النكاح /باب عَرْضِ الإنْسَانِ ابْنَتَهُ أوْ أُخْتَهُ على أهلِ الخير ، رقم الحديث ، ٥١٢٢ ، بيروت)

اس اثر سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ k کو پیغام نکاح دے کر ایک مرتبہ ایجاب کیا اور حضرت عمر h نے ”فأنکحتها“ کہہ کر ایک مرتبہ قبول فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ نکاح فقط ایک مرتبہ ایجاب وقبول سے منعقد ہوجاتا ہے۔ عثمانی

”وينعقد بلفظين يعبر باحدهما عن الماضى وبالآخر عن المستقبل مثل أن يقول زوجنى فيقول زوجتك . . . . “(هداية: كتاب النكاح : ج ٢ ، ص ٣٢٥ ، رحمانيه)

”ينعقد بالايجاب والقبول وضعاً للمضي أو وضع أحدهما للمضي والآخر لغيره مستقبلاً كان كالأمر أو حالاً كالمضارع كذا في النهر الفائق“ . (الفتاوى الهندية : ج ، ١ ، ص ، ٢٩٨ ، كتاب النكاح /الباب الثاني فيما ينعقد به النكاح وما لا ينعقد به ، بيروت)

”فى “ الأصل ” اذا قال لها : تزوّجتك بكذا ، فقالت : فعلت تمّ النكاح ، وان لم يقل الزوج : قبلت ، واذا قال لها : جئتك خاطباً ، فقالت : فعلت ، أو قالت زوجتك نفسي ، كان نكاحاً تامًا . وكذلك اذا قال لها : خطبتك الى بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عورت کا ایجاب کو ایس ایم ایس (S.M.S) ڈرافٹ (Draft) میں محفوظ کرنا اور اس کو مجلس میں قبول نہ کرنا

کسی نے عورت کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایجاب کیا اور اس نے ایس ایم ایس (S.M.S) کو ڈرافٹ (Draft) میں محفوظ کر کے ایک مدت تک اس کو ظاہر نہ کیا اور بعد میں میسج (Message) کا مضمون گواہوں کو سنا کر قبول کر لیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔[۱]

عورت کا مرد کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ وکیل بالنکاح بنانا

اگر عورت نے کسی آدمی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعے وکیل بنایا کہ وہ اپنے آپ سے شادی کرادے اور اس نے گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کیا تو اس طرح نکاح منعقد ہو جائے گا۔ اس لئے کہ ایک ہی آدمی ایک جانب سے اصیل اور دوسری جانب سے وکیل بن سکتا ہے اور ایک ہی آدمی دو گواہوں کے سامنے اپنی

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ نفسك، فقالت: قد فعلت، كان نكاحاً تامًا ذكره شمس الأئمة السرخسي رحمه الله تعالى في "شرح الكافي". (المحيط البرهاني: ج، ۴ ص ، ٦، كتاب النكاح /الفصل الأول: الألفاظ التي ينعقد بها النكاح، ادارة القرآن)

۱۔ "وفي الكتاب اذا بلغها وقرأت الكتاب ولم تزوج نفسها منه في المجلس الذي قرأت الكتاب فيه ثم زوجت نفسها في مجلس آخر بين يدي الشهود وقد سمعوا كلامها و ما في الكتاب يصح النكاح". (ردالمحتار: ج، ۷، ص، ۲٦، كتاب البيوع/ مَطلَبٌ فِي حُكمِ البَيعِ مَعَ الهَزلِ، بيروت)

طرف سے ایجاب اور مؤکل کی طرف سے قبول کرسکتا ہے۔[۱]

وکیل بالنکاح کا ایس ایم ایس (S.M.S) میں نکاح کی نسبت اپنی طرف کرنا

کسی کو وکیل بالنکاح بنایا گیا اور اس نے ایس ایم ایس (S.M.S) میں نکاح کی نسبت مؤکل کی طرف کرنے کی بجائے اپنی طرف کر دی اور لڑکی نے دو گواہوں کی موجودگی میں اس کی تحریر کو پڑھ کر قبول کر لیا تو اس سے لڑکی کا نکاح وکیل کے ساتھ ہوگا نہ کہ مؤکل کے ساتھ۔ اس لئے کہ وکیل کے لئے شرط ہے کہ وہ نکاح کی نسبت اپنی طرف کرنے کی بجائے صراحۃً مؤکل کی طرف کرے۔[۲]

۱۔ ”واذا أذنت المرأة للرجل ان یزوّجها من نفسه فعقد بحضرة شاهدین جاز“. (هدایة: ج ۲، ص ۳۴۴، کتاب النکاح/فصل فی الوکالة بالنکاح وغیره، رحمانیه)

”(ویتولی طرفي النکاح واحد) بایجاب یقوم مقام القبول في خمس صور: کأن کان ولیاً، أو وکیلاً من الجانبین، أو أصیلاً من جانب ووکیلاً، أو ولیاً من آخر، أو ولیاً من جانب ووکیلاً من آخر: کزوّجت بنتي من موکلي (لیس) ذلك الواحد (بفضولي) ولو (من جانب) وان تکلم بکلامین علی الراجح، لأن قبوله غیر معتبر شرعاً لما تقرّر أن الایجاب لا یتوقف علی قبول غائب“. (الدر المختار مع رد المحتار: ج ۴، ص ۲۲۴، ۲۲۵، کتاب النکاح/باب الکفاءة، بیروت)

۲۔ ” حدثني عبد الله الهوزني یعني اباعامر الهوزني قال: لقیت بلالا مؤذن النبی ﷺ بحلب .... فاذا المشرک فی عصابة من التجار فلما رآني قال: یا حبشي قلت یا لبیه فتجهمني وقال: قولا غلیظا.......... وقلت من کان یطلب ﷺ دینا فلیحضر فما زلت ابیع واقضي واعرض واقضي حتی لم یبق علی رسول الله ﷺ دین فی الارض“.

اس اثر میں یہودی نے حضرت بلال h ہی سے (جو وکیل تھے) بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

فضولی کا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ نکاح

فضولی اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کو شریعت نے اہلیت کے مفقود ہونے یا کسی کا ولی یا وکیل نہ ہونے کی وجہ سے اختیار نہ دیا ہو۔ اگر ایسے شخص نے اپنا یا کسی اور کا نکاح جس کو اختیار ہے کر دیا تو یہ نکاح فضولی کہلاتا ہے۔ اگر صاحب اختیار فضولی کے کئے گئے نکاح کو برقرار رکھے تو نکاح جائز ورنہ باطل ہو جائے گا۔ چنانچہ اگر فضولی نے کسی لڑکی کو کسی کی طرف سے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایجاب کیا اور اس نے گواہوں کو تحریر سنا کر قبول کر لیا تو یہ اس شخص کی اجازت پر موقوف رہے گا۔[1]

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ　　قرض طلب کیا اور انہوں نے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہوئے ہدیہ سے قرض ادا کیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ وکیل ان حقوق کا ذمہ دار ہوگا۔

(سنن للبیهقی، باب التوکیل فی المال وطلب الحقوق وقضائها الخ، ج ٦، ص ١٣٣، نمبر ١١٤٣٥، ماخوذ الشرح الثمیری، ج ٢، ص ٢٧٩، ٢٨٠)

"وكل عقد يضيفه الى موكله كالنكاحِ والخلعِ والصلح عن دم العمد فان حقوقه تتعلق بالمؤكل دون الوكيل .... لان الوكيل فيها سفير محض الا ترى انه لا يستغني عن اضافة العقد الى الموكل ولو اضافه الى نفسه كان النكاح له". (هداية: كتاب الوكالة، ج٣، ص١٨٨، رحمانيه)

١۔ "شروع في بيان الفضولي وبعض أحكامه، وهو من يتصرف لغيره بغير ولاية ولا وكالة أو لنفسه وليس أهلاً له". (البحر الرائق: كتاب النكاح/ فصل في الكفاءة، ج ٣، ص ٢٤٢، بيروت)

"(ونكاح عبد وأمة بغير اذن السيد موقوف) على الاجازة (كنكاح الفضولي) .... توقف عقوده كلها ان لها مجيز حالة العقد (الدر المختار) وقال فيها في فصل بيع الفضولي: لو باع الصبيّ ماله أو اشترى أو تزوج أو زوّج أمه أو كاتب عبده ونحوه توقف عن اجازة الولي، فلو بلغ هو فاجاز نفذ". (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب النكاح/ باب الكفاءة: ج ٤ ص، ٢٢٥، ٢٢٦، بيروت)

بالغ لڑکی لڑکے کا گواہوں کے بغیر ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران ایجاب وقبول کرنا

کسی بالغ لڑکی اور لڑکے نے ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران بغیر گواہوں کے ایجاب وقبول کرلیا تو اس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوگا اس لئے کہ نکاح کے انعقاد کے لئے باقاعدہ دو گواہوں کی موجودگی ضروری ہے جو کہ یہاں مفقود ہے۔[1]

ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران عاقدین کے ایجاب وقبول کی آواز کو کسی ٹیکنیکل (Technical) خرابی کے باعث فقط ایک گواہ کو سنائی دینا

اگر عاقدین نے ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران ایجاب وقبول کیا اور ان کی آواز نیٹ ورک (Network) یا موبائل فون

۱۔ "ومنها: الشهادة قال عامة العلماء: انها شرط جواز النكاح هكذا في البدائع". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۲۹۵، كتاب النكاح/الباب الأول في تفسيره شرعا وصفته وركنه وشرطه وحكمه، بيروت)

"ولا ينعقد نكاح المسلمين الا بحضور شاهدين حرين عاقلين بالغين مسلمين رجلين أو رجل وامرأتين". (الهداية: ج، ۲، ص، ۳۲۶، كتاب النكاح، رحمانية)

"قال ابن نجيم المصري: وهو الاشهاد فلم يصح بغير شهود لحديث الترمذي البغايا اللاتي ينكحن أنفسهن من غير بينة". (البحر الرائق: ج، ۳، ص، ۱۵۵، كتاب النكاح، بيروت)

(Mobile Phone) میں کسی ٹیکنیکل (Technical) خرابی کی وجہ سے فقط ایک گواہ کو سنائی دی اور دوسرے نے نہ سنی تو اس صورت میں نکاح منعقد نہیں ہوگا اس لئے کہ گواہوں کا ایجاب وقبول ایک ساتھ سننا ضروری ہے۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) سے مخطوبہ کی تصویر لینا

نکاح انسانی زندگی کا ایک ایسا مضبوط رشتہ ہے جس کے ذریعہ زوجین ایک دوسرے کے ساتھ پوری زندگی کا سودا کرتے ہیں۔ اس لئے شریعت مطہرہ نے انسانوں کے جذبات وخواہشات کا خیال کرتے ہوئے اس بات کی اجازت دی ہے کہ نکاح سے پہلے میاں بیوی ایک دوسرے کو دیکھ لیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کہ صرف (جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو) مخطوبہ کو دیکھنے کی اجازت فرمائی ہے بلکہ تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ اگر لڑکی کی تصویر لڑکے کو موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ بھیجی جائے تا کہ وہ اپنی مخطوبہ کو دیکھ لے تو جب تک وہ کیمرا کی حد تک محدود ہو اور اس کا باقاعدہ پرنٹ آؤٹ (Print out) نہ نکالا جائے تو ایسی تصویر اور نقوش جو موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر نظر آرہے ہیں بعض اہل علم کے نزدیک ان کا تصویر ہونا محل نظر ہے اس لئے ان تصاویر ونقوش کو موبائل فون (Mobile Phone) میں سیو (Save) کرنے کی گنجائش ہے لیکن مخطوبہ چونکہ

۱۔ "فان سمع أحد الشاهدين كلامهما ولم يسمع الشاهد الآخر لا يجوز". (فتاوی قاضیخان: ج، ۱، ص، ۲۹۴، کتاب النکاح، بیروت)

"فلو سمعا كلامهما متفرقين لم يجز ولو اتحد المجلس، فلو كان أحدهما أصم فسمع صاحب السمع ولم يسمع الأصم حتى صاح صاحبه في أذنه أو غيره لا يجوز النكاح حتى يكون السماع معا". (البحر الرائق: ج، ۳، ص، ۱۵۶، کتاب النکاح، بیروت)

نکاح سے پہلے اجنبیہ ہے اس لئے اس کی تصویر کو ایک نظر دیکھ کر ڈیلیٹ(Delete) کردے۔ بہرحال افضل یہی ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے۔[۱]

مخطوبہ کو موبائل ویڈیو کانفرنسنگ (Mobile Video Conferencing) کے دوران دیکھنا

اگر کوئی شخص مخطوبہ (جس سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو) کو موبائل ویڈیو کانفرنسنگ (Mobile Video Conferencing) کے دوران ایک نظر دیکھ لے تو اس کی گنجائش ہے۔[۲]

منگیتر کی تصویر کا وال پیپر (Wall Paper)

کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی منگیتر کی تصویر کو وال پیپر (wall Paper) کے طور پر موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (screen) پر لگائے اس لئے کہ وہ اس کے لئے نامحرم ہے۔

۱۔ "عَنْ جَابِرِ بن عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ اِلَى مَا يَدْعُوهُ اِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ". (سنن أبي داؤد: ص، ۳۰۱، رقم الحديث ۲۰۸۲، باب في الرجل ينظر الى المرأة وهو يريد تزويجها، دار السلام)

"اما الصورة التى ليس لها ثبات واستقرار، ليست منقوشة على شئى بصفة دائمة، فانها بالظلّ أشبه منها بالصورة.........وقال بعد اسطر.........فتنزيل هذه الصورة منزلة الصورة المستقرة مشكل" (تكملة فتح الملهم ج ۴، ۱۶۵، ۱۶۴، كراچى)

۲۔ (المرجع السابق)

منگیتر سے ایس ایم ایس (S.M.S) یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعے رابطہ

منگنی سبب محرمیت نہیں ہے بلکہ جب تک باضابطہ عقد نکاح نہ ہو جائے اس وقت تک شرعاً اجنبیت یعنی منگیتر کا ایک دوسرے کیلئے اجنبی ہونا باقی رہتا ہے۔ لہذا منگیتر کے ساتھ نکاح سے پہلے ایس ایم ایس (S.M.S)، موبائل فون (Mobile Phone) اور موبائل چیٹنگ (Mobile Chatting) وغیرہ سے بے تکلفی اختیار کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔[۱]

بیوی کی تصویر کا اسکرین سیور (Screen Saver) یا وال پیپر (Wall Paper)

موبائل فون (Mobile Phone) میں اسکرین سیور (Screen Saver) یا وال پیپر (Wall Paper) کے طور پر بیوی کی تصویر لگانا جائز نہیں کیونکہ کسی غیر مرد کی نظر اس کی بیوی پر پڑسکتی ہے بالخصوص جب اس کا موبائل فون (Mobile Phone) دوسرے لوگ بھی استعمال کرتے ہوں البتہ بعض ایسے موبائل فونز (Mobile Phones) بھی ہیں جو لاک (Lock) ہو جاتے ہیں اور پاس ورڈ (Password) کے بغیر ان کو استعمال کرنا ممکن نہیں۔ ایسے موبائلز (Mobiles) میں بیوی کی تصویر کو اسکرین سیور (Screen Saver) یا وال پیپر (Wall Paper) کے طور پر لگانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے جب کہ کوئی نامحرم اس کو نہ دیکھے اگرچہ بہتر یہی ہے کہ نہ لگائے۔

۱۔ "فظهر الكف عورة على المذهب (والقدمين) على المعتمد، وصوتها على الراجح". (الدر المختار: ص، ۵۸، کتاب الصلاة/باب شروط الصلاة، بیروت)

سٹارٹ اپ اسکرین (Startup Screen) میں بیوی کی تصویر لگانا

موبائل فون (Mobile Phone) کے فنکشنز (Functions) میں سے ایک فنکشن (Function) یہ بھی ہے کہ جب موبائل فون (Mobile Phone) کو سٹارٹ (Start) کیا جاتا ہے تو اس وقت اسکرین (Screen) پر کوئی چیز بھی فٹ (Fit) کی جاسکتی ہے اس کو سٹارٹ اپ اسکرین (Startup Screen) کہتے ہیں۔ چنانچہ جب موبائل فون (Mobile Phone) آن (On) ہوتا ہے تو وہ متعلقہ چیز اسکرین (Screen) پر چند سیکنڈ کیلئے نمایاں ہوتی ہے۔ شوہر کیلئے اس شرط کے ساتھ بیوی کی تصویر سٹارٹ اپ اسکرین (Startup Screen) پر لگانے کی اجازت ہو گی جب نامحرم اس کے موبائل فون (Mobile Phone) کو استعمال نہ کرتا ہو۔ اگرچہ اس سے احتراز بہتر ہے۔

موبائل فون کیمرا (Mobile Phone Camera) سے شادی کے موقع پر اپنی بیوی کی تصویر لینا

اگر کسی نے موبائل فون کیمرا (Mobile Phone Camera) کے ذریعہ شادی کے موقع پر اپنی بیوی کی تصویریں لیں اور ان کا باقاعدہ پرنٹ آؤٹ (Print Out) نہ نکالا اور ان کو موبائل فون (Mobile Phone) ہی میں رہنے دیا تو اس کی گنجائش ہے۔[1]

ا۔ (تقلط تخریج تحت عنوان "موبائل فون (Mobile Phone) سے مخطوبہ کی تصویر لینا)

مسجد میں موبائل فون (Mobile Phone) سے نکاح کے موقع پر لوگوں کی ویڈیو (Video) بنانا

مسجد میں نکاح کرنا مستحب ہے لیکن اگر مسجد میں نکاح ہو رہا ہو تو اس دوران موبائل فون (Mobile Phone) سے ویڈیو (Video) بنانا جائز نہیں۔ اس لئے کہ اس میں ایک تو مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے اور دوسرا نکاح کے خطبہ کے دوران لوگ گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں اور آداب مسجد کو ملحوظ خاطر نہیں رکھتے۔ جس کی وجہ سے وہ گناہ گار ہوتے ہیں نیز نکاح کا خطبہ سننا ضروری ہے۔[1]

نکاح سے پہلے موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ ریکارڈ (Record) کیا گیا خطبۂ نکاح سننا

نکاح میں خطبہ مسنون ہے شرط نہیں[2] اگر چہ بغیر خطبہ کے نکاح بھی ہو

۱۔ " عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ ، وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ.........."(سنن الترمذی: ج، ۲، ص، ۱۷۵، کتاب النکاح /بَاب: مَاجَاءَ فِي إِعْلَانِ النِّكَاحِ ،رقم الحدیث، ۱۰۸۹، بیروت)

"ویندب اعلانه وتقدیم خطبة وکونه فی مسجد". (الدر المختار مع رد المحتار: ج، ۴، ص، ۶۶، ۶۷، کتاب النکاح، بیروت)

"وفي الخلاصة كل ما حرم في الصلاة حرم حال الخطبة ، ولو أمرا بمعروف ، وفي السيد استماع الخطبة من أولها الى آخرها واجب .... وكذا استماع سائر الخطب كخطبة النكاح والختم اه". (حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: كتاب الصلاة، ص، ۵۱۹، بیروت)

۲۔ (المرجع السابق)

جائے گا۔ اگر نکاح سے پہلے موبائل فون (Mobile Phone) سے ریکارڈ (Record) کیا گیا خطبہ سنا گیا تو خطبہ کی سنت ادا نہیں ہوگی اس لئے کہ وہ پڑھنے والے کی اپنی آواز نہیں ہے بلکہ اس کا عکس ہے جو کسی مخصوص آلہ کے ذریعہ سے محفوظ ہوکر انسان کو سنائی دے رہی ہے۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ براہ راست خطبۂ نکاح

اگر کوئی موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ براہ راست خطبۂ نکاح پڑھے تو اس سے خطبۂ نکاح کی سنیت ادا ہو جائے گی۔[2]

موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ لائیو (Live) خطبۂ نکاح سننے کا حکم

خطبۂ نکاح سنت ہے اور اس کا سننا واجب ہے اگر حاضرین میں سے کوئی خطبۂ نکاح نہیں سنے گا تو گناہ گار ہوگا۔ یہ حکم صرف خطبۂ نکاح ہی کا نہیں بلکہ تمام

۱۔ ”وان سمعها من الصدى لا تجب عليه كذا في الخلاصة“. (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۱۴۶، كتاب الصلاة/باب سجود التلاوة، بيروت)

”(لا) تجب (بسماعه من الصدى والطير) (الدر المختار مع رد المحتار: ج، ۲، ص، ۵۸۳، كتاب الصلاة/باب سجود التلاوة، بيروت)

۲۔ ”تقدم تخريجه تحت عنوان ”مسجد میں موبائل فون (Mobile Phone) سے نکاح کے موقع پر لوگوں کی ویڈیو (Video) بنانا)۔

خطبوں کا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی مجلس نکاح میں موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ براہ راست پڑھا جانے والا خطبۂ نکاح نہیں سنے گا تو گناہ گار ہوگا۔[1]

خطبۂ نکاح کے دوران کال ریسیو (Call Receive) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کرنے کا حکم

آج کل لوگوں میں وقت اور جگہ کی مناسبت جانچے بغیر کال (Call) کو ریسیو (Receive) کرنے کا فیشن (Fashion) بن چکا ہے خواہ وہ مسجد یا بازار میں یا خطبۂ جمعہ یا خطبۂ عیدین کے دوران آئے۔ پھر اس چیز کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے کہ آیا اس وقت اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں۔ حالانکہ بعض واوقات اس کا استعمال ناجائز ہوتا ہے۔ اسی کے پس منظر میں کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ وہ خطبۂ نکاح کے دوران اپنے موبائل فون (Mobile Phone) پر کال ریسیو (Call Receive) کرے یا ٹیکسٹ میسج (Text Message) ارسال کرے یا پڑھے۔[2]

بیوی سے موبائل فون (Mobile Phone) پر سیکس (Sex) سے متعلق باتیں کرنا

اگر شوہر اپنی بیوی سے موبائل فون (Mobile Phone) پر سیکس (Sex) سے متعلق باتیں کرتا ہے اور وہاں کوئی اور ان کی گفتگو کو سن بھی نہیں رہا تو اس کا یہ عمل جائز ہے۔

۱۔ (تقدم تخریجہ تحت عنوان "مسجد میں موبائل فون سے نکاح کے موقع پر لوگوں کی ویڈیو بنانا")

۲۔ (المرجع السابق)

موبائل ویڈیو کانفرنسنگ (Mobile Video Conferencing)
کے دوران شوہر کا بیوی کے جسم کو دیکھنا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ"[1]

"وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔"

(ترجمہ ختم)

قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ زوجین کے مابین رشتہ ازدواج کی وجہ سے پردہ کی کیفیت نہیں رہتی اس لئے موبائل ویڈیو کانفرنسنگ (Mobile Video Conferencing) کے دوران شوہر کا بیوی کا جسم دیکھنا اور بیوی کا شوہر کا جسم دیکھنا جائز ہے جب کہ وہاں کوئی اور موجود نہ ہو۔تاہم ایک دوسرے کی شرم گاہوں کو نہ دیکھنا اولیٰ ہے۔[2]

۱۔ (آیت نمبر،۱۸۷،سورۃ البقرۃ، پارہ،۲)

۲۔ "عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَطُّ". (سنن ابن ماجه: ج۲، ص ۴۵۵، كتاب النكاح/باب التَسَتُّرِ عِنْدَ الجِمَاعِ، بيروت)

"قلت: وقد يجاب بأنه أغلبي (الى فرجها) بشهوة وغيرها، والأولى تركه لأنه يورث النسيان". (الدرالمختار) وقال العلامة الشامي رحمه الله تعالىٰ :(قوله : والأولى تركه) قال في الهداية: الأولى أن لاينظر كل واحد منهما الى عورة صاحبه، لقوله عليه الصلوة والسلام: اذا أتى أحدكم أهله فليستتر مااستطاع، ولا يتجرّدان تجرّد العير". ولأن ذلك يورث النسيان لورود الأثر". (ردالمحتار: ج۹، ص ۵۲۷، كتاب الحظر والاباحة/فَصْلٌ فِي النَّظَرِ والمَسِّ، بيروت)

"أما النظر الى زوجته ومملوكته فهو حلال من قرنها الى بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

نوٹ: بیوی کے جسم کی طرف دیکھنا جائز ہے مگر بلا ضرورت برہنہ ہونا حیاء وآداب کے خلاف ہے۔ نیز ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) میں بھی اس کی کاپی محفوظ ہوجانے کا احتمال ہے۔

ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ اعضائے مخصوصہ کی تصویر بھیجنا

شوہر اور بیوی ملٹی میڈیا میسج (Multimedia message) کے ذریعہ ایک دوسرے کو اعضائے مخصوصہ کی تصویریں نہیں بھیج سکتے اس لئے کہ جو بھی میسج (Message) بھیجا جاتا ہے اس کی کاپی محفوظ کر لی جاتی ہے۔ جو لوگ موبائل کمپنی (Mobile Company) میں کام کرتے ہیں وہ کسی وقت بھی بھیجے ہوئے میسجز (Messages) کو دیکھ سکتے ہیں۔ لہٰذا اس طرح کی تصاویر کو ایک دوسرے کے موبائل فون (Mobile Phone) پر بھیجنا ناجائز ہے نیز اعضاء مخصوصہ کو خواہ زوجین

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ قدمها عن شهوة وغير شهوة وهذا ظاهر الا أن الأولى أن لا ينظر كل واحد منهما الى عورة صاحبه". (الفتاوى الهندية: ج، ۵، ص، ۴۰۴ كتاب الكراهية/الباب الثامن فيما يحل للرجل النظر اليه وما لا يحل له وما يحل له مسه وما لا يحل، بيروت)

"قال الطوري تحت قول النسفي: (وينظر الرجل الى فرج امته وزوجته) يعنى عن شهوة وغير شهوة قال عليه الصلاة والسلام غض بصرك الا عن زوجتك وأمتك وما روي عن عائشة قالت: كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ في اناء واحد. (البحر الرائق: ج، ۸، ص، ۳۵۴، كتاب الكراهية / فصل في النظر واللمس، بيروت)

کا ہو بدن سے الگ ہو جانے کے بعد بھی دیکھنا درست نہیں۔[۱]

موبائل ویڈیو کانفرنسنگ (Mobile Video Conferencing) کے دوران بیوی کے ساتھ مشت زنی (Masterbation) کرنا

شوہر کا بیوی کے ساتھ موبائل فون (Mobile Phone) یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران مشت زنی کرنا جائز نہیں ۔ حدیث شریف میں اس فعل کی مذمت آئی ہے ۔ البتہ اگر شوہر دوسرے ملک میں ہو اور اس کا زنا میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو بیوی کے ساتھ موبائل فون (Mobile Phone) پر مشت زنی (Masterbation) کی گنجائش ہے۔ لیکن اس کو عادت بنالینا جائز نہیں بلکہ بہت بڑا گناہ ہے۔[۲]

۱۔ ”والأصح أن كل عضو لا يجوز النظر اليه قبل الانفصال لا يجوز بعده كشعر رأسها وقلامة رجلها وشعر عانته كذا في الزاهدي“. (الفتاوى الهندية: ج، ۵، ص، ۴۰۶، كتاب الكراهية / الباب الثامن فيما يحل للرجل النظر اليه وما لا يحل له وما يحل له مسه وما لا يحل، بيروت)

۲۔ ” سبعة لا ينظر الله اليهم يوم القيمة ولا يزكيهم ولا يجمعهم مع العالمين ، ويدخلهم النار أول الداخلين الا أن يتوبوا ومن تاب تاب الله عليه الناكح يده“ .الحديث. (تفسير ابن كثير: ج، ۳، ص، ۲۴۴، سورة المؤمنون، بيروت)

”وفي السراج: ان أراد بذلك تسكين الشهوة المفرطة الشاغلة للقلب وكان عزبا لا زوجة له ولا أمة، أو كان الا أنه لا يقدر على الوصول اليها لعذر قال أبو الليث: أرجو أن لا وبال عليه ، وأما اذا فعله لاستجلاب الشهوة فهو آثم “. (ردالمحتار: ج ۳ ، ص، ۳۷۱، كتاب الصوم/مَطْلَبٌ فِي حُكْمِ الاسْتِمْنَاءِ بِالْكَفِّ، بيروت)

رخصتی کے وقت دلہن پر موبائل فون (Mobile Phone) میں ڈاؤن لوڈ (Download) کیا ہوا قرآن مجید کا سایہ کرنا

جدید موبائل فونز (Mobile Phones) میں ہر قسم کی اسلامی ایپلکیشنز (Applications) ڈاؤن لوڈ (Download) کی جاسکتی ہیں مثلاً قرآن مجید، احادیث اور ادعیہ ماثورہ وغیرہ۔ جسے پڑھنے کے ساتھ سنا بھی جاسکتا ہے۔ آج کل مسلم معاشرے میں چند عجیب وغریب اور ہندوانہ رسمیں پائی جاتی ہیں پھر ان کو باعث ثواب بھی سمجھا جاتا ہے ان میں سے ایک رسم رخصتی کے وقت لڑکی کے سر پر قرآن مجید کا سایہ کرنا ہے۔ اگر کوئی اس رسم کو پورا کرنے کے لئے رخصتی کے وقت دلہن پر موبائل فون (Mobile Phone) میں ڈاؤن لوڈ (Download) کیا ہوا قرآن مجید کا سایہ کرے تو یہ عمل غیر شرعی ہی نہیں بلکہ قرآن مجید کی اہانت پر مبنی ہوگا لہذا ایسے فعل ورسم سے احتراز لازم ہے۔[1]

بیوی کا شوہر سے موبائل فون (Mobile Phone) یا موبائل کارڈ (Mobile Card) کا مطالبہ کرنا

بیوی اپنے شوہر سے موبائل کارڈ (Mobile Card) یا موبائل فون (Mobile Phone) میں بیلنس ٹرانسفر (Balance Transfer) کرنے یا موبائل فون (Mobile Phone) کا مطالبہ کرتی ہے تو یہ شوہر کے حقوق میں شامل نہیں ہے کہ وہ اس کو موبائل کارڈ (Mobile Card) یا موبائل فون (Mobile Phone)

۱۔ (کذا فی آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج،۵،ص،۲۰۲)

لے کر دے اگر وہ اس کو موبائل فون (Mobile Phone) یا موبائل کارڈ (Mobile Card) لے کر دیتا ہے تو یہ اس کا احسان ہے۔ ورنہ یہ اس کے ذمہ میں واجب نہیں۔[1]

بیوی کا موبائل فون (Mobile Phone) کا بل (Bill) شوہر کے ذمہ نہیں

بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) کا بل (Bill) شوہر کے ذمہ واجب نہیں اگر وہ اپنی طرف سے ادا کر دیتا ہے تو یہ تبرع اور احسان ہوگا۔[2]

غیر محرم سے موبائل ویڈیو کانفرنسنگ (Mobile Video Conferencing) کے ذریعہ بات یا ایس ایم ایس (S.M.S) کرنے والی عورت کا نفقہ ساقط نہیں ہوتا

اگر کوئی عورت غیر محرم سے موبائل ویڈیو کانفرنسنگ (Mobile Video Conferencing) کرتی ہو تو اس صورت میں اس کا نفقہ ساقط نہیں ہوگا لیکن غیر محرم سے بلاضرورت کلام کرنا بالخصوص بغیر پردہ کے فعل شنیع اور ممنوع ہے۔[3]

۱۔ ”النفقة هي لغة: ما ينفقه الانسان على عياله، وشرعا: (هى الطعام والكسوة والسكنى)، كذا فسرها محمد بالثلاثة“. (الدر المختار مع ردالمحتار: ج،۵، ص،۲۷۵ تا ۲۷۸، كتاب الطلاق/باب النفقة، بيروت)

۲۔ (المرجع السابق)

۳۔ ”النفقة واجبة للزوجة على زوجها مسلمةً كانت أو كافرةً اذا سلّمت نفسها الى منزله“. (هداية: ج،۲، ص،۴۴۱، كتاب الطلاق/باب النفقه، رحمانية)

شادی کے موقع پر لڑکے کا موبائل فون (Mobile Phone) کی فرمائش کرنا

آج کل شادیوں میں لڑکوں کی طرف سے فرمائش ہوا کرتی ہے کہ ہمیں موبائل فون (Mobile Phone) دیا جائے اور اس کے لینے پر زور اصرار کیا جاتا ہے اور دینے والے بامر مجبوری دیتے ہیں۔ اس طرح شرعاً لڑکی والوں پر لڑکے والوں کی طرف سے کی گئی فرمائش کو پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ اس طرح کی فرمائشیں کرنا بے جا اور غلط ہے۔[1]

شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے موبائل فون (Mobile Phone) سے رنگ (Ring) کرنا یا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کرنا

اگر شوہر نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) سے رنگ (Ring) کرنے یا ایس ایم ایس (S.M.S) کرنے کی اجازت دی ہو تو بیوی شوہر کے موبائل فون (Mobile Phone) کا استعمال کر سکتی ہے اور اگر اس نے موبائل فون (Mobile Phone) کے استعمال کی اجازت نہیں دی تو بیوی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کے موبائل فون (Mobile Phone) سے کال (Call) ملائے

۱۔ "وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلاَ لاَ تَظْلِمُوْا أَلاَ لاَ يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ". (مشکوۃ: ص، ۲۵۵، باب الغصب والعارية/ الفصل الثانی/امدادیہ)

یا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کرے۔[1]

جہیز میں دیا ہوا موبائل فون (Mobile Phone) کس کی ملکیت ہے؟

جو موبائل فون (Mobile Phone) عورت کو اس کے والدین کی طرف سے ملا ہے وہ اسی کی ملکیت ہے۔شوہر کا یا سسر کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

جہیز میں دیا ہوا موبائل فون (Mobile Phone) استعمال کرنے سے خراب ہوجائے تو کون ذمہ دار ہوگا؟

جہیز میں دیا ہوا موبائل فون (Mobile Phone) جس حالت میں ہے وہ عورت کا حق ہے لیکن استعمال سے اس میں جو خرابی پیدا ہوجائے خواہ سافٹ ویئر (Software) کی ہو یا ہارڈ ویئر (Hardware) کی شوہر یا سسرال والوں سے وصول نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کو عورت کی خوشی اور رضامندی سے استعمال کیا گیا ہوگا۔[2]

بیوی کے ویزا (Visa) کے لئے موبائل فون (Mobile Phone) سے تصاویر لینا

اگر کوئی شخص دوسرے ملک میں رہائش پذیر ہے اور وہ اپنی بیوی کو لیکر جانا

۱۔ (المرجع السابق)

۲۔ "ولو زلق المستعر في السراويل فتخرق لم يضمن كذا في الينابيع، وفي فتاوى الديناري اذا انتقص عين المستعار في حالة الاستعمال لا يجب الضمان بسبب النقصان اذا استعمله استعمالاً معهوداً كذا في الفصول العمادية". (الفتاوى الهندية: ج، ۴، ص، ۴۰۹، كتاب العارية/باب تضييع العارية ومايضمنه المستعير، بيروت)

چاہتا ہے تو اس کے ویزا (Visa) کے حصول کے لئے امیگریشن (Immigration) کی طرف سے بعض اوقات کیس (Case) کی نوعیت خراب ہونے کے باعث یہ قید لگائی جاتی ہے کہ شادی کے موقع پر بنائی گئی تصاویر کو پیش کیا جائے۔ تاکہ بیوی کا ویزا (Visa) لگایا جاسکے۔ اگر کوئی شادی کے موقع پر اپنے موبائل فون (Mobile Phone) سے تصاویر لے کر ویزا (Visa) کے لئے جمع کرواتا ہے (اور بغیر تصاویر کے ویزا ملنا مشکل ہے) تو ان شاء اللہ امید ہے کہ اس سے مواخذہ نہ ہوگا اس لئے کہ وہ اس مسئلہ میں مجبور ہے۔[1]

زوجین کو ٹیکسٹ میسج (Text Message) یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ تبریک پیش کرنا

دلہا اور دلہن کو شادی کی مبارک باد پیش کرنا مستحب ہے۔ اگر کوئی ٹیکسٹ میسج (Text Message) یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعے ان کو مبارک باد پیش کرتا ہے تو یہ جائز ہے۔ لیکن خیال رہے کہ رفا اور بنین (نکاح کرنے والے کے لئے دعا ہے کہ تم دونوں اتفاق سے رہو اور تمہارے بیٹے پیدا ہوں) جیسے الفاظ سے احتراز کرنا چاہیئے اس لئے کہ یہ الفاظ زمانۂ جاہلیت میں مبارک باد کے لئے استعمال ہوتے تھے۔ نیز یہ الفاظ مردوں کے لئے خوشی و مسرت اور عورتوں کے لئے غم

۱۔ ”ويأتي أن غير ذي الروح لا يكره. قال القهستاني: وفيه اشعار بأنه لاتكره صورة الرأس، وفيه خلاف كما في اتخاذها كذا في المحيط“. (ردالمحتار: ج، ۲، ص ۴۱۶، كتاب الصلاة/باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مَطْلَبٌ: إِذَا تَرَددَ الحُكْمُ بَيْنَ سُنَّةٍ وَبِدْعَةٍ كَانَ تَرْكُ السُّنَّةِ أَوْلَى، بيروت)

وخوف کا باعث ہیں۔ مبارک باد ان الفاظ میں دینی چاہیئے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہ h سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص شادی کر لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو مبارک باد دیتے اور دعا کرتے ہوئے یہ کہتے ''اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور تمہارے اوپر برکت ڈالے اور تمہارے درمیان خیر پیدا فرمائے۔''

حضرت حسن h سے روایت ہے کہ عقیل بن ابی طالب h نے بنی جشم کی ایک خاتون سے نکاح کیا تو اسے دعا کے طور پر الرفاو البنین کہا تو حضرت حسن h نے فرمایا کہ اس طرح نہ کہو بلکہ اس طرح کہو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہارے لئے برکت دے۔[۱]

حرمت بسبب نظر بشہوۃ

ناجائز اسباب کی وجہ سے بھی حرمت ثابت ہوتی ہے اس کو حرمت مصاہرت کہتے ہیں۔ چنانچہ کسی مرد نے عورت سے زنا کیا یا اس کو شہوت سے چھولیا یا کسی مرد نے عورت کے اندرون شرمگاہ کو شہوت کے ساتھ دیکھا مثلاً ٹیک لگا کر بیٹھی تھی کپڑا ہٹ گیا اندر کے حصے کو شہوت کے ساتھ دیکھ لیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ چنانچہ

۱۔ ''عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَ إِذَا رَفَّأَ قَالَ : بَارَكَ اللهُ لَكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ''. (سنن ابن ماجه : ج، ۲ ، ص ، ۴۴۸ ، كتاب النكاح/باب: تَهْنِئَةِ النِّكَاحِ، رقم الحديث، ۱۹۰۵ ، بيروت)

''عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمَ فَقَالُوا: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ فَقَالَ : لَا تَقُولُوا هَكَذَا وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ''. (سنن ابن ماجه : ج ، ۲ ، ص ، ۴۴۸ ، كتاب النكاح/باب: تَهْنِئَةِ النِّكَاحِ، رقم الحديث، ۱۹۰۶ ، بيروت)

اگر کسی نے موبائل ویڈیو کانفرنسنگ (Mobile Video Conferencing) کے دوران کسی عورت کے اندرون شرمگاہ کو شہوت کے ساتھ دیکھا تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔[۱]

ریکارڈڈ ویڈیو (Recorded Video) میں عورت کے فرج داخل کو دیکھنے سے حرمت مصاہرت

کسی نے ریکارڈڈ ویڈیو (Recorded Video) میں عورت کی اندرون شرم گاہ کو شہوت سے دیکھ لیا تو حرمت ثابت نہیں ہوگی۔[۲]

۱۔ "(و)حرم أيضاً بالصهرية (أصل مزنيته) أراد بالزني الوطء الحرام (و)أصل (ممسوسته بشهوة) ولو لشعر على الرأس (الدرالمختار) خرج به المسترسل (شامى) بحائل لا يمنع الحرارة (وأصل ماسته وناظرة الى ذكره والمنظور الى فرجها) المدور (الداخل) ولو نظره من زجاج أو ماء هي فيه". (الدرالمختار مع ردالمحتار : ج ،۴، ص ، ۱۰۷ ، ۱۰۸ ، كتاب النكاح / فَصْلٌ فِي المُحَرَّمَاتِ ، بيروت)

۲۔ "ولو نظر في مرآة ورأى فيها فرج امرأة فنظر عن شهوة لا تحرم عليه أمها وابنتها لأنه لم ير فرجها وانما رأى عكس فرجها". (الفتاوى العالمكيرية: ج ۱ ، ص ۳۰۲، كتاب النكاح/ باب المحرمات، القسم الثانى المحرمات بالصهرية، بيروت)

"وكذلك لو نظر الى فرج امرأة من وراء ستر حرمت عليه ابنتها، ولو نظر اليه في مرآة۔ وفي الخانية: أو فى ماء: لا يحنث في يمينه ولا تحرم عليه ابنتها" . (الفتاوى التاتارخانية: ج، ۳، ص، ۵۰۲ ، كتاب الايمان/نوع آخر في النظر واللقاء والرؤية والمشاهدة والجمع، بيروت)

"(لا) تحرم (المنظور الى فرجها الداخل) اذا رآه (من مرآة أو ماء) لأن المرئي مثاله (بالانعكاس). (الدرالمختار: ج ، ۴، ص ، ۱۰۹ ، ۱۱۰ ، كتاب النكاح /فَصْلٌ فِي الْمُحَرَّمَاتِ، بيروت)

مہر

عورت سے بوجہ عقد نکاح مرد پر جو رقم یا جنس واجب ہوتی ہے اس کو مہر کہا جاتا ہے۔[1]

مہر کا ثبوت قرآن مجید سے

''وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً[2]

ترجمہ: اور تم عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی کے ساتھ ادا کر دو۔'' (ترجمہ ختم)

وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ[3]

ترجمہ: اور تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں وہ عورتیں جو ان کے علاوہ ہیں کہ تم اپنے مالوں کے بدلہ طلب کرو اس حال میں کہ تم پاک دامنی اختیار کرنے والے ہو، پانی بہانے والے نہ ہو۔ (ترجمہ ختم)

۱۔ ''ثم عرف المهر في العناية بأنه اسم للمال الذي يجب فى عقد النكاح على الزوج في مقابلة البضع، اما بالنسبة أو بالعقد، واعترض بعد شموله للواجب بالوطء بشبهة، ومن ثم عرفه بعضهم بأنه اسم لما تستحقه المرأة بعقد النكاح أو الوطء''.
(ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۲۳۰، باب المهر، بيروت)

۲۔ (آیت نمبر، ۴، سورۃ النساء، پارہ، ۴)

۳۔ (آیت نمبر، ۲۴، سورۃ النساء، پارہ ۵)

مہر کا ثبوت حدیث شریف سے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ : تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيْدٍ" [۱]

مہر کی اقسام

مہر کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مہر معجّل ۲۔ مہر مؤجل

مہر معجّل کی تعریف

معجّل لفظ تعجیل سے بنا ہے جس کے معنی جلدی کرنے کے ہیں۔ اصطلاح میں ایسے مہر کو مہر معجّل کہتے ہیں جو نکاح کے وقت دیا جائے۔

مہر معجّل کا حکم

زوجہ اپنے شوہر سے پورے یا نصف مہر معجّل کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتی ہے اگر چاہے تو طے شدہ نقد مہر کی وصولی کے بغیر مرد کو مباشرت سے روک سکتی ہے۔ [۲]

۱۔ (صحيح البخاري: ج، ۳، ص، ۳۸۴، كتاب النكاح / بابُ المَهْرِ بِالعُرُوضِ وَخَاتَمٍ مِنْ حَدِيْدٍ، حديث نمبر، ۵۱۵، بيروت)

۲۔ "(ولها منعه من الوطء) دواعية.......... (لأخذ ما بين تعجيله) من المهر كله أو بعضه (أو) أخذ (قدر ما يعجل لمثلها عرفا) به يفتى، لأن المعروف كالمشروط (الدر المختار) أي ان لم يبين تعجيله أو تعجيل بعضه فلها المنع لأخذ ما يعجل لها منه عرفاً". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۲۹۰، ۲۹۱، كتاب النكاح /باب المهر، مَطْلَبٌ :فِي مَنْعِ الزَّوْجَةِ نَفْسَهَا لِقَبْضِ المَهْرِ، بيروت)

مہر مؤجل کی تعریف

مؤجل لفظ اجل سے بنا ہے جس کے معنی مدت مقرر کرنے کے ہیں ۔ اصطلاح میں مہر مؤجل ایسے مہر کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی کے لئے کچھ وقت طے کیا گیا ہو خواہ وہ وقت قریب ہو یا دور۔

مہر مؤجل کا حکم

مہر مؤجل کا حکم یہ ہے کہ زوجہ مرد سے وقت مقررہ سے پہلے مطالبہ نہیں کر سکتی۔ اگر وقت طے نہیں گیا گیا تو پھر اس کا انتہائی وقت عرف یا جدائی (فسخ نکاح، طلاق) پر ہے یا میاں بیوی میں سے کسی کی موت پر ہے۔ نیز عورت طلاق رجعی سے بھی مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے اگر چہ مرد نے رجوع کرلیا ہو۔[1]

مہر کی کم از کم مقدار

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے، اس سے کم جائز نہیں، اور مہر کی یہ تحدید حدیث سے ثابت ہے۔ جدید وزن کے اعتبار سے ۳۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام چاندی ہوتا ہے۔[2]

۱۔ ”لا خلاف لأحد أن تأجيل المهر الى غاية معلومة نحو شهر أو سنة صحيح وان كان لا الى غاية معلومة فقد اختلف المشايخ فيه قال بعضهم: يصح وهو الصحيح وهذا لأن الغاية معلومة فى نفسها وهو الطلاق أو الموت .... وبالطلاق الرجعي يتعجل المؤجل ولو راجعها لا يتأجل“ (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۳۵۰، كتاب النكاح /باب المهر ،الفصل الحادي عشر في منع المرأة نفسها بمهرها والتأجيل في المهر وما يتعلق بهما، بيروت)

۲۔ ”رواه ابن أبى حاتم من حديث جابر رضى الله عنه عن عمرو بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

مہر فاطمی کی مقدار

حضرت فاطمہ k کا مہر جس کو ہمارے عرف عام میں مہر فاطمی کہا جاتا ہے چارسو(۴۸۰)مثقال چاندی تھی۔ جوکہ ایک سواکتیس تولہ تین ماشہ ہوتی ہے۔موجودہ گرام کے اعتبار سے ۱۴۶۹ گرام اور ۶۶۴ ملی گرام بنتی ہے۔[۱]

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ بن عبد الله الأودي بسنده ثم أوجدنا بعض أصحابنا صورة السند عن الحافظ قاضي القضاة العسقلاني الشهير بابن حجر . قال ابن أبی حاتم:حدثنا عمرو بن عبد الله الأودي، حدثنا وكيع عن عباد بن منصور قال : حدثنا القاسم بن محمد قال: سمعت جابراً رضي الله عنه يقول : قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول "ولا مهر أقل من عشرة" من الحديث الطويل . قال الحافظ : انه بهذا الاسناد حسن ولا أقل منه". (فتح القدير : ج، ۳، ۲۸۱، ۲۸۲ كتاب النكاح/فصل في الكفاءة، بيروت) (حافظ ابن حجرؒ کی اس تصریح سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ یہ روایت حسن ہے۔عثمانی)

"أقل المهر عشرة دراهم مضروبة أو غير مضروبة حتى يجوز وزن عشرة تبراً وان كانت قيمته أقل كذا في التبيين". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۳۳۲، كتاب النكاح/باب المهر، الفصل الأول في بيان أدنى مقدار المهر وبيان مايصلح مهراً وما لايصلح مهراً، بيروت)

مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے جس کا وزن دوتولہ ساڑھے سات ماشہ(۳۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام) چاندی ہے لہٰذا کم کی مقدار ہر دور میں اور ہر ملک میں اس دور کے اوراس ملک کے وزن میں اتنی ہوگی، جس سے دوتولہ ساڑھے سات ماشہ(۳۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام) چاندی حاصل ہو سکے، زیادہ کی کوئی حدنہیں ہے۔(مجموعہ قوانین اسلامی:۱۰۱، دفعہ ۱۲۹)

۱۔ حضرت فاطمہ k کے مہر کے بارے میں دوروایتیں ہیں ایک ۴۸۰/درہم=۶۲۹۶ء ۱ کلو چاندی۔ دوسری روایت ۴۰۰ مثقال = ۹۴۴ء ۱ کلو چاندی مقدار اول متعدد روایات حدیث و سیرت سے ثابت ہے اور دوسری روایت صرف سیرت خمیس کی ہے بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

یادرہے کہ مہر فاطمی سنت اور باعث برکت ہے ایسے شخص کے لئے اس سنت پر عمل کرنا بہتر ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو مگر اس کی ادائیگی پر اصرار نہیں کہ باندھنا ہی چاہیئے بلکہ اگر کوئی اس مقدار میں ادا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو پھر وہ اپنی بساط کے مطابق ہی باندھے تاکہ آسانی کے ساتھ ادا ہو سکے۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں کا مہر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ k اور اپنی دختر حضرت فاطمہ k کے سوا تمام بیٹیوں اور بیویوں کا مہر پانچ سو درہم چاندی مقرر فرمایا تھا۔[2]

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ لہٰذا مقدار اول راجح ہے۔(احسن الفتاوی: ج،۵،ص،۳۱،سعید)

نوٹ: چاندی کی قیمت چونکہ گھٹتی اور بڑھتی رہتی ہے اس لئے مہر کی ادائیگی کے وقت بازار سے قیمت معلوم کر کے ادا کیا جائے۔عثمانی۔

۱۔ "عن ابن الخطاب رضی الله عنه، قال: ما علمت رسول صلی الله علیه وآله وسلم نكح شيئاً من نسائه، ولا أنكح شيئاً من بناته على أكثر من اثنتي عشرة أوقية. رواه احمد، والترمذي، وأبو داؤد، والنسائي، وابن ماجه، والدارمي ...." (من اثنتي عشرة أوقية) وهي أربع مأة وثمانون درهماً".[1] (مرقاة المفاتيح: ج، ٦، ص، ٣٢٩، كتاب النكاح/باب الصداق، الفصل الثاني، بيروت)

"ثم ذكر السيد جمال الدين المحدث في روضة الأحباب: أن صداق فاطمة رضي الله عنها كان أربعة مأة مثقال فضة. وكذا ذكره صاحب المواهب ولفظه: أن النبي صلی الله علیه وآله وسلم قال لعلي: ان الله تعالى عز وجلّ أمرني أن أزوجك فاطمة على أربع مأة مثقال فضة". (مرقاة المفاتيح: ج، ٦، ص، ٣٣٠، كتاب النكاح/باب الصداق، الفصل الثاني، بيروت)

۲۔ پانچ سو درہم کی مقدار پانچ سو پچہتر (۵۷۵) ماشہ اور تقریباً ایک سو اکتیس (۱۳۱) تولہ چاندی ہے۔اور آج کے حساب سے ایک کلو ۵۳۰ گرام اور ۹۰۰ ملی بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اُم المؤمنین حضرت ام حبیبہ k کا مہر چار ہزار چار سو (۴۴۰۰) دینار مقرر ہوا تھا جس کا وزن بارہ ہزار چھ سو (۱۲۶۰۰) ماشہ چاندی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ مہر خود ادا نہیں کیا تھا بلکہ نجاشی نے ادا کیا تھا۔[۱]

موبائل فون (Mobile Phone) بطور مہر

کسی نے بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) بطور مہر دیا اور اس کی قیمت مہر کی کم از کم مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو مہر ادا ہو جائے گا۔[۲]

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ گرام چاندی ہوتی ہے۔ مہر ازواج مطہرات اور مہر فاطمی کے درمیان تفاوت ۲۰ درہم یعنی ۶۱ گرام ۲۳۶ ملی گرام کا ہے۔

۱۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحمٰنِ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَةً وَنَشًّا۔ قَالَتْ: أَتَدْرِي مَا النَّشُّ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ أُوقِيَةٍ۔ فَتِلْكَ خَمْسُ مِأَةِ دِرْهَمٍ۔ فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِأَزْوَاجِهِ". (صحيح مسلم: ج، ۲، ص، ۱۰۴۲، كتاب النكاح/باب الصداق، رقم الحديث، ۱۴۲۶، بيروت)

۲۔ "وغير الدراهم يقوم مقامها باعتبار القيمة وقت العقد في ظاهر الرواية حتى لو تزوجها على ثوب أو مكيل أو موزون وقيمته يوم العقد عشرة فصارت يوم القبض أقل ليس لها الردّ وفي العكس لها ما نقص كذا في النهر الفائق، ولو انتقص الثوب لفوات جزء منه قبل القبض فلها الخيار ان شائت أخذته وان شائت أخذت عشرة دراهم هكذا في محيط السرخسي، المهر انما يصح بكل ما هو مال متقوّم والمنافع تصلح مهراً غير أن الزوج اذا كان حراً وقد تزوجها على خدمته اياها جاز النكاح ويقضي لها بمهر المثل عند أبى حنيفة وأبى يوسف رحمهما الله تعالىٰ هكذا في الظهيرية" (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص ۳۳۲، كتاب النكاح/باب المهر، الباب السابع، بيروت)

"(وأقله عشرة دراهم) أي أقل المهر شرعاً للحديث لا مهر أقل من عشرة دراهم .... ومراد المصنف أن أقله عشرة أو ما يقوم مقامها بالقيمة". (البحر الرائق: ۳، ۲۴۹، ۲۵۰، كتاب النكاح/باب المهر، بيروت)

موبائل فون (Mobile Phone) میں بطور مہر بیلنس (Balance) ٹرانسفر (Transfer) کرنا

کسی نے اپنی بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) میں بطور مہر بیلنس ٹرانسفر (Balance Transfer) کیا اور اس کی قیمت مہر کی اقل مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو مہر ادا ہو جائے گا۔[١]

موبائل فون (Mobile Phone) میں بطور مہر معجّل بیلنس (Balance) کا تاخیر سے پہنچنا

اگر شوہر نے بیوی کو پورا مہر معجّل ادا نہیں کیا تو شوہر کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کو سفر سے روکے، یا اپنے اہل خانہ کی زیارت سے روکے۔ چنانچہ کسی نے اپنی بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) میں بطور مہر معجّل کے بیلنس (Balance) ٹرانسفر (Transfer) کیا اور وہ نیٹ ورک (Network) کی خرابی کی وجہ سے بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) میں تاخیر کے ساتھ موصول ہوا۔ تو جب تک بیلنس (Balance) بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) میں ریسیو (Receive) نہ ہوگا اس وقت تک شوہر بیوی کو سفر یا اپنے اہل خانہ کی زیارت کے لئے جانے سے نہیں روک سکتا اور عورت شوہر کو وطی سے روک سکتی ہے۔[٢]

١۔ (المرجع السابق)

٢۔ "أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنهُ لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، رَضِيَ اللهُ عَنهَا، أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى يُعْطِيَهَا شَيْئًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَيسَ لِي شَيْءٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطِهَا دِرْعَكَ فَأَعْطَاهَا دِرْعَهُ ثُمَّ　　بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

بیوی کو بطور مہر موبائل کنٹرکٹ (Mobile Contract) لے کر دینا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مہر کے طور پر موبائل کنٹرکٹ (Mobile Contract) لے کر دیتا ہے اور اس کنٹرکٹ (Contaract) کی قیمت مہر کی اقل مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جائز ہے۔[1]

کنٹرکٹ (Contract) کیا ہے؟

موبائل فون کمپنی (Mobile Phone Company) اور کسی شخص کے درمیان ایک خاص مدت تک معاہدے کا نام کنٹرکٹ (Contract) ہے۔ اس کا اصول یہ ہے کہ آدمی موبائل فون کمپنی (Mobile Phone Company) سے سم (Sim) خریدتا ہے اور کمپنی (Company) اس کو مخصوص پیسوں کے عوض سم (Sim) استعمال کرنے کے لئے ٹیکسٹ میسجز (Text Messages) یا منٹس (Minutes)

گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ　　دَخَلَ بِهَا". (سنن أبي داؤد : ص ۳۰۷، رقم الحديث ۲۱۲۶، باب في الرجل يدخل بامرأته قبل أن ينقدها شيئا، دار السلام)

" وللمرأة أن تمنع نفسَها حتى تاخذ المهر وتَمنعه أن يخرجها أي يسافر بها ليتعين حقها في البدل كما تعيّن حق الزوج في المبدل وصار كالبيع وليس للزوج أن يمنعها من السفر والخروج من منزله وزيارةِ اهلها حتى يوفيها المهر كلّه أي المعجلَ". (هداية: كتاب النكاح/باب المهر، ج ۲، ص، ۳۵۴، ۳۵۵، امداديه)

۱۔ " عن جابر بن عبد الله ﷺ قال: لا صداق دون عشرة دراهم". (دار قطني: كتاب النكاح، ج ۳، ص، ۱۷۳، نمبر ۳۵۶۰، بحواله اثمار الهداية، ج ۴، ص، ۱۵۶)

مہیا کرتی ہے اور متعلقہ شخص کو ہر مہینے بل (Bill) ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہ معاہدہ ایک سال کا بھی ہوتا ہے اور دو سال کا بھی۔

موبائل فون (Mobile Phone) کی سم (Sim) بیوی کو مہر میں دینا

اگر کسی نے اپنی بیوی کو موبائل سم (Sim) مہر میں دی اور اس کی قیمت مہر کے اقل مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو صحیح ہے۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) کا میموری کارڈ (Memory Card) بطور مہر

اگر کسی نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) کا میموری کارڈ (Memory Card) بطور مہر دیا اور اس کی قیمت مہر کی اقل مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو جائز ہے۔[2]

بیوی کو موبائل کارڈ (Mobile Card) بطور مہر دینا

کسی نے اپنی بیوی کو موبائل کارڈ (Mobile Card) مہر کے طور پر دیا اور اس کارڈ (Card) کی مالیت مہر کی اقل مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو مہر ادا ہو جائے گا۔ اور اگر کم ہے تو مہر ادا نہیں ہوگا۔

۱۔ "عن جابر رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ ﷺ قال: ولا مهر أقل من عشرة". (اعلاء السنن: ج، ۱۱، ص، ۹۳، ۹۴، ابواب المهر /باب لا مهر أقل من عشرة دراهم، بيروت)

۲۔ (تقدم تخريجه تحت المسئلة السابقة)

بیوی کا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ مہر معاف کر کے انکار کرنا

بیوی نے بحالت صحت ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ مہر معاف کردیا اور بعد میں منکر ہوگئی تو مرد عورت کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو ثبوت کے طور پر پیش نہیں کرسکتا بلکہ مہر کی معافی کے ثبوت لئے شوہر کو شرعی شہادت کی ضرورت ہوگی۔ اور اگر اس کے پاس شرعی شہادت نہ ہو تو عورت سے مہر معاف نہ کرنے پر حلف لیا جائے گا۔[۱]

بیوی سے جبراً یا دھوکے سے مہر کی معافی کا ایس ایم ایس (S.M.S) شوہر کے موبائل فون (Mobile Phone) پر ارسال کروانا

اگر کسی نے بیوی کو ڈرا دھمکا کر یا دھوکے سے مہر کی معافی کا ایس ایم ایس (S.M.S) شوہر کے موبائل فون (Mobile Phone) پر ارسال کروایا تو اس صورت میں مہر معاف نہیں ہوگا۔[۲]

۱۔ "(و) نصابها (لغيرها من الحقوق سواء كان) الحق (مالاً أو غيره كنكاح وطلاق ووكالة ووصية ....(..... رجلان) ....(أو رجل وامرأتان)".
(الدر المختار مع رد المحتار: ج، ۸، ص، ۱۷۸، كتاب الشهادات، بيروت)

۲۔ "ولا بد في صحة حطها من الرضا حتى لو كانت مكرهة لم يصح".
(البحر الرائق: ج، ۳، ص، ۲۶۴، كتاب الطلاق / باب المهر، بيروت)

فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا[۱]

ترجمہ: سو اگر وہ تمہارے لئے اس میں سے نفس کی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو اس سے مبارک طور پر خوشگواری کے ساتھ کھالو۔ (ترجمہ ختم)

بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) کے بل (Bill) میں مہر کا روپیہ

زید کی زوجہ کا مہر 300 پاونڈ (Pound) ہے بیوی کے پاس اتنے پیسے نہیں کہ وہ اپنے موبائل فون (Mobile Phone) کا بل (Bill) ادا کر سکے جو کہ 300 پاونڈ (Pound) ہے تو اس صورت میں اگر زید نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ تمہارے موبائل فون (Mobile Phone) کا بل (Bill) تمہارے مہر کے رقم سے ادا کر دوں، اور اس نے اجازت دے دی تو مہر ادا ہو گیا اور اس کے ذمہ مہر باقی نہیں رہا، ورنہ جتنی رقم بل (Bill) ادا کرنے کے لئے خرچ کرے گا تبرع اور احسان ہو گا جو مہر میں محسوب نہ ہو گا۔[۲]

۱۔ (آیت نمبر ۴، سورۃ النساء، پارہ ۴)

۲۔ "(كما لا يلزمه مداواتها) أي اتيانه لها بدواء المرض ولا أجرة الطبيب ولاالفصد ولا الحجامة". (ردالمحتار: ج، ۵، ص، ۲۸۵، کتاب الطلاق /باب النفقة، مَطْلَبٌ: لَاتَجِبُ عَلَى الْأَبِ نَفَقَةُ زَوْجَةِ ابْنِهِ الصَّغِيرِ، بیروت)

غیر محرم سے موبائل فون (Mobile Phone)، ایس ایم ایس (S.M.S) یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ رابطہ رکھنی والی عورت کا مہر ساقط نہیں ہوتا

اگر بیوی غیر محرم سے موبائل فون (Mobile Phone)، ایس ایم ایس (S.M.S) یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ رابطہ رکھے تو اس سے اس کا مہر ساقط نہیں ہوتا گو کہ اس کا یہ عمل قبیح ہے۔ نفس مہر تو محض نکاح سے لازم ہوجاتا ہے، پھر زوجین جب تنہائی میں اکٹھے ہوں تو مہر مؤکد ہوجاتا ہے اور اگر قبل خلوت صحیحہ تفریق ہوگئی تو نصف مہر واجب ہوگا۔[1]

ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) سے خلوت صحیحہ ثابت نہیں ہوتی

اگر کسی نے رخصتی سے پہلے اپنی بیوی سے ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing)

۱۔ ”ویتأکد (عند وطء أو خلوة صحت)من الزوج (أو موت أحدهما) “ (الدرالمختار) قوله: (ويتأكد) أي الواجب من العشرة أو الأكثر, وأفاد أن المهر وجب بنفس العقد..........(ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۲۳۳، كتاب الطلاق /باب المهر، بيروت)

”والمهر يتأكد بأحد معان ثلاثة: الدخول, والخلوة الصحيحة, وموت أحد الزوجين سواء كان مسمى أو مهر المثل حتى لا يسقط منه شيء بعد ذلك الا بالابراء“. (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۳۳۴، كتاب النكاح/باب المهر، الفصل الثاني فيمايتأكدبه المهر والمتعة، بيروت)

کی تو اس سے خلوت صحیحہ ثابت نہیں ہوگی خواہ وہ ایک دوسرے کے جسموں کو دیکھ لیں۔اس لئے کہ خلوت صحیحہ یہ ہے نکاح صحیح کے بعد زوجین ایک ایسی جگہ جمع ہوں جہاں مباشرت کرنے میں کوئی شرعی،طبی یا حسی چیز مانع نہ ہو۔[1]

شوہر کا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ بیوی کے اکاؤنٹ (Account) میں مہر معجّل کی رقم ٹرانسفر (Transfer) کرنا اور بیوی کو رقم کا نہ ملنا

شوہر نے بیوی کے اکاؤنٹ (Account) میں مہر معجّل کی رقم اپنے موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ آن لائن (Online) ٹرانسفر (Transfer) کی لیکن بیوی کو نہ ملی یا نصف ملی تو اس صورت میں وہ نقد مہر وصول کئے بغیر اپنے شوہر کو وطی اور مباشرت سے روک سکتی ہے اس لئے کہ یہ اس کا حق ہے۔[2]

۱۔ "(والخلوة) .... كالوطء (بلامانع حسي) كمرض لأحدهما يمنع الوطء (وطبعي) كوجود ثالث عاقل.......... (وشرعي) كاحرام لفرض أو نفل (و) من الحسي (رتق) .... (وقرن) .... (وعفل) .... (وصغر) ولو بزوج (لا يطاق معه الجماع و) .... (الدر المختار مع رد المحتار: ج، ۴، ص، ۲۴۹، كتاب النكاح/باب المهر، بيروت)

۲۔ "(ولها منعه من الوطء) دواعيه.......... (لأخذ ما بين تعجيله) من المهر كله أو بعضه (أو) أخذ (قدر ما يعجل لمثلها عرفاً) به يفتى، لأن المعروف كالمشروط (الدر المختار) أي ان لم يبين تعجيله أو تعجيل بعضه فلها المنع لأخذ ما يعجل لها منه عرفا". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۲۹۰، ۲۹۱، كتاب النكاح/باب المهر، بيروت)

ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ولیمہ کی دعوت

اگر ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو جائز ہے بلکہ مستحسن ہے اس لئے کہ ایک ہی وقت میں سینکڑوں لوگوں کو پیغام ارسال کیا جا سکتا ہے اس میں وقت کی بچت بھی ہے اور پیسے کی بھی۔ اس طرح انسان اسراف سے بھی بچ جاتا ہے۔

زوجین کا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران ایک دوسرے کو دیکھ کر دوسرے دن ولیمہ کرنا

اگر میاں بیوی نے ایک دوسرے کو ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران دیکھ لیا اور دوسرے دن ولیمہ کر لیا تو اس سے ولیمہ کی سنت ادا نہیں ہوگی اس لئے کہ لفظ "ولیمہ" ولم سے مشتق ہے جس کا معنی اجتماع ہے لہذا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعے زوجین کا اجتماع نہیں ہوتا۔ نیز بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولیمہ شب زفاف کے بعد کیا تھا۔[1]

۱۔ "عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ، مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المَدِيْنَةَ، فَكَانَ اُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَأَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً، فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الحِجَابِ حِيْنَ أُنْزِلَ، وَكَانَ أَوَّلَ مَا اُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ: أَصْبَحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِهَا عَرُوساً، فَدَعَا القَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، ثُمَّ خَرَجُوا ....(صحيح البخاري: ج،۳، ص،۳۸۸، بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ کتاب النکاح/باب الولیمة حق، رقم الحدیث، ۵۱۶۶، بیروت)

اس حدیث میں حضرت زینب k کے ولیمہ اور حجاب کے واقعہ کا ذکر ہے اور اس میں ''أصبح النبی ﷺ بھا عروساً'' سے واضح ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت زینب سے نکاح کا ولیمہ شب عروس کی صبح کو کیا تھا۔ چنانچہ صاحب فتح الباری رقم طراز ہیں:

''وحدیث أنس رضی اللہ عنہ في هذا الباب صريح في أنها بعد الدخول لقوله فيه ''أصبح عروساً بزينب فدعا القوم''. (فتح الباري: ج، ۱۱، ص، ۲۸۷، کتاب النکاح/باب الولیمة حق، رقم الحدیث ۵۱۶۶، بیروت)

''عَنْ بَيَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَساً يَقُولُ: بَنَى النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ، فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالاً إِلَى الطَّعَامِ''. (صحيح البخاري: ج، ۳، ص، ۳۸۹، کتاب النکاح/باب الولیمة ولو بشاةٍ، رقم الحدیث ۵۱۷۰، بیروت) نیز حدیث انس میں ہے:

''حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ. فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ الَّيلِ. فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوساً. فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِيءْ بِهِ قَالَ: وَبَسَطَ نِطَعاً. قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالأَقِطِ. وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ. وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ. فَحَاسُوا حَيْساً۔ فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. (صحيح مسلم: ج، ۲، ص، ۱۰۴۴، کتاب النکاح/باب فضيلة اعتاق أمته ثم يتزوجها، رقم الحدیث، ۱۳۶۵، بیروت)

اس اثر سے معلوم ہوا کہ حضرت صفیہ بنت حی k کا ولیمہ شب زفاف کی صبح کو دیا گیا تھا۔

''(أولم ولو بشاة) أي اتخذ وليمة. قال ابن الملك: تمسك بظاهره من ذهب الى ايجابها، والأكثر على أن الأمر للندب. قيل: أنها تكون بعد الدخول، وقيل عند العقد، وقيل: عندهما''. (مرقات المفاتيح: ج، ۶، ص، ۳۳۵، کتاب النکاح/باب الولیمة، الفصل الأول، بیروت)

''ووليمة العرس سنة وفيها مثوبة عظيمة وهي اذا بنى الرجل بامرأته ينبغي أن يدعو الجيران والأقرباء والأصدقاء ويذبح لهم ويصنع لهم طعاماً''. (الفتاوى الهندية: ج، ۵، ص، ۳۴۲، کتاب الکراهية/باب الهدايا والضيافات، بیروت)

(موبائل فون کے ذریعہ طلاق)

طلاق کے لغوی معنی

طلاق کے لغوی معنی آزاد کرنے اور جدائی اختیار کرنے کے ہیں۔

طلاق کا شرعی معنی

شرعی معنی مخصوص الفاظ کے ذریعہ رشتۂ نکاح کو ختم کردینا ہے۔ حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی m ہدایہ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ [1]

طلاق کی حقیقت

رشتۂ نکاح اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جس کے ذریعہ دو خاندانوں کے درمیان یگانگت والفت پیدا ہوتی ہے اور انسان زنا کاری وبدکاری جیسی رذیل جرم کا مرتکب ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔ نیز انسانی معاشرہ بھی ان برائیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس لئے کہ اس نعمت کی بدولت جو محبت وخلوص پیدا ہوتا ہے اس میں سادگی ہوتی ہے۔ جس کے سائے تلے آنے والی نسلوں کے کردار وعادات نکھرتے، سنورتے اور بنتے ہیں۔ چنانچہ اسلام نے انسانی معاشرہ کی اس خوبصورتی کو برقرار رکھنے کے لئے طلاق جیسی مبغوض چیز کو بعض ناگزیر حالات میں جائز رکھا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات

۱۔ ”فالطلاق فی اللغة عبارة عن رفع القید وفی عرف الفقهاء عبارة عن حکم شرعی یرفع القید النکاحی بالفاظ مخصوصة“۔ (هدایة: ص، ۳۷۳، ج، ۲، کتاب الطلاق /باب طلاق السنة، حاشیة، ۵، رحمانیه)

انسان کئی اسباب کی بنا پر نکاح جیسی عظیم نعمت کی برکات سے محروم رہ جاتا ہے جن میں معاش کی تنگی، ایک دوسرے کو پسند نہ کرنا، دو مزاجوں کا آپس میں نہ ملنا، جنسی کمزوری کا فقدان اور برے اخلاق شامل ہیں۔ انسان اس نعمت سے صلہ رحمی، محبت والفت اور ہمدردی کے جذبات حاصل کرنے کے بجائے کینہ، بغض وعداوت، اور دشمنی جیسی تباہ کن امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ زندگی رحمت کی بجائے زحمت بن جاتی ہے۔ اس طرح ازدواجی زندگی کے اس خوبصورت رشتہ کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ انسانی زندگی کے اس نازک موڑ پر تفریق کی ضرورت پڑتی ہے۔ شریعت مطہرہ نے ایسی پیچیدہ صورت حال میں طلاق کو روا رکھا ہے تاکہ زوجین ایک دوسرے سے جدائی حاصل کر کے خوشحال زندگی بسر کر سکیں تاکہ ایک مضبوط اور توانا معاشرے کی جڑیں کمزور نہ ہونے پائیں۔

بلا وجہ طلاق دینے پر تہدید

دین اسلام نے طلاق کو استعمال کرنے کا ایک تفصیلی قانون وضع کیا ہے جو انسانوں کو اس کا بے جا استعمال کرنے سے منع کرتا ہے۔ بلکہ اس اختیار کو ایسی ناقابل برداشت صورت حال میں روا رکھا ہے جس میں زوجین کا باہمی نباہ دشوار ہو جائے۔ قرآن مجید نے زوجین کو طلاق کا استعمال کرنے سے پہلے اپنے اختلافات کو باہمی صلح ومصالحت کے ذریعہ ختم کرنے کا حکم دیا ہے اور حتی الامکان اس سے بچتے رہنے کی ترغیب دی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اختلافات کو مٹانے کے چار طریقے بیان کئے گئے ہیں جن میں سے تین میں مرد سے خطاب کیا گیا ہے۔

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ

وَاضْرِبُوْهُنَّ فَإِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا[1]

ترجمہ: "اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں ڈر ہو ان کو نصیحت کرو اور انہیں لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو اور ان کو مارو، سو اگر وہ تمہاری فرمانبرداری کریں تو ان پر زیادتی کرنے کے لئے بہانہ نہ ڈھونڈو۔" (ترجمہ ختم)

اس آیت میں نافرمان عورت کی اصلاح کا پہلا مرحلہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسے ناصحانہ طور پر سمجھایا جائے۔ اگر وہ اصلاح نہ کریں تو ان کے بستروں کو علیحدہ کر دو جو ایک عاقلہ عورت کے لئے اچھی سزا ہے۔ تیسرا مرحلہ یہ بتلایا گیا ہے کہ اگر یہ طریقے کارآمد نہ ہوں تو مار پیٹ کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فَاتَّقُو اللهَ فِي النِّسَاءِ . فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ . وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ. وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ. فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ .وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ". [2]

ترجمہ: "عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ کیونکہ تم نے ان کو ایسے عہد کے ذریعہ حاصل کیا ہے جو تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے مابین ہے۔ اور تم نے ان کی شرم گاہوں کو شریعت کے

۱۔ (آیت نمبر، ۳۴، سورۃ النساء، پارہ، ۵)

۲۔ (صحیح مسلم: ج، ۲، ص، ۸۸۹، ۸۹۰، کتاب الحج / باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بیروت)

مطابق حلال کیا ہے ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ تمہارے بستروں پر
کسی کو نہ آنے دیں، جسے تم ناگوار سمجھتے ہو، پس اگر وہ ایسا کریں
تو ان کو ایسا مارنا مارو کہ جس سے ہڈی پسلی نہ ٹوٹے، اور تم پر ان
کی خوراک اور پوشاک واجب ہے۔" (ترجمہ ختم)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا." [۱]

ترجمہ: "اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے بدمزاجی کا
یا بے رخی کا اندیشہ کرے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں
کسی خاص طریقہ پر صلح کرلیں۔" (ترجمہ ختم)

بہرحال اگر وہ اس آخری سرزنش سے نافرمانی سے باز آجائے تو شوہر کا مقصد پورا ہوگیا۔ مگر بسا اوقات زوجین میں نزاع اور باہمی کشمکش اتنا طول پکڑ لیتی ہے کہ اصلاح کے یہ طریقے کارگر ثابت نہیں ہوتے۔ ایسی نازک صورت حال میں اسلام نے ازدواجی رشتہ کو توڑنے کے بجائے اصلاح کا چوتھا طریقہ بتلایا ہے۔

"وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَا اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا" [۲]

ترجمہ: "اور اگر تم کو شوہر اور بیوی کے آپس کے اختلاف کا ڈر ہو تو
بھیج دو ایک آدمی فیصلہ کرنے والا مرد کے خاندان سے اور ایک

۱۔ (آیت نمبر، ۱۲۸، سورۃ النساء، پارہ، ۵)
۲۔ (آیت نمبر، ۳۵، سورۃ النساء، پارہ، ۵)

آدمی فیصلہ کرنے والا عورت کے خاندان میں سے اگر دونوں
اصلاح چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا
فرمادے گا۔"(ترجمہ ختم)

مذکورہ آیات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ طلاق کے استعمال سے پہلے اصلاح کے ان تمام مراحل سے گذرنا ضروری ہے تاکہ اس اختیار کا بے جا استعمال نہ کیا جائے اور حتی الامکان مصالحت کے ذریعہ باہمی تنازعات کو حل کیا جائے۔ اگر ان تمام طریقوں کو آزمانے کے بعد پھر بھی معاملات صحیح نہ ہوں تو ایسی صورت حال میں شریعت مطہرہ نے مرد کو طلاق کی اجازت دی ہے۔ مگر ساتھ ساتھ یہ بھی باور کروا دیا گیا ہے کہ

عَنْ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: "أَبغَضُ الْحَلَالِ
اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الطَّلَاقُ".[1]

ترجمہ: "حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق
ہے۔"(ترجمہ ختم)

اسی طرح بہت ساری احادیث کے اندر رسول اکرم ﷺ نے بلاوجہ طلاق لینے اور دینے پر بڑی سخت وعیدیں بیان فرمائیں ہیں چنانچہ چند احادیث سپرد قلم کی جاتی ہیں۔

"عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا
طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ".[2]

۱۔ (سنن أبي داؤد: ص، ۳۱۵، کتاب الطلاق / باب في كراهية الطلاق، رقم الحديث، ۲۱۷۸، دار الفيحاء)

۲۔ (سُنن أبي داؤد: ص، ۳۲۲، کتاب الطلاق / باب في الخلع، رقم الحديث، ۲۲۲۶، دار الفيحاء)

ترجمہ: ”حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اپنے خاوند سے کسی سخت تکلیف کے بغیر طلاق کا سوال کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“

(ترجمہ ختم)

حضرت علی h سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”تزوجوا ولا تطلقوا فان الطلاق يهتز منه عرش الرحمن“. [۱]

ترجمہ: ”نکاح کرو اور طلاق نہ دو کیونکہ طلاق سے اللہ کا عرش ہل جاتا ہے۔“ (ترجمہ ختم)

”وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ: أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ: أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَلَا أَقْتُلُهُ“. [۲]

ترجمہ: ”اور حضرت محمود ابن لبید کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس آدمی کے بارے میں بتلایا گیا جس نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاقیں دی تھیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کھیلا جاتا ہے درآنحالیکہ میں تمہارے درمیان ہوں؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا میں اس آدمی کو قتل نہ

۱۔ (معارف القرآن: ج ۸، ۴۹۲، ادارۃ المعارف)

۲۔ (مشکوۃ: ص ۲۸۴، الفصل الثالث/باب الخلع والطلاق، امدادیہ)

کردوں۔"(ترجمہ ختم)

اس طرح حضرت معاذ h سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"یَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ شَیْئًا عَلٰی وَجْهِ الأَرْضِ أَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰہُ شَیْئًا عَلٰی وَجْهِ الأَرْضِ أَبْغَضَ اِلَیْهِ مِنَ الطَّلَاقِ". [1]

ترجمہ: "کہ اے معاذ h اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر جتنی چیزیں پیدا کی ہیں ان میں سے اس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چیز غلام ولونڈی آزاد کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر جتنی (حلال) چیزیں پیدا کی ہیں ان میں سے اس کے نزدیک سب سے زیادہ بری چیز طلاق دینا ہے۔"

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ بات عیاں ہوگئی کہ طلاق اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک کتنی بری چیز ہے۔ مگر افسوس ان لوگوں پر جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر طلاق کے اختیار کو بے جا استعمال کرتے ہیں اور اپنی بیوی بچوں کی زندگی کے آئینے کو پارہ پارہ کردیتے ہیں پھر شرمندہ ہوکر دوبارہ بیوی سے نکاح کرنے کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے اس رویے سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ بھی طلاق کو پسند نہیں کرتے۔

کثرت طلاق کے اسباب

یہ ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ آج دنیا میں طلاق کا بے جا استعمال ہورہا ہے۔ جس کے بہت سارے اسباب ہیں جن میں سے چند نظر قارئین ہیں۔

۱۔ (مشکوۃ: ص، ۲۸۴، الفصل الثالث/باب الخلع والطلاق، امدادیہ)

۱۔ طلاق دینے کا سب سے بڑا سبب انسان میں عدم برداشت ہے۔ جس کی پاداش میں وہ اپنی عقل کھو بیٹھتا ہے اور الفاظ طلاق کا استعمال کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ان کا استعمال عقل مندی سمجھتا ہے جس کے بعد وہ کف افسوس ملتا رہ جاتا ہے۔ اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غصہ کو برداشت کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ h ارشاد نبوی نقل کرتے ہیں:

"لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الغَضَبِ". [۱]

ترجمہ: "طاقتور اور پہلوان وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑے بلکہ طاقتور اور پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔" (ترجمہ ختم)

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غصہ کو دور کرنے کا علاج بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ الغَضَبَ مِنَ الشَّيطَانِ ، وَاِنَّ الشَّيطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ ، وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُم فَلْيَتَوَضَّأْ". [۲]

ترجمہ: "غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔" (ترجمہ ختم)

ایک اور حدیث میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ (مشکوۃ: ص، ۴۳۳، الفصل الاول/باب الغضب والکبر، امدادیہ)

۲۔ (سنن أبي داؤد: ص، ٦٧٨ ، كتاب الادب/باب ما يقال عند الغضب ،رقم احدیث، ۴۷۸۴، دار الفیحاء)

"اِنِّي لأَعْلَمُ كَلِمَةً، لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَايَجِدُ، لَوْ قَالَ: اَعُوْذُ بَاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ".[1]

ترجمہ: "میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ یہ اگر اسے کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہوجائے وہ کلمہ ہے اَعُوْذُ بَاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔"

(ترجمہ ختم)

۲۔ طلاق دینے کا دوسرا سبب لوگوں کی دین سے دوری، رشتہ ازدواج کی ناواقفیت اور میاں بیوی کا ایک دوسرے کے حقوق وفرائض کو نہ پہچاننا ہے۔ بالفاظ دیگر طلاق کی شرح میں اضافے کا سب سے بڑا سبب لاعلمی اور جہالت ہے۔ اسی لئے مسلمانوں کی یہ ذمہ داری بنتی ہیں کہ وہ ایسے لوگوں کے اندر ازدواجی رشتہ کی اہمیت کو اجاگر کریں اور اسلام کے اختیار طلاق کو بے جا استعمال کرنے پر وعیدوں سے ان کو روشناس کروایا جائے۔

۳۔ طلاق کا تیسرا سبب خاندانی اور گھریلو ناچاقیاں ہیں۔ خسر ساس نند بھاوج کے درمیان لڑائیاں رشتوں میں زیادہ کشیدگی پیدا کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے گھر میں سکون کی بجائے حسد وبغض، عداوت اور انتقام کی ایسی آگ بھڑک اٹھتی ہے جو کبھی بجھتی نہیں اور والدین اور رشتہ داروں کی ذاتی عداوت ونفرت شوہر کو طلاق دینے پر مجبور کردیتی ہے اور وہ بلا وجہ اپنے

۱۔ (صحيح البخاري: ج، ۴، ص، ۱۱۳، كتاب الأدب/باب الحَذَرِ مِنَ الغَضَبِ، رقم الحديث، ۶۱۱۵، بيروت)

(وكذا في صحيح مسلم: ج، ۴، ص، ۲۰۱۵، كتاب البر والصلة والآداب/ باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وبأي شيء يذهب الغضب، رقم الحديث، ۲۶۱۰، بيروت)

والدین اور رشتہ داروں کے کہنے پر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے جس سے اس کی بیوی اور بچوں کی زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ بلا وجہ والدین یا رشتہ داروں کی ذاتی عداوت کی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دینا خلاف شریعت ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

"لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ"۔[1]

ترجمہ: "مخلوق کے اس حکم کی تابع داری جائز نہیں جس سے خالق کی نافرمانی ہوتی ہو۔" (ترجمہ ختم)

۴۔ طلاق کا ایک سبب عورت کا بد خلق ہونا اور دستور کے مطابق شوہر کی فرمانبرداری نہ کرنا۔

۵۔ شوہر کا اپنی بیوی پر ظلم وتشدد کرنا اور انصاف سے کام نہ لینا۔

۶۔ زوجین کا ایک دوسرے کے حقوق کو نہ پہچاننا۔

۷۔ زوجین کا شراب، منشیات اور تمباکو کا استعمال کرنا جو کہ یورپ میں اب ایک فیشن (Fashion) ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۸۔ عورت کا صفائی ستھرائی کا اہتمام نہ کرنا اور اپنے شوہر کے سامنے زیب و زینت کا نہ کرنا۔

۹۔ بیوی کا اپنے شوہر سے اچھے انداز سے گفتگو نہ کرنا۔

۱۰۔ زوجہ کا اپنے شوہر سے ملاقات کے وقت خوشی اور مسرت کا اظہار نہ کرنا۔

تلک عشرۃ کاملۃ

۱۔ (زاد الطالبین: ص، ۳۳، دار الھدی)

بلاضرورت بیوی کو طلاق دینے کا حکم

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ طلاق حلال ہونے کے باوجود اچھی چیز نہیں اور علماء نے طلاق دینے کو بلاوجہ ممنوع قرار دیا ہے چنانچہ صاحب درمختار رقم طراز ہیں:

"(الأصح حظره) أي منعه (الا لحاجة)".[۱]

"صحیح قول کے مطابق بلاوجہ طلاق ممنوع ہے۔"

نیز علامہ عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

"اتفقوا على أن الطلاق مكروه في حالة استقامة الزوجين بل قال أبو حنيفة بتحريمه".[۲]

ترجمہ: اس پر اتفاق ہے کہ میاں بیوی کی درستی وسلامت روی کی حالت میں طلاق دینا مکروہ ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ حرام ہے۔ (ترجمہ ختم)

طلاق کا رکن

زبان سے ایسے مخصوص الفاظ کا تلفظ کرنا جن میں طلاق کا معنی ومفہوم پایا جاتا ہو یا ایسی چیز پر طلاق کے الفاظ کو لکھنا جس پر لکھائی واضح اور باقی رہنے والی ہو رکن طلاق ہے۔[۳]

۱۔ (الدر المختار: ص، ۲۰۵، کتاب الطلاق، بیروت)

۲۔ (الميزان للشعرانی: ج، ۲، ص، ۱۳۵، ماخوذ خزینة الفقه، ج ۲، ص، ۵۱)

۳۔ "وركنه لفظ مخصوص خال عن الاستثناء (الدر المختار) قوله: (وركنه لفظ مخصوص) هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح أو كناية ...."
(ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۳۱، کتاب الطلاق /مَطلَبُ طَلَاقُ الدُّورِ، بیروت)

کیا ایس ایم ایس (S.M.S) یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ طلاق دینے والے کو مالی جرمانہ کیا جاسکتا ہے؟

کئی ممالک میں ٹیکسٹ میسج (Text Message) یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ طلاق دینے والے کو مالی جرمانہ کیا جاتا ہے۔ جن میں ملیشیا سرفہرست ہے۔ جیسا کہ ملیشیا کے سینیٹر (Senator) کو موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ طلاق دینے پر جرمانہ کیا گیا تھا۔[1]

احناف سمیت جمہور ائمہ کے نزدیک مالی جرمانہ جائز نہیں۔ احناف میں صرف امام ابو یوسف سے جواز کا قول ملتا ہے لیکن وہ بھی ضعیف روایت ہے۔ مالی جرمانہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا لیکن بعد میں منسوخ کر دیا گیا۔ ہاں البتہ بغرض تنبیہ اگر تارک صلوۃ والزکوۃ کو مالی جرمانہ کرنا ہو تو اس کے جواز کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس شخص سے لئے ہوئے مالی جرمانہ کو الگ رکھا جائے پھر جب وہ اس گناہ سے رک جائے تو مال اس کو واپس کر دیا جائے یا اس کی رضامندی سے کسی کار خیر میں خرچ کر دیا جائے۔ احقر کی رائے میں اگر یہ صورت مالی جرمانہ کی اختیار کر لی جائے ان لوگوں کے لئے جو ٹیکسٹ میسج (Text Message) یا موبائل فون (Mobile Phone) کو بلا ضرورت آلہ انفصال بناتے ہیں تو جائز ہی نہیں بلکہ غیر شرعی طریقہ سے طلاق دینے والوں کی شرح میں بھی کمی کے لئے مؤثر ثابت ہو

[1] http://www.textually.org/textually/archives/2006_html.011254/01

سکتا ہے۔[1]

مسئلہ:......... موبائل فون (Mobile Phone) من وجہ ایک ملاقات ہے جس طرح بیوی کے سامنے یا اس کی غیر موجودگی میں طلاق کے الفاظ سے اس پر طلاق واقع ہو جاتی ہے تو اسی طرح موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ بھی الفاظ طلاق کے تلفظ سے اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ طلاق دینے کے مسائل درج ذیل ہیں۔

ٹیلی فون (Telephone) سے طلاق

اگر کوئی شخص ٹیلی فون سے طلاق دے تو واقع ہو جائے گی۔ طلاق کے لئے بیوی کی موجودگی ضروری نہیں۔ البتہ محض فون کی آواز طلاق کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں، اس لئے کہ دو آوازوں میں کافی مماثلت اور یکسانیت پائی جاتی ہے، اس لئے محض فون سے طلاق ثابت نہیں ہو سکتی، اگر شوہر انکار کرے کہ اس نے فون نہیں کیا تھا تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ عورت کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اپنا نفس مرد کے حوالے

۱۔ "(لا بأخذ مال في المذهب) بحر . وفيه عن البزازية: وقيل يجوز، ومعناه أن يمسكه مدة لينزجر ثم يعيده له، فان أيس من توبته صرفه الى مايرى. وفي المجتبى أنه كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ. (الدر المختار) قوله: (لا بأخذ مال في المذهب) قال في الفتح: عن أبي يوسف: يجوز التعزير للسلطان بأخذ المال. وعندهما وباقي الأئمة: لا يجوز اهـ. ومثله في المعراج، وظاهره أن ذلك رواية ضعيفة عن أبي يوسف. قال في الشرنبلالية: ولا يفتى بهذا لما فيه من تسليط الظلمة على أخذ مال الناس فيأكلونه اهـ". (ردالمحتار: ج، ٦، ص، ١٠٥، ١٠٦، كتاب الحدود/باب التعزير، مَطْلَب: فِي التَّعْزِيرِ بِأَخْذِ المَالِ، بيروت)

کرے۔ (لیکن اگر عورت کو ظن غالب ہے کہ اس کو طلاق اس کے شوہر نے دی ہے تو پھر اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے آپ کو شوہر کے حوالے کرے جبکہ شوہر نے ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے طلاق بائن یا مغلظہ ہوتی ہے) مرد اگر جھوٹ بول رہا ہے تو عنداللہ سخت گناہگار ہوگا اور زانی قرار پائے گا۔ ہاں اگر مرد کو خود ہی اقرار ہو یا دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں اس بات کی شہادت دیں کہ انھوں نے خود مرد کو فون پر طلاق دیتے ہوئے دیکھا اور سنا ہے تو اب شرعی اصول کے مطابق طلاق ثابت ہو جائے گی۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) پر زبردستی طلاق دلوانا

اگر کسی آدمی کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر زبانی طلاق دے۔ اگر وہ طلاق دے دیتا ہے تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[2]

مسئلہ: اگر شوہر نے متصلاً ان شاء اللہ کہہ دیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[3]

۱۔ (جدید فقہی مسائل، حصہ اول، ص ۱۶۶)

۲۔ "عن ابراهيم قال: طلاق المكره جائز". (مکرہ کی طلاق جائز ہے یعنی واقع ہو جاتی ہے) (المصنف لابن أبي شيبة، ص، ۵۷۴، ج ۹، كتاب الطلاق /باب من كان يرى طلاق المكره جائز ،رقم الحديث ،۱۸۳۴۳، شركة دار القبلة ،المملكة العربية السعودية)

" (ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل) ....(ولو عبداً أو مكرهاً) فان طلاقه صحيح". (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطلاق، ج ۴، ص، ۴۳۸، بيروت)

۳۔ " (فلو)......... (قال لها أنت طالق ان شاء الله متصلًا)........... مسموعاً بحيث لو قرّب شخص أذنه الى فيه يسمع (لا يقع) ". (الدر المختار : ج ۴، ص ۶۲۳، ۶۲۶ كتاب الطلاق، باب التعليق، بيروت)

شوہر سے موبائل فون (Mobile Phone) پر جبراً اقرارِ طلاق

اگر کوئی شخص جبراً شوہر سے کہے کہ اپنی بیوی کو فون (Phone) کر کے کہو کہ میں نے تمہیں طلاق دے دی ہے تو اس طرح طلاق کا جبراً جھوٹا اقرار کرنے سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی جبکہ شوہر نے واقعتاً طلاق نہ دی ہو۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) پر نشہ میں طلاق

نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ اگر نشہ ایسی چیز کے استعمال سے پیدا ہوا ہو جس کا کھانا پینا حلال ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا اگر کسی نے نشہ میں موبائل فون (Mobile Phone) پر اپنی بیوی کو طلاق دی تو طلاق واقع ہوجائے گی۔[2]

۱۔ " قال فی التنویر (ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل).......... (ولو عبدًا أو مکرھاً) ، وفي الشرح فان طلاقه صحیح لا اقراہ بالطلاق " .(الدرالمختار مع ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۳۸، ۴۳۹، کتاب الطلاق، بیروت)

" لو أکرہ علی أن یقر بالطلاق فأقر لا یقع" .(بحرالرائق : ج، ۳، ص، ۴۲۸ کتاب الطلاق، بیروت)

" وأجمعوا علی أنه لو أکرہ علی الاقرار بالطلاق لاینفذ اقرارہ " .(الفتاوی الھندیة: ج، ۱، ص، ۳۸۸، کتاب الطلاق/الباب الاول في تفسیرہ ورکنه وشرطه، فصل فیمن یقع طلاقه وفیمن لا یقع طلاقه، بیروت)

۲۔ "عن مجاھد قال: طلاق السکران جائز". (مصنف لابن أبي شیبة، ج، ۹، ص، ۵۵۴، باب من أجاز طلاق السکران، رقم الحدیث، ۱۸۲۵۸، شرکة دار القبلة، المملکة العربیة السعودیة)

"عن الحکم قال: من طلق في سکر من الله، فلیس طلاقه بشيء، ومن طلّق في سکر من الشیطان فطلاقه جائز". (مصنف لابن أبي شیبة: ج، ۹، ص، ۵۵۶، من أجاز طلاق السکران، رقم الحدیث، ۱۸۲۷۳، شرکة دار القبلة، المملکة العربیة السعودیة)

ڈرگ (Drug) کے نشہ میں موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق

کسی کو ڈرگ (Drug) کے استعمال کی وجہ سے نشہ ہو گیا اور اس نے طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ چنانچہ اگر کسی نے ڈرگ (Drug) استعمال کی اور اس کی وجہ سے اس کو نشہ ہو گیا اور اس نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔[1]

شوہر کا بیوی کو وِدھیلڈ (Withheld) نمبر (Number) کے ساتھ طلاق دینا

موبائل فونز (Mobile Phones) میں ایک مخصوص آپشن (Option) دبانے سے اپنے نمبر (Number) کو کسی دوسرے موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر ظاہر ہونے سے روکا جا سکتا ہے اور دوسرے کے موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر نمبر (Number) کے ظاہر ہونے کے بجائے پرائیویٹ کال (Private Call) یا انانیمس کال (Anonymous Call) کا پیغام دکھائی دیتا ہے۔ اسی عمل کو ودھیلڈ (With Held) کا نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ کسی نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) کا نمبر (Number) وِد

۱۔ "ومن سكر من البنج يقع طلاقه ، ويحد لفشو هذا الفعل بين الناس ، وعليه الفتوى في زماننا". (الفتاوى الهندية : ج ، ١ ، ص ، ٣٨٨، كتاب الطلاق / الباب الأول في تفسيره و ركنه و شرطه ، فصل فيمن يقع طلاقه وفيمن لا يقع طلاقه ، بيروت)

ہیلڈ (Withheld) کر کے طلاق دی تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع ہوجائے گی بیوی کا نمبر (Number) کو پہچاننا ضروری نہیں یا نمبر (Number) کا اس کی اسکرین (Screen) پر ظاہر ہونا ضروری نہیں۔[1]

وائس چینج (Voice Change)

آپلکیشن (Application) کے ذریعہ طلاق

جدید فونز (Phones) مثلاً آئی فون (Iphone) یا بلیک بیری (Blackberry) موبائل فون (Mobile Phone) میں ایک ایسی آپلکیشن (Application) ہے جس کے ذریعہ انسان اپنی آواز کسی مرد وعورت کی آواز میں تبدیل کرسکتا ہے اس آپلکیشن (Application) کو وائس چینج (Voice Change) کہتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اس آپلکیشن (Application) کے ذریعہ طلاق دی تو اس صورت میں طلاق کا تلفظ کرتے ہی طلاق واقع ہوجائے گی بیوی کا آواز کو پہچاننا ضروری نہیں۔[2]

۱۔ "لا بد في وقوعه قضاء وديانة من قصد اضافة لفظ الطلاق اليها عالماً بمعناه". (ردالمحتار: ج ۴، ص، ۴۶۱، کتاب الطلاق/بَابُ الصَّرِيحِ، مَطْلَبٌ فِي قَوْلِ الْبَحْرِ: اِنَّ الصَّرِيْحَ يَحتَاجُ فِي وُقُوعِهِ دِيَانَةً اِلَى النِّيَةِ، بيروت)

"(لتركه الاضافة) أي المعنوية فانها الشرط والخطاب من الاضافة المعنوية، وكذا الاشارة..................... ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه.......... وظاهره أنه لا يصدق في أنه لم يرد امرأته للعرف". (ردالمحتار: ج ۴، ص ۴۵۸، ۴۵۹، کتاب الطلاق/بَابُ الصَّرِيحِ، مَطْلَبٌ: سن بوش يَقَعُ بِهِ الرَّجْعِيُّ، بيروت)

۲۔ (تقدم تخريجه تحت المسئلة السابقه)

بیوی کو طلاق کا وائس میسج (Voice Message) ارسال کرنا

موبائل فونز (Mobile Phones) سے نہ صرف ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیے جاسکتے ہیں بلکہ وائس میسجز (Voice Messages) بھی ارسال کیے جا سکتے ہیں۔ یعنی اپنی ریکارڈ (Record) کی ہوئی یا دوسری ریکارڈ (Record) کی ہوئی آوازوں کو وائس میسج (Voice Message) کے ذریعہ دوسروں کے موبائل فونز (Mobile Phones) پر ارسال کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر وائس میسج (Voice Message) کے ذریعہ طلاق ارسال کی تو طلاق کا تلفظ کرتے ہی اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی بیوی کے پاس وائس میسج (Voice Message) کا پہنچنا ضروری نہیں اور نہ ہی اس کا سننا ضروری ہے۔[1]

ریکارڈ شدہ (Recorded Video) ویڈیو میں بیوی کو طلاق

کسی نے ویڈیو (Video) میں اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کو موبائل فون میں محفوظ کر کے ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ بیوی کو ارسال کیا تو طلاق کے تلفظ کے ساتھ ہی اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ خواہ بیوی کو میسج (Message) پہنچے یا نہ پہنچے۔[2]

وائس ٹو میسج (Voice To Message) کے ذریعہ طلاق

آج کل موبائل کمپنیوں (Mobile Companies) نے اپنے کلائنٹس

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

۲۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

(Clients) کو سہولت فراہم کی ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر وائس میل (Voice Mail) چھوڑتا ہے تو وہ وائس میل (Voice Mail) اس متعلقہ آدمی کے موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر لفظوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہ آدمی وائس میل (Voice Mail) کو سننے کی بجائے پڑھ سکتا ہے۔ اس کو وائس ٹو میسج (Voice To Message) کہتے ہیں اگر کسی نے اپنی بیوی کے وائس میل (Voice Mail) پر طلاق کا میسج (Message) چھوڑا اور وہ بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر لفظوں کی صورت میں ظاہر ہوا بیوی خواہ اس میسج (Message) کو پڑھے یا نہ پڑھے وائس میل (Voice Mail) پر شوہر کے طلاق کا تلفظ کرتے ہی اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی۔[1]

شوہر کا بیوی کے وائس میل (Voice Mail) پر طلاق کا پیغام چھوڑنا

موبائل فونز (Mobile Phones) کے اندر ایک سہولت وائس میل (Voice Mail) کی بھی ہے اگر کسی آدمی سے فی الفور موبائل فون (Mobile Phone) پر رابطہ ممکن نہ ہو تو اس کے وائس میل (Voice Mail) پر کسی قسم کا پیغام چھوڑا جا سکتا ہے جس کو متعلقہ شخص ایک مخصوص نمبر ڈائل (Dial) کر کے سن سکتا ہے۔ چنانچہ اگر شوہر نے بیوی کو رنگ (Ring) کیا اور وہ کسی وجہ سے کال (Call) ریسیو (Receive) نہ کر سکی اور وائس میل (Voice Mail) آن (On) ہو گیا اور اس نے

۱؎ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقة)

اس کے وائس میل(Voice Mail) پر طلاق کا پیغام چھوڑ دیا تو اس کی بیوی پر تلفظ کے ساتھ ہی طلاق واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ وقوعِ طلاق کیلئے صرف محل ہونا شرط ہے عورت کا موجود یا سامنے ہونا یا طلاق کے الفاظ کو سننا ضروری نہیں ہے۔[۱]

بیوی کے غیر استعمال شدہ نمبر(Number) کے وائس میل (Voice Mail) پر طلاق کا پیغام چھوڑنا

اگر کسی نے اپنی بیوی کے ایسے نمبر(Number) کے وائس میل(Voice Mail) پر طلاق کا پیغام چھوڑا جو اس کے استعمال میں نہیں ہے تو اس سے بھی اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی خواہ اس کو اس کا علم ہو یا نہ ہو اور خواہ وہ سم (Sim) آن (On) کرے یا نہ کرے۔ اور اس کا وائس میل(Voice Mail) سننا بھی ضروری نہیں ہے۔[۲]

کیا غیر محرم مرد سے غلط مقصد کے لئے موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ بات یا ٹیکسٹ (Text) کرنے والی بیوی کو چھوڑ دینا ضروری ہے؟

اگر کسی شخص کی بیوی غیر محرم سے کسی برے مقصد کے لئے موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ رابطہ رکھتی ہے اور اس کا

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

۲۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

شوہر اس کی اصلاح سے مایوس ہو گیا ہو اور اسے طلاق دینے کے بعد مہر دینے میں مشکل نہ ہو تو اس صورت میں ایسی عورت کو طلاق دینا مستحب ہے۔[1]

بیوی کا شوہر کے موبائل فون (Mobile Phone) کی کال (Call) کاٹنا یا اس کی بیٹری (Battery) کا ختم ہو جانا یا شوہر کا کال ہولڈ (Hold) پہ لگانا

اگر شوہر نے بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر کال (Call) کے دوران اتنا ہی کہا تھا کہ تجھے طلاق ہے اور بیوی نے کال (Call) کاٹ دی یا پھر اس کے موبائل فون (Mobile Phone) کی بیٹری (Battery) بند ہو گئی یا نیٹ ورک (Network) کی خرابی کے باعث کال (Call) کٹ گئی یا شوہر کے موبائل فون (Mobile Phone) پر کسی کی کال (Call) آ گئی اور اس نے بیوی کی کال (Call) ہولڈ (Hold) پہ لگا دی اور شوہر نے کچھ دیر کے بعد یا فوراً ہی کال (Call) ملائی یا کال (Call) کو ان ہولڈ (On Hold) کیا اور کہا کہ تین۔ اگر تو اس کا سکوت سانس لینے کے لئے ہوتا تو تین طلاقیں واقع ہو جاتیں لیکن اس کا یہ سکوت سانس کیلئے نہیں تھا بلکہ کسی اور وجہ سے تھا لہٰذا اس کی بیوی پر تین طلاقیں واقع نہیں ہوئیں بلکہ ایک طلاق واقع ہوئی ہے۔

اگر بیوی کو کہا کہ تجھے طلاق ہے اور کسی وجہ سے کال (Call) کٹ گئی اور

---

[1] "بل یستحب لو مؤذیة أو تارکة صلاة". (الدر المختار) "الظاهر أن ترک الفرائض غیر الصلاة کالصلاة". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۲۸، کتاب الطلاق، بیروت)

دوبارہ کال (Call) ملانے پر بیوی نے پوچھا کہ کتنی طلاقیں؟ تو شوہر نے کہا تین تو بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔[۱]

شوہر نے موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کی ''طا'' کہی تو بیوی نے کال (Call) کاٹ دی

اگر کسی نے بیوی کو طلاق کی طا ہی کہی تھی کہ کسی نے اسے روک دیا یا اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا اور وہ خاموش ہوگیا تو اس کی درج ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق دینے کا ارادہ کیا اور لفظ ''طا'' ہی کہا تھا کہ کسی کا فون (Phone) آ گیا اور اس نے کال (Call) ریسیو (Receive) کر لی تو طلاق واقع نہ ہوگی اگرچہ طلاق کی نیت کی ہو۔

۲۔ اگر کسی نے موبائل فون (Mobile Phone) پر ابھی طلاق کی طا ہی کہی تھی کہ بیوی نے لائن (Line) کاٹ دی یا شوہر نے کال (Call) میوٹ (Mute) یا ہولڈ (Hold) پہ لگا دی اور وہ طلاق کا پورا لفظ نہ بول سکا تو طلاق نہیں ہوگی۔

نوٹ: اگر بیوی نے لائن (Line) کاٹ دی مگر شوہر نے طلاق کا لفظ پورا کہہ دیا تو اس صورت میں بیوی پر طلاق واقع ہوجائے گی۔[۲]

۱۔ ''رجل قال لامرأته: أنت طالق وسكت ثم قال: ثلاثاً ان كان السكوت لانقطاع النفس يقع الثلاث وان كان لا لانقطاع النفس لا يقع الثلاث ولو قال: أنت طالق فقيل له: بعد ما سكت كم قال: ثلاثاً يقع الثلاث كذا في الخلاصة''. (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۳۹۴، كتاب الطلاق/باب في ايقاع الطلاق، بيروت)

۲۔ ''ولو حذف اللام والقاف بأن قال أنت طا وسكت أو أخذ انسان فمه لا يقع وان نوى''. (البحر الرائق: ص، ۴۴۴، ج، ۳، كتاب الطلاق/باب الطلاق، بيروت)

فضولی کا کسی کی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دینا

ایک آدمی نے کسی کی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دے کر اس آدمی کو اطلاع دی کہ میں نے تیری بیوی کو طلاق دے دی ہے تو اس پر اس نے علی وجہ الانکار یوں کہا کہ تو نے اچھا کیا یا برا تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ یہ اس کی طرف سے اجازت نہیں۔ البتہ اگر اس نے کہا کہ بہت اچھا اللہ تجھ پر رحم کرے تو نے مجھے چھٹکارا دلایا تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے جس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) کے لاؤڈ اسپیکر (Loudspeaker) پر ایک بیوی کو پکارا دوسری نے جواب دیا

کسی شخص کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک کا نام زینب اور دوسری کا نام عمرہ تھا وہ زینب سے موبائل فون (Mobile Phone) کے لاؤڈ اسپیکر (Loudspeaker) پر بات چیت کر رہا تھا۔ دوران گفتگو اس نے زینب کو پکارا تو اس کا جواب زینب کی بجائے عمرہ نے ہاں یا جی کہہ کر دیا شوہر نے کہا کہ تجھے تین طلاق تو عمرہ پر تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

اگر عمرہ اس کی منکوحہ نہیں تو شوہر کا جملہ باطل ہوگا۔ اگر بعد میں شوہر کو معلوم

۱۔ "رجل قال لغیرہ طلقت امرأتك فقال أحسنت أو قال أسأت علی وجه الانکار لا یکون أجازة، ولو قال أحسنت یرحمك الله حیث خلصتنی منها .... کان اجازة اھ." (البحر الرائق: ج۳، ص۴۲۷، کتاب الطلاق، بیروت)

ہوا کہ میری پکار کا جواب زینب نے نہیں دیا تھا بلکہ عمرہ نے دیا تھا تو اس پر اگر شوہر نے کہا کہ میں نے زینب کو طلاق دینے کی نیت کی تھی تو زینب پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگر اس نے زینب کو پکارا اور کہا کہ تو طلاق والی ہے (أنت طالق) دونوں میں کسی نے اس کو جواب نہیں دیا تو زینب پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[1]

ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران غیر زوجہ کو زوجہ سمجھ کر نام لیکر طلاق

اگر کسی شخص نے ویڈیو کال (Video Call) کے دوران کسی اجنبی عورت کو اپنی بیوی سمجھ کر بغیر اشارہ کیے کہا کہ اے زینب (اس کی بیوی کا نام تھا) تجھ کو طلاق اور بعد میں معلوم ہوا کہ اس نے جس عورت کو طلاق دی تھی وہ کوئی اور عورت تھی تو اس کی بیوی زینب پر قضاءً طلاق واقع ہو جائے نہ کہ دیانۃً[2]

۱۔ "رجل له امرأتان عمرة وزينب فقال يا زينب، فأجابته عمرة فقال أنت طالق ثلاثاً وقع الطلاق على التي أجابت ان كانت امرأته، وان لم تكن امرأته بطل؛ لأنه أخرج الطلاق جواباً بالكلام التي أجابت، وان قال نويت زينب طلقت زينب، ولو قال يا زينب أنت طالق، فلم يجبه أحد طلقت زينب". (فتاوی قاضی خان: ج ۱، ص ۳۹۶، كتاب الطلاق، بيروت)

۲۔ "رجل رأى شخصاً وظن أنها عمرة فقال ياعمرة أنت طالق ولم يشر الى هذا الشخص فاذا الشخص غير عمرة وامرأته عمرة تطلق امرأته لأن المعتبر عند عدم الاشارة هو الاسم وقد وجد". (فتاوی قاضی خان: ج ۱، ص، ۴۰۶، كتاب الطلاق، بيروت)

"ولو قال يازينب أنت طالق ولم يشر الى شيء غير أنه رأى شخصاً ظنه زينب وهي غيرها طلقت زينب قضاء لا ديانة كذا في التتارخانية". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۳۹۳، كتاب الطلاق /باب في ايقاع الطلاق، بيروت)

ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران عمرہ کو زینب سمجھ کر اشارے سے طلاق دینا

کسی شخص کی دو بیویاں تھیں ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران اپنی دوسری بیوی عمرہ کو زینب سمجھ کر اشارہ کر کے کہا کہ اے زینب (جو اس کی پہلی بیوی کا نام تھا) تو طالقہ ہے تو اس سے عمرہ پر طلاق واقع ہو جائے گی نہ کہ زینب پر اس لئے کہ اشارے کی وجہ سے نام باطل ہو گیا۔[1]

گونگے کا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ اشارے سے طلاق دینا

اگر گونگا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ اشارے سے طلاق دیتا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اس لئے کہ شریعت مطہرہ میں گونگے کے اعمال کو اشاراتِ متعارفہ کے ذریعہ معتبر قرار دیا گیا ہے۔ گونگے کے اشارات وکنایات کو بھی تکلم کے قائم مقام قرار دے کر طلاق میں معتبر قرار دیا جائے گا اور طلاق واقع کی جائے گی۔[2]

۱۔ "ولو قال لامرأته: ينظر اليها ويشير اليها يا زينب أنت طالق فاذا هي امرأة له أخرى اسمها عمرة يقع الطلاق على عمرة تعتبر الاشارة وتبطل التسمية". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۳۹۳، كتاب الطلاق/باب في ايقاع الطلاق، بيروت)

۲۔ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا

(آیت نمبر: ۲۹، سورۃ مریم، ۱۹، پارہ، ۱۶)

ترجمہ: سو مریم نے بچہ کی طرف اشارہ کر دیا وہ لوگ کہنے لگے کہ بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

پڑھے لکھے گونگے کا ویڈیو کال (Video Call) کے ذریعہ طلاق دینا

اگر گونگا لکھنا پڑھنا جانتا ہو اور وہ ویڈیو کال (Video Call) کے ذریعہ

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ہم اس سے کیسے بات کریں جو گھوارہ میں ابھی بچہ ہی ہے۔ (ترجمہ ختم) (اس آیت سے معلوم ہوا کہ اشارہ کلام کے درجے میں ہے۔ عثمانی)

"عَنْ سَهْلٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ أَنَا كَافِلَ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئاً". (صحيح البخاري: كتاب الطلاق / باب اللِّعانِ، ج ۳، ص، ۴۲۵، حديث نمبر، ۵۳۰۴، بيروت)

(اس اثر میں انگلی کے اشارے سے قربت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ عثمانی)

"وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : اَلْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ. وَقَالَ حَمَّادُ: اَلْأَخْرَسُ وَالْأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ". (الصحيح البخاري: ج، ۳، ص، ۴۲۴، كتاب الطلاق / بَابُ اللِّعانِ، رقم الحديث، ۵۳۰۰، بيروت)

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گونگا اگر اشارے سے طلاق دے تو واقع ہو جاتی ہے۔ (عثمانی)

"ولو كان الزوج أخرس فان الطلاق يقع باشارته لأنها صارت مفهومة". (البحر الرائق: ج، ۳، ص، ۴۳۳، كتاب الطلاق، بيروت)

ترجمہ: اگر شوہر گونگا ہو تو اس کی طلاق اشارہ سے واقع ہوگی اس لئے کہ اشارات لوگوں میں معروف ہوتے ہیں۔ (ترجمہ ختم)

"(باشارته) المعهودة، فانها تكون كعبارة الناطق استحساناً". (الدر المختار مع رد المحتار: ج ۴، ص، ۴۴۸، كتاب الطلاق، بيروت)

"وأما الاشارة فجعلت حجة في حق الأخرس في حق هذه الأحكام للحاجة الى ذلك لأنها من حقوق العباد ولا تختص بلفظ دون لفظ، وقد تثبت بدون اللفظ". (هداية مسائل شتى ماخوز از فتح القدير: ج، ۱۰، ص، ۵۵۸، كتاب الخنثى، بيروت)

اپنی بیوی کو اشارے سے طلاق دے تو معتبر نہیں بلکہ لکھ کر طلاق دینا ضروری ہوگا۔[1]

ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) بطور ثبوت

اگر کسی نے اپنی بیوی کو ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ طلاق دی یا وائس میل (Voice Mail) پر طلاق کا پیغام چھوڑا اور اس کی بیوی نے اسے موبائل فون (Mobile Phone) میں محفوظ (Save) کرلیا۔ شوہر نے بعد میں طلاق سے انکار کردیا اور بیوی کے پاس کوئی گواہ بھی نہیں تو بیوی اس ریکارڈ (Record) شدہ ویڈیو کال (Video Call) کو ثبوت کے طور پر کورٹ (Court) یا پنچائیت کے سامنے پیش کرسکتی ہے۔ اور اگر تحقیق سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ موبائل فون (Mobile Phone) میں سیو (Save) کی گئی آواز شوہر کی ہے اور اگر کورٹ (Court) یا پنچائیت اس بنا پر طلاق کے واقع ہونے کا فیصلہ صادر کردے تو شرعی اور قانونی طور پر طلاق نافذ ہو جائے گی۔

نوٹ: طلاق بغیر گواہوں کے بھی واقع ہوجاتی ہے بیوی کی موجودگی ضروری نہیں۔ اگر شوہر طلاق دینے کے بعد طلاق سے انکار کرتا ہے اور بیوی کے پاس گواہ وثبوت نہیں

۱۔ ”وقال بعض المشايخ : ان كان يحسن الكتابة لايقع طلاقه بالاشارة لاندفاع الضرورة بما هو أدل على المراد من الاشارة“. (البحر الرائق: ج، ۳، ص، ۴۳۳، كتاب الطلاق ، بيروت) قال العلامة الشامي: تحت(قوله وقال بعض المشائخ ....)أقول: هذا القول تصريح بما هو المفهوم من ظاهر الرواية ففي كافي الحاكم ما نصه: فان كان الأخرس لا يكتب و كان له اشارة تعرف في طلاقه ونكاحه وشرائه وبيعه فهو جائز، وان لم يعرف ذلك منه أو شك فيه فهو باطل اه. فقد رتب جواز الاشارة على عجزه عن الكتابة فيفيد أنه ان كان يحسن الكتابة لا تجوز اشارته.(منحة الخالق على البحر الرائق، كتاب الطلاق)

اور اس کو ظن غالب ہے کہ میرے ہی شوہر نے مجھے تین طلاق یا طلاق بائن دی ہے تو اس کے لئے اپنے آپ کو مرد کے حوالہ کرنا جائز نہیں۔[۱]

شوہر کا غلطی سے دوسری بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر کال (Call) کر کے طلاق دینا

ایک شخص کی دو بیویاں تھیں جن کا نام زینب اور عمرہ تھا شوہر نے زینب کو طلاق کے ارادے سے اپنے موبائل فون (Mobile Phone) سے کال (Call) ملائی اور زینب کو فون (Phone) کرنے کے بجائے غلطی سے عمرہ کو رنگ (Ring) کر کے طلاق دے دی بعد میں معلوم ہوا کہ میں نے زینب کے بجائے غلطی سے عمرہ کو طلاق دے دی ہے تو اس سے عمرہ پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ اس لئے کہ غلطی میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔[۲]

۱۔ ”لو ادعت أن زوجها أبانها بثلاث فأنكر فحلفه القاضي فحلف والمرأة تعلم أن الأمر كما قالت لا يسعها المقام معه“ . (ردالمحتار: ج ، ۸ ،ص ،۹۶، كتاب القضاء/مَطْلَبٌ فِي الْقَضَاءِ بِشَهَادَةِ الزُّوْرِ، بيروت)

” والمرأة كالقاضي اذا سمعته أو أخبرها عدل لا يحل لها تمكينه“ . (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۶۳، كتاب الطلاق/بَابُ الصَّرِيحِ، بيروت)

”والمرأة كالقاضي لا يحل لها أن تمكنه اذا سمعت منه ذلك أو شهد به شاهد عدل عندها“. (تبيين الحقائق: ج، ۳، ص، ۱۴، كتاب الطلاق/باب الطلاق، بيروت)

۲۔ ”بأن أراد التكلم بغير الطلاق فجرى على لسانه الطلاق أو تلفظ به غير عالم بمعناه أو غافلاً أو ساهياً أو بألفاظ مصحفة يقع قضاء فقط، بخلاف الهازل واللاعب فانه يقع قضاء وديانة، لأن الشارع جعل هزله به جداً“. (الدرالمختار مع ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۴۸، ۴۴۹، كتاب الطلاق، بيروت)

شوہر کا غلطی سے رانگ نمبر (Wrong Number) ملا کر غیر زوجہ کو طلاق دینا

اگر شوہر نے اپنی بیوی کو کال (Call) ملائی اور اتفاق سے رانگ نمبر (Wrong Number) مل گیا کسی اور عورت نے فون (Phone) اٹھایا اور اس نے اس کو اپنی بیوی سمجھ کر طلاق دے دی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) کو ڈائیورٹ (Divert) پہ لگانا

جدید موبائلز (Mobiles) کے اندر ڈائیورٹ (Divert) کی سہولت موجود ہے۔ اگر کوئی آدمی اپنے نمبر (Number) کو کسی دوسرے نمبر (Number) پر ڈائیورٹ (Divert) کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر رنگ (Ring) کیا اور اس نے اپنا موبائل نمبر (Mobile Number) اپنی بہن کے نمبر (Number) پر ڈائیورٹ

۱۔ ”لو قال: طالق، فقیل له من عنیت؟ فقال امرأتی طلقت امرأته......... لو قال: امرأة طالق، أو قال: طلقت امرأة ثلاثاً، وقال: لم أعن امرأتی، یصدق ا ھ. ویفهم منه أنه لو لم یقل ذلك، تطلق امرأته، لأن العادة أن من له امرأة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها، فقوله: انی حلفت بالطلاق ینصرف الیها مالم یرد غیرها، لأنه یحتمله کلامه ....“ (ردالمحتار: ص، ۴۵۸، ج، ۴، کتاب الطلاق، مَطْلَبٌ: سن بوش یَقَعُ بِهِ الرَّجعِیُ، بیروت) (مزید حوالہ کے لئے دیکھئے تحت عنوان ”شوہر کا ودہیلڈ نمبر کے ساتھ طلاق دینا“)

(Divert) کیا ہوا تھا تو شوہر نے اپنی سالی کو بیوی سمجھ کر طلاق دے دی تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔[۱]

شوہر کا نیٹ ورک (Network) خراب ہونے کی وجہ سے بار بار طلاق کا لفظ دہرانا

اگر شوہر نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر ایک طلاق دی اور بیوی نے نیٹ ورک (Network) کی خرابی کے باعث نہیں سنی یا شوہر کی آواز کٹ رہی تھی اور اس نے شوہر سے سوال کیا کہ تو نے مجھے کیا کہا تھا؟ تو اس نے اس کو دہرا دیا یعنی کہہ دیا کہ میں نے تجھے طلاق دے دی اس تکرار اور طلاق کے دوبارہ استعمال سے طلاق کے اندر تکرار لازم نہیں آئے گا۔ اس لئے کہ وہ دی ہوئی طلاق کی خبر دے رہا ہے۔[۲]

نیٹ ورک (Network) کی خرابی کے باعث موبائل فون (Mobile Phone) پر آواز کا گونج کر آنا

اگر آدمی اپنی زوجہ کو موبائل فون (Mobile Phone) پر ایک طلاق دیتا

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

۲۔ "ولو قال لامرأته: أنت طالق فقال له رجل ما قلت فقال: طلقتها أو قال قلت: هي طالق فهي واحدة في القضاء كذا في البدائع". (الفتاوى الهندية: ج، ۱ ص، ۳۹۰، كتاب الطلاق/باب في ايقاع الطلاق، بيروت)

"ولو قال أنت طالق فقال له رجل أو امرأة ماذا قلت فقال طلقتها، أو قلت هي طالق يقع واحدة في القضاء وفيما بينه وبين الله تعالى". (فتاویٰ قاضی خان، ج، ۱، ص، ۳۹۶، ۳۹۷، كتاب الطلاق، بيروت)

ہے اور نیٹ ورک (Network) کی خرابی کے باعث طلاق کی آواز بیوی کو کئی مرتبہ سنائی دیتی ہے تو اس سے اس کی زوجہ پر ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔[1]

ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ بیوی کے جسم کو دیکھنے سے حلالہ کا تحقق نہیں ہوتا ہے

تین طلاق مغلظہ کے بعد مرد اگر مطلقہ بیوی سے دوبارہ نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے لئے حلالہ کرنا ضروری ہوگا۔ چنانچہ اگر کسی نے عورت سے نکاح کیا اور ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران اس کے جسم کو دیکھ لیا تو اس سے حلالہ کا تحقق نہیں ہوگا اس لئے حلالہ کے لئے وطی شرط ہے جو یہاں مفقود ہے۔[2]

۱۔ "وان سمعها من الصدى لا تجب عليه كذا في الخلاصة". (الفتاویٰ الهندية: ص، ۱۳۶، ج، ۱، كتاب الصلاة/باب سجود التلاوة، بيروت)

۲۔ "أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيرِ الْقُرَظِيَّ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لاَ، حَتَّى يَذُوقَ عُسَيلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيلَتَهُ". (الصحيح البخاري: ج، ۳، ص ۴۱۲، كتاب الطلاق /بَابُ مَنْ أَجَازَ طَلاَقَ الثَّلاَثِ، رقم الحديث، ۵۲۶۰، بيروت)

"ومنها الدخول من الزوج الثاني، فلا تحل لزوجها الأول بالنكاح الثاني، حتى يدخل بها. وهذا قول عامة العلماء. (بدائع الصنائع: ج، ۴، ص، ۴۰۷، كتاب الطلاق، بيروت)

"(لا) ينكح (مطلقة) .... (بها) أي بالثلاث (لو حرة وثنتين لو أمة) ...... (حتى يطأها غيره .....) .... (تمضي عدته)". (ردالمحتار مع الدر المختار: ج، ۵، ص، ۴۰ تا ۴۳، كتاب الطلاق/باب الرجعة، بيروت)

زوجین کا آپس میں موبائل فون (Mobile Phone) یا ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ رابطہ نہ ہونے سے طلاق نہیں ہوتی

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے دور رہ رہا ہے اور وہ اس سے کسی وجہ سے موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ رابطہ نہیں رکھتا تو اس سے ازدواجی رشتہ متاثر نہیں ہوتا اور نہ ہی رشتہ نکاح ختم ہوتا ہے۔ کمافی کتاب الفتاوی۔[1]

شوہر کا موبائل فون (Mobile Phone) کے لاؤڈ اسپیکر (Loudspeaker) پر طلاق اور لڑکی کے باپ کی گواہی

اگر ایک شخص نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) کے لاؤڈ اسپیکر (Loudspeaker) پر طلاق دی اور اس نے بعد میں انکار کر دیا کہ میں نے طلاق نہیں دی اور اس کو لاؤڈ اسپیکر (Loudspeaker) پر طلاق دیتے ہوئے لڑکی کے باپ اور چچا نے سنا تو چونکہ گواہوں میں لڑکی کا باپ شامل ہے اور اس کی گواہی بیٹی کے حق میں قبول نہیں لہذا فیصلہ قسم پر ہوگا۔ اگر مرد قسم کھالے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو عورت کیلئے جائز ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو مرد کے حوالے کر دے اور اگر حقیقت میں شوہر نے زوجہ کو طلاق دی تو وہ گناہ گار اور زانی کہلائے گا ہاں اگر باپ

۱۔ (کتاب الفتاوی: ج، ۵، ص، ۵۹، زمزم زمزم پبلشرز)

کے علاوہ کوئی اور شخص ہو تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔[1]

بیوی کا نام طالق ہونا یا شوہر کا بیوی کا نام موبائل فون (Mobile Phone) میں طالقن لکھنا

آج کل جدید فونز (Phones) میں یہ سہولت موجود ہے کہ نمبرز (Numbers) کو ناموں کے ساتھ محفوظ کیا جا سکتا ہے اور اگر کوئی ان نمبرز (Numbers) کو ڈائل (Dial) کرنا چاہے تو فون بک (Phone book) میں جانے کے بجائے اگر وہ موبائل فون (Mobile Phone) کے ایک مخصوص بٹن (Button) کو دبانے کے بعد اس محفوظ کیے ہوئے نام کو پکارے گا تو وہ نمبر (Number) اس متعلقہ شخص کے نمبر (Number) پر خودبخود ڈائل (Dial) ہو جائے گا۔ موبائل فون (Mobile Phone) کے اس فیچر (Feature) کو وائس ٹاگ (Voice Tag) کہتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی

۱۔ "والولد لأبويه وجديه وعكسه وأحد الزوجين للآخر........، لقوله عليه الصلاة والسلام: لا تقبل شهادة الولد لوالده، ولا الوالد لولده، ولا المرأة لزوجها" (تبيين الحقائق: ج ۵، ص، ۱۷۳، كتاب الشهادة/باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل، بيروت)

"لا تجوز شهادة الوالدين لولدهما". (الفتاوى الهندية: ج، ۳، ص، ۴۳۷، كتاب الشهادات/باب فيمن تقبل شهادته ومن لا تقبل، الفصل الثالث فيمن لا تقبل شهادته للتهمة أو لزوم التناقض أو لزوم نقض القضاء، بيروت)

"قال رحمه الله: (ولغيرها رجلان أو رجل وامرأتان) أي يشترط لغير الحدود والقصاص وما لا يطلع عليه الرجال شهادة رجلين أو رجل وامرأتين سواء كان الحق مالاً أو غير مال كالنكاح والطلاق والعتاق والوكالة والوصاية ونحو ذلك مما ليس بمال". (تبيين الحقائق: ج، ۵، ص، ۱۵۱، كتاب الشهادة، بيروت)

نے اپنی بیوی کا نام فون بک (Phone Book) میں طلاقن یا مطلقہ لکھا ہوا تھا اور وہ اس کا نمبر (Number) وائس ٹاگ (Voice Tag) کے ذریعہ ڈائل (Dial) کرتے ہوئے طلاقن یا طالق کہتا ہے تو اس صورت میں اگر اس کی نیت طلاق کی ہوگی تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوجائے گی ورنہ نہیں۔[1]

شوہر کا لینڈ لائن (Landline) پر طلاق کے پیغام کو چھوڑنا

اگر کسی نے بیوی کے لینڈ لائن (Landline) کے نمبر (Number) پر رنگ (Ring) کرکے طلاق کا پیغام چھوڑا تو اس پر فوراً طلاق واقع ہوجائے گی۔[2]

u

۱۔ "كان اسمها طالقاً أو حرة فناداها ان نوى الطلاق أو العتاق وقعا". (الدر المختار مع ردالمحتار: ج ۴، ص ۵۲۱، كتاب الطلاق / باب طلاق غير المدخول بها، بيروت)

"رجل سمى امرأته مطلقة فقال: سميتك مطلقة لا يقع الطلاق عليها لا فيما بينه و بين الله تعالى ولا في القضاء كذا في فتاوى قاضيخان". (الفتاوى الهندية: ج ۱، ص ۳۹۴، كتاب الطلاق /باب في ايقاع الطلاق، بيروت)

۲۔ "ولو قال لغيره قل لها أنها طالق طلقت للحال". (فتاوى قاضي خان: ج ۱، ص ۴۰۶، كتاب الطلاق، بيروت)

ایس ایم ایس S.M.S کے ذریعہ طلاق

تحریر انسانی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جب کوئی آدمی کسی چیز کی اطلاع دینے کے لئے دوسرے کے پاس خود حاضر نہیں ہوسکتا تو وہ کتابت ومراسلت کا سہارا لیتا ہے اور اس کے ذریعہ ایک دوسرے سے نہ صرف اپنے جذبات و خیالات کا تبادلہ کرتا ہے بلکہ معاملات اور کاروبار میں بھی اسی کا سہارا لیتے ہوئے گھبراتا نہیں۔ اسلام نے تحریر کا اعتبار کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید کے اندر ارشاد فرماتے ہیں:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ"۔[۱]

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم مقررہ مدت تک ادھار لینے دینے کا معاملہ کرو تو لکھ لیا کرو۔ (ترجمہ ختم)

قرآن مجید کی اس آیت سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ اسلام نے تحریر کا ایک گونہ اعتبار کیا ہے۔ نیز اس بات کی تائید رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ سے بھی ہوتی ہے آپ نے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے خطوط لکھے۔ ایک صحابی کے ذریعہ زکوۃ کے مسائل تحریری شکل میں حضرت حکیم بن حزام h کو پہنچائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو حضرت عبد اللہ بن سہل کے قتل پر خط لکھا جس کے جواب میں انھوں نے لکھا کہ ہم نے قتل نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت عمر h نے اپنے عامل کو حدود کے بارے میں لکھا۔

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تحریر کا اعتبار اس وقت ہوتا ہے کہ جب

۱۔ (آیت نمبر، ۲۸۲، سورۃ البقرۃ، پارہ، ۳)

دوسرے طرق سے اس بات کا غالب گمان ہو جائے کہ یہ تحریر واقعۃً اسی آدمی کی ہے جس کی طرف اس کی نسبت کی گئی ہے اس لئے اثر اور فقہاء کی عبارتوں میں الخط تشبہ الخط[۱] کا اصول ملتا ہے کہ ایک خط دوسرے خط کے مشابہ ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکتوبات پر آپ کی مہر ثبت ہوتی تھی۔ جو اس بات کا ثبوت تھا کہ یہ تحریر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے بھیجی گئی ہے۔

چنانچہ فقہاء نے کتاب القاضي الى القاضي کو جائز قرار دیا ہے۔ اسی طرح دوکانداروں کے جو بہی کھاتوں کو معتبر قرار دیا گیا ہے۔[۲]

۱۔ (الفتاوی الهندية: ج، ۳، ص، ۳۵۹، کتاب أدب القاضي/ باب في كتاب القاضي الى القاضي، الباب الثالث والعشرون في كتاب القاضي الى القاضي، بيروت)(عن أبي معاوية قال :سألت الشعبی، قلت : يُشهدني الرجل على الرجل بالشهادة، فأوتى بكتاب يشبه كتابي، وخاتم يشبه خاتمي، ولا أذكر. فقال الشعبي: لاتشهد حتى تذكر"۔

(مصنف عبدالرزاق: ج،۸، ص، ۲۷۶، باب الشاهد يعرف كتابه، ولا يذكره، رقم الحديث، ۱۵۶۰۸، بيروت)

۲۔ "أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ، فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ، فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللهِ قَتَلْتُمُوهُ، قَالُوا: مَا قَتَلْنَاهُ وَاللهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ، وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ. وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم لِمُحَيِّصَةَ: كَبِّرْ كَبِّرْ۔ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ. فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَيْهِمْ بِهِ، فَكُتِبَ: مَا قَتَلْنَاهُ........(صحيح البخاري: ج، ۴، ص، ۳۹۰، باب كِتَابِ الحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ، وَالقَاضِي إِلَى أُمَنَائِهِ، رقم الحديث، ۷۱۹۲، بيروت)

"وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الحُدُودِ"۔ بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

جس طرح دوسرے امور میں تحریر پر اعتماد کیا گیا ہے اس طرح طلاق وغیرہ امور میں بھی اس پر اعتماد کیا گیا ہے۔ جیسے تکلم سے طلاق واقع ہوجاتی ہے تو اسی طرح لکھنے سے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ چنانچہ فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ لکھنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ ٹیکسٹ میسج، (Text Message) ای میل (Email) اور ٹائپ رائٹر (Typewriter) وغیرہ کے ذریعہ جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ تحریر ہی کے حکم میں ہے لہٰذا ان مذکوہ چیزوں کے ذریعہ دی گئی طلاق واقع ہو جائے گی ۔ طلاق بالکتابت کئی قسم کی ہے۔

۱۔ مستبینہ

۲۔ غیر مستبینہ

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ (صحیح البخاري: ج، ۴، ص، ۳۷۹، باب الشَّهَادَةِ عَلَى الخَطِّ المَخْتُومِ ، وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذٰلِك وَمَا يَضِيقُ عَلَيهِمْ ، وَكِتَابِ الحَاكِمِ اِلَى عَامِلِهِ وَالقَاضِي اِلَى القَاضِي، رقم الحديث، ۷۱۶۲، بيروت)

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّومِ، قَالُوا: اِنَّهُمْ لاَ يَقْرَؤُنَ كِتَاباً اِلا مَخْتُوماً ، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ اِلَى وَبِيصِهِ، وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ. (صحيح البخاري: ج، ۴، ص، ۳۸۰، باب الشهادة على الخط المختوم..................رقم الحديث، ۷۱۶۲، بيروت)

"قَالَ اِبْرَاهِيمُ : كِتَابُ القَاضِي اِلَى القَاضِي جَائِزٌ اِذَا عَرَفَ الكِتَابَ وَالخَاتَمَ". (صحيح البخاري: ج ، ۴ ، ص ، ۳۸۰ ، باب الشَّهَادَةِ عَلَى الخَطِّ المَخْتُومِ ....رقم الحديث، ۷۱۶۲، بيروت)

"وأما خط البياع والصراف والسمسار فهو حجة، وان لم يكن مصدراً معنوناً تعرف ظاهراً بين الناس، وكذا مايكتب الناس فيما بينهم يجب أن يكون حجة للعرف اهـ (ردالمحتار: ج، ۸، ص، ۱۳۶، كتاب القضاء /باب كتاب القاضي الى القاضي وغيره، مَطْلَب: فِي دَفْتَرِ البَيَّاعِ وَالصَّرَّافِ وَالسِّمْسَارِ، بيروت)

پھر مستبینہ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مرسومة

۲۔ غیر مرسومة

مستبینہ وہ ہے کہ طلاق کو کسی کاغذ یا دیوار یا ایسی چیز پر تحریر کرنا جس سے لکھائی واضح اور باقی رہنے والی ہو۔

غیر مستبینہ وہ ہے جس کی تحریر ظاہر، واضح اور پڑھنے کے قابل نہ ہو۔ جیسے پانی یا ہوا میں ہاتھ کا چلا کر طلاق لکھنا وغیرہ۔

مرسومہ وہ ہے جس کو باضابطہ عنوان دے کر لکھا جائے جیسے اسٹامپ پیپر (Stamp Paper) وغیرہ پر لکھا جاتا ہے یا معتاد طریقہ سے لکھا جائے۔

غیر مرسومہ وہ ہے جو بیوی کو مخاطب کیے بغیر اور باقاعدہ عنوان کے تحت نہ لکھی گئی ہو یا طلاق اور خط کے معتاد طریقے کے خلاف لکھی گئی ہو۔

مرسومہ سے مطلقاً قضاء و دیانۃً طلاق واقع ہو جاتی ہے خواہ نیت ہو یا نہ ہو۔ اور غیر مرسومہ سے اگر نیت ہو تو قضاء و دیانۃً طلاق ہو جاتی ہے اور غیر مرسوم میں اگر نیت نہ ہو تو نہ قضاء طلاق ہوتی ہے اور نہ دیانۃً۔ غیر مستبینہ میں نیت ہو یا نہ ہو طلاق واقع نہیں ہوتی نہ قضاء نہ دیانۃً۔[1]

۱۔ "عن ابراهيم اذا كتب الطلاق بيده وجب عليه". (مصنف لابن أبي شيبة: ج ۹، ص ۵۶۲، باب في الرجل يكتب طلاق امرأته بيده، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

"(كتب الطلاق ....) قال في الهندية: الكتابة على نوعين: مرسومة، وغير مرسومة. ونعني بالمرسومة أن يكون مصدراً ومعنوناً مثل ما يكتب الى الغائب؛ وغير المرسومة أن لا يكون مصدراً ومعنوناً، وهو على وجهين: بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

نوٹ: آج کل ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دینے کا جو طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اس سے طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ اس لئے کہ ہمارے عرف میں لوگ ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعے مختصر الفاظ میں ہی طلاق دیتے ہیں۔ مثلاً میں نے تمھیں طلاق دی یا انگریزی میں "I Divorce You" کے الفاظ کے ساتھ طلاق دی یہ سب مرسومہ میں داخل ہیں۔ ہاں اگر صرف طلاق کا لفظ لکھا تو یہ غیر مرسومہ ہو گا اور بدون نیت طلاق واقع نہ ہوگی۔ اگر ای میل (Email) باضابطہ عنوان دے کر لکھا جائے جس طرح ہمارا عرف ہے تو اس سے طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

شوہر کا فون بک (Phone Book) میں ایک ہی بیوی کے نام کے تحت دوسری بیویوں کے نمبرز (Numbers) کو محفوظ کر کے غلطی سے سب کو طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) ارسال کرنا

فون بک (Phone book) میں ایک ہی نام کے تحت کئی لوگوں کے نام محفوظ کیے جاسکتے ہیں۔ اور اگر کئی لوگوں کو ایک ہی ٹیکسٹ میسج (Text Message)

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ مستبینة، وغير مستبينة فالمستبينة ما يكتب على الصحيفة والحائط والأرض على وجه يمكن فهمه وقراءته، وغير المستبينة ما يكتب على الهواء والماء وشيء لا يمكن فهمه وقراءته. ففي غير المستبينة لا يقع الطلاق وان نوى، وان كانت مستبينة لكنها غير مرسومة ان نوى الطلاق يقع، والا لا، وان كانت مرسومة يقع الطلاق نوى أو لم ينو" (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۵۵، ۴۵۶، كتاب الطلاق، بيروت)

ارسال کرنا ہوتو ایک مخصوص آپشن (Option) دبانے سے ایک ہی وقت میں کئی لوگوں کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ کسی کی تین بیویاں (زینب، عائشہ اور عمرہ) تھیں اور اس نے ان کے نمبرز (Numbers) عائشہ کے نام کے تحت محفوظ کیے ہوئے تھے۔ اور عائشہ کو طلاق دینے کی غرض سے ایس ایم ایس (S.M.S) لکھا مگر غلطی سے ایک مخصوص آپشن (Option) منتخب کرنے کی وجہ سے دوسری بیویوں کے نمبرز (Numbers) پر بھی ارسال کر دیا تو اس صورت میں ان سب پر قضاءً طلاق واقع ہوجائے گی نہ کہ دیانۃً اور دیانۃً وقضاءً عائشہ پر طلاق واقع ہوجائے گی جس کے لئے اس نے ایس ایم ایس (S.M.S) لکھا تھا۔[1]

شوہر کا موبائل فون (Mobile Phone) میں بیویوں کے نام محفوظ نہ کرنے کی وجہ سے عائشہ کے بجائے زینب کو طلاق دینا

کسی نے اپنے موبائل فون (Mobile Phone) میں اپنی بیویوں کے نمبرز (Numbers) تو محفوظ کیے ہوئے تھے لیکن نام محفوظ نہیں کیے جس سے یہ پتہ نہیں لگتا کہ کونسا نمبر (Number) کس کا ہے چنانچہ شوہر نے اپنی بیوی عائشہ کو طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) بھیجنے کی بجائے غلطی سے زینب کو بھیج دیا تو اس صورت میں زینب پر طلاق دیانۃً واقع نہیں ہوگی البتہ قضاءً واقع ہوجائے گی۔[2]

۱۔ "بأن أراد أن يقول سبحان الله فجرى على لسانه أنت طالق تطلق؛ لأنه صريح لا يحتاج الى النية". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۴۸، كتاب الطلاق، مَطْلَبٌ: فِي الحَشِيشَةِ وَالأَفْيُونِ والبَنجِ، بيروت)

۲۔ "وفي عبارة بعض الكتب: أن طلاق المخطىء واقع قضاءً لاديانةً". (الأشباه والنظائر: ص، ۳۶، القاعدة الأولى: لاثواب الابالنية، بيروت) بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

کسی کا شوہر کو عائشہ کے بجائے زینب کا نمبر (Number) دینا اور شوہر کا زینب کو طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) بھیجنا

شوہر نے کسی کو کہا کہ مجھے میری بیوی عائشہ کا نمبر (Number) ایس ایم ایس (S.M.S) کردو تو ارسال کرنے والے نے عائشہ کے بجائے زینب کا نمبر (Number) ارسال کردیا تو شوہر نے طلاق لکھ کر زینب کے نمبر (Number) پر ٹیکسٹ (Text) کردی تو زینب پر قضاءً طلاق واقع ہوجائے گی۔[1]

شوہر کا طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) میں غلطی سے ایک بیوی کا نام لکھنا پھر ڈیلیٹ (Delete) کر کے دوسری بیوی کا نام لکھنا

کسی شخص کی دو بیویاں (زینب اور عمرہ) ہیں اس نے زینب کو طلاق دینے کی غرض سے ایس ایم ایس (S.M.S) لکھتے وقت زینب کے بجائے عمرہ کا نام لکھ دیا بعد میں پورا میسج (Message) پڑھنے پر معلوم ہوا کہ عمرہ کا نام غلطی سے لکھ دیا ہے تو اس نے اس وقت عمرہ کا نام ڈیلیٹ (Delete) کر کے زینب کا نام لکھ کر اس کے

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ "أن أسداً سئل عمن أراد أن يقول زينب طالق فجرى على لسانه عمرة على أيهما يقع الطلاق فقال: في القضاء تطلق التي سمى، وفيما بينه وبين الله تعالى لا تطلق واحدة منهما". (البحر الرائق: ج، ۳، ص، ۴۵۰، كتاب الطلاق /باب الطلاق، بيروت)

۱۔ "الناسي والمخطىء والذاهل كالعامد". (الاشباه والنظائر: ص، ۳۷۶، الفن الثالث: الجمع والفرق /أحكام الكتابة، بيروت)

موبائل فون (Mobile Phone) پر سینڈ (Send) کردیا تو اس صورت میں اس کی دونوں بیویوں (زینب اور عمرہ) پر طلاق واقع ہوجائے گی اس لئے کہ اس نے لکھتے ہوئے طلاق کی اضافت دونوں بیویوں (زینب اور عمرہ) کی طرف کی ہے اور دوسرا یہ کہ احناف کے نزدیک طلاق بالخطاء بھی واقع ہوجاتی ہے جبکہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ طلاق بالخطاء واقع نہیں ہوتی۔[1]

شوہر کا بیوی کو مذاق میں طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کرنا

اگر کسی نے اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوجائے گی۔ مزید برآں صاحب درمختار کہتے ہیں:

''بخلاف مذاق میں طلاق دینے والے یا کھیل میں لفظ طلاق کا استعمال کرنے والے کے لئے وقوع طلاق کا حکم لگایا جائے گا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذاق میں دی جانے والی طلاق کو حقیقت قرار دیا ہے''۔ اور اس کی علت بیان کرتے ہوئے صاحب ردالمحتار فرماتے ہیں:

۱۔ ”(لتركه الاضافة) أي المعنوية فانها الشرط والخطاب من الاضافة المعنوية، وكذا الاشارة نحو هذه طالق، وكذا نحو امرأتي طالق وزينب طالق اھ ح. (ردالمحتار: ج ۴، ص، ۴۵۸، كتاب الطلاق /مَطْلَب: سن بوش يَقَعُ بِهِ الرَّجْعِيُ، بيروت)

”وكذلك الرجل يريد أن يتكلم بكلام ، فسبق لسانه بالطلاق فالطلاق واقع ، ....حتى ان الرجل لو أراد أن يقول لامرأته : اسقيني، فسبقه اللسان فقال : أنت طالق، قال هي طالق“. (المحيط البرهاني: ج ۴، ص، ۳۹۲، كتاب الطلاق/ الفصل الثالث: من يقع طلاقه ومن لا يقع، ادارة القرآن)

''چونکہ اس نے سبب کا استعمال ارادۃً کیا ہے اس لئے اس پر مرتب ہونے والا حکم لازم آئے گا اگر چہ اس کی مرضی کے خلاف ہو''۔[۱]

شوہر کا موبائل فون (Mobile Phone) میں سگنل (Signal) کی کمی کی وجہ سے دوسری بیوی (عمرہ) کی آواز کو نہ پہنچاننا اور عمرہ کا زینب بن کر بات کرنا

کسی شخص کی دو بیویاں (زینب اور عمرہ) ہیں۔ اس نے اپنے موبائل فون (Mobile Phone) سے اپنے لینڈ لائن (Landline) پر کال ملائی اس کی دوسری بیوی (عمرہ) نے کال ریسیو (Receive) کی تو موبائل فون (Mobile Phone) میں سگنلز (Signals) کی کمی کی وجہ سے اپنی دوسری بیوی (عمرہ) کی آواز نہ پہچانی اور اس نے اس سے سوال کیا کہ کیا تو زینب ہے؟ تو عمرہ نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا کہ ہاں۔ اس پر شوہر نے کہا کہ تجھے طلاق ہے تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[۲]

۱۔ "بخلاف الهازل واللاعب فانه يقع قضاء وديانة ، لأن الشارع جعل هزله به جداً". (الدر المختار: ص، ۲۰۶ ، كتاب الطلاق، بيروت)

"لأنه تكلم بالسبب قصداً فيلزمه حكمه وان لم يرض به". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۴۹، كتاب الطلاق /مَطْلَبٌ فِي الحشِيشَةِ وَالأَفْيونِ وَالبَنجِ، بيروت)

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ، والطَّلَاقُ، والرَّجْعَةُ". (سنن الترمذي: ج، ۲، ص، ۲۴۰، كتاب الطلاق واللعان/باب: مَا جَاءَ فِي الجِدِّ وَالهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ، رقم الحديث، ۱۱۸۴ بيروت)

۲۔ "ولو قال: أنت زينب فقالت: عمرة نعم فقال: اذن أنت طالق لا تطلق". (فتح القدير: ج، ۴، ص، ۷، كتاب الطلاق /باب ايقاع الطلاق، بيروت)

بنیت تاکید طلاق ایس ایم ایس(S.M.S) سے ارسال کرنا

کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایک طلاق دی۔ اور باقی دو ایس ایم ایس (S.M.S) طلاق کی تاکید کے لئے ارسال کیے تو اس سے اس کی بیوی پر دیانۃً ایک طلاق واقع ہوگی اور قضاءً تین طلاقیں واقع ہوں گی۔[1]

بیوی کو طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) لکھائی کے بغیر ملنا

اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعے طلاق دیتا ہے لیکن بیوی کو لکھائی سے خالی ایس ایم ایس (S.M.S) موصول ہوا ہے تو طلاق واقع ہوجائے گی چاہے نیت کرے یا نہ کرے اور بیوی کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) پڑھنا بھی ضروری نہیں۔[2]

۱۔ "کرر لفظ الطلاق وقع الکل، وان نوى التأكيد دين (الدرالمختار) أي وقع الكل قضاء" (الدرالمختار مع ردالمحتار: کتاب الطلاق /بَابُ طَلَاقِ غَيرِ المَدْخُولِ بِهَا، ج۴، ص ۵۲۱، بیروت)

"رجل قال لامرأته: أنت طالق أنت طالق أنت طالق فقال: عنيت بالأولى الطلاق وبالثانية والثالثة افهامها صدّق ديانة وفي القضاء طلقت ثلاثاً كذا في فتاوى قاضي خان". (الفتاوى الهندية: : كتاب الطلاق /باب في ايقاع الطلاق، الفصل الأول في الطلاق الصريح، ج ۱، ص ۳۹۰، بیروت)

۲۔ "انْ كَتَبَ على وجهِ الرسالة مصدَّرًا مُعَنوناً، وثبت ذلك باقرارٍ أو بالبينة، فكالخطاب. (الاشباه والنظائر: ص، ۳۷۵، الفن الثالث :الجمع والفرق /أحكام الكتابة، بیروت)

بیوی کے سامنے طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کرنا

کسی نے بیوی کے سامنے بیٹھ کر بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[1]

ڈرائنگ (Drawing) کے ذریعہ طلاق

جدید موبائل فونز (Mobile Phones) میں میسجز (Messages) ٹائپ کرنے کے ساتھ ساتھ انگلیوں کے ساتھ بھی لکھا جا سکتا ہے۔ اور اس کو انگلیوں سے مٹایا اور محفوظ بھی کیا جا سکتا ہے۔ موبائل فون (Mobile Phone) کے اس فیچر (Feature) کو ڈرائنگ (Drawing) کہتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی نے بیوی کو اس فیچر (Feature) کے ذریعہ طلاق دی تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ چاہے وہ

۱۔ "(قالوا الكتابة) على ثلاثة أوجه (أما مستبين مرسوم) أي معنون مصدر مثل أن يكتب في أوله من فلان الى فلان أو يكتب الى فلان، وفي آخره من فلان على ما جرت به العادة (وهو) أي هذا المذكور من الكتابة (كالنطق في الغائب والحاضر) على ما قالوا: فيلزم حجة. وفي زماننا: الختم شرط لكونه معتاداً". (مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر، ج ۴، ص ۴۷۴، مسائل شتى بعد كتاب الخنثى قبل الفرائض، بيروت)

"ثم الكتابة على ثلاثة أوجه: مستبين مرسوم أي معنون وهو يجري مجرى النطق في الحاضر والغائب على ما قالوا .... (الفتاوى الهندية: ج ٦، ص ۴۹۳، كتاب الخنثى/مسائل شتى قبل كتاب الفرائض، بيروت)

"ثُمَّ الكِتَابُ عَلَى ثَلَاثِ مَرَاتِبَ: مُسْتَبِينٌ مَرسُومٌ وَهُوَ بِمَنزِلَةِ النُّطقِ فِي الغَائِبِ وَالحَاضِرِ عَلَى مَا قَالُوا". (الهداية: مسائل شتى ماخوذ از العناية شرح الهداية، ج ٦، ص ٦١٣، بيروت)

بیوی کو ارسال کرے یا نہ کرے یا اس کو اسی وقت انگلیوں سے مٹا دے۔[1]

ڈرائنگ (Drawing) میں لفظ طلاق مذاق میں لکھ کر بیوی کو دکھانا

کسی نے اپنی بیوی کو ڈرائنگ (Drawing) میں فقط لفظ طلاق مذاق میں لکھ کر بیوی کو دکھایا تو اس سے بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ فقط لفظ طلاق میں نہ تو عورت کی طرف نسبت ہے اور نہ ہی اس کی طرف زبانی نسبت۔ لہٰذا عدم نیت کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ صرف دکھانے سے نسبت ثابت ہوتی ہے۔[2]

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

۲۔ ”وأما الكناية فنوعان: نوع هو كناية بنفسه وضعاً، ونوع هو ملحق بها شرعاً في حق النية. أما النوع الأول فهو كل لفظ يستعمل في الطلاق .... (الى قوله) وأما النوع الثاني: فهو أن يكتب على قرطاس، أو لوح، أو أرض، أو حائط كتابة مستبينة، لكن لا على وجه المخاطبة: امرأته طالق فيسئل عن نيته، فان قال: نويت به الطلاق وقع، وان قال: لم أنو به الطلاق صدق في القضاء: لأن الكتابة على هذا الوجه بمنزلة الكتابة؛ لأن الانسان قد يكتب على هذا الوجه، ويريد به الطلاق، وقد يكتب لتجويد الخط؛ فلا يحمل على الطلاق الا بالنية، وان كتب كتابة غير مستبينة؛ بأن كتب على الماء أو على الهواء، فذلك ليس بشيء، حتى لا يقع به الطلاق وان نوى؛ لأن ما لا نستبين به الحروف لا يسمى كتابة، فكان ملحقاً بالعدم، وان كتب كتابة مرسومة على طريق الخطاب والرسالة؛ مثل أن يكتب: أما بعد يا فلانة، فأنت طالق، أو اذا وصل كتابي اليك فأنت طالق يقع به الطلاق .... (بدائع الصنائع: ج، ۴، ص، ۲۳۰ تا ۲۳۹، كتاب الطلاق /فصل في الكناية في الطلاق، بيروت)

طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) میں بیوی کے باپ کے نام کے سپیلنگ (Spelling) غلط لکھنا

کسی نے اپنی زوجہ کو ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ طلاق دی اور ایس ایم ایس (S.M.S) میں بیوی کے باپ کے نام کے سپیلنگ (Spelling) غلط لکھ دیے تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[1]

شوہر کا بیوی کو طلاق دینا اور اس کے دوستوں کا متعدد بار ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ سوال کرنا

کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کے ایک دوست نے اس کو ایس ایم ایس (S.M.S) کر کے سوال کیا کہ تم نے بیوی کو طلاق دے دی ہے؟ اس نے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ جواب دیا کہ ہاں دی ہے۔ پھر دوسرے اور تیسرے دوست نے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ یہی سوال کیا تو اس نے وہی جواب لکھا تو اس صورت میں اس پر ایک ہی طلاق واقع ہوگی نہ کہ تین اس لئے کہ دوسری یا تیسری بار سوال کے جواب میں انشاء طلاق مقصود نہیں بلکہ اخبار مقصود ہے۔[2]

۱۔ "قال امرأته عمرة بنت صبيح طالق وامرأته عمرة بنت حفص ولا نية له لا تطلق امرأته...........وان نوى امرأته في هذه الوجوه طلقت امرأته في القضاء وفيما بينه وبين الله تعالىٰ كذا في خزانة المفتين". (الفتاوى الهندية: ج، ا، ص ۳۹۳، كتاب الطلاق/باب في ايقاع الطلاق، الفصل الأول في الطلاق الصريح، بيروت)

۲۔ قال في شرح التنوير في آخر باب طلاق غير المدخول بها بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) میں بیوی کے نام کے سپیلنگ (Spelling) غلط لکھنا

کسی آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) کرتے ہوئے بیوی کے نام کے سپیلنگ (Spelling) غلط لکھ دیے تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس نے بیوی کے نام میں ایسے سپیلنگ (Spelling) لکھ کر طلاق دی ہے جو قریب المخرج بھی نہ ہوں اور نہ وہ اس نام سے پکاری یا پہچانی جاتی ہو (مثلاً عورت کا نام Habibah ہے تو اس نے Hubabah لکھ دیا) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی اس لئے کہ طلاق کیلئے اضافت حقیقی یا معنوی ضروری ہے جو یہاں نام کے سپیلنگ (Spelling) بدل جانے سے نہیں پائی گئی لہٰذا طلاق نہیں ہوئی۔

ہاں اگر شوہر طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) میں یوں لکھے کہ میں نے اپنی زوجہ Hubabah کو طلاق دی تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی اگرچہ نام کے سپیلنگ (Spelling) بدل جانے سے تصحیف ہوگئی مگر اپنی زوجہ کہہ

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ (فروع) کرر لفظ الطلاق وقع الكل، وفي الشامية تحت القول المذكور واذا قال: أنت طالق ثم قيل له ما قلت؟ فقال: قد طلقتها أو قلت هي طالق فهي طالق واحدة لأنه جواب، كذا في كافي الحاكم". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۵۲۱، كتاب الطلاق/بَابُ طَلَاقِ غَيْرِ المَدْخُولِ بِهَا، بيروت)

"(لا) يلحق البائن (البائن) اذا أمكن جعله اخباراً عن الأول..........فلا يقع لأنه اخبار فلا ضرورة في جعله انشاء، وفي الشامية قوله: (لأنه اخبار) أي يجعل اخباراً لأنه أمكن ذلك". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۵۴۲ الى ۵۴۵، كتاب الطلاق / باب الكنايات، بيروت)

کر طلاق کی اضافت اپنی منکوحہ کی طرف کر دی ہے۔[1]

موبائل چیٹنگ (Mobile Chatting) کے دوران بیوی کو طلاق دینا

کمپیوٹر (Computer) کی طرح موبائل فونز (Mobile Phones) پر چیٹنگ (Chatting) کی سہولت موجود ہے جس کے ذریعے انسان کسی بھی وقت کہیں بھی دنیا میں بیٹھے ہوئے شخص سے باآسانی گفتگو کر سکتا ہے۔ لیکن موبائل چیٹنگ (Mobile Chatting) صرف آواز ہی سے نہیں ہوتی بلکہ کتابت سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر کسی آدمی نے چیٹنگ (Chatting) کے دوران اپنی بیوی کو طلاق دی تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[2]

شوہر کا موبائل فون (Mobile Phone) سے بیوی کو طلاق کا ای میل (Email) بھیجنا

آج کل جدید موبائل فونز (Mobile Phones) میں انٹرنیٹ (Internet) کی سہولت موجود ہے۔ انسان کسی بھی وقت کسی بھی جگہ انٹرنیٹ (Internet) کو

۱۔ (تقدم تخریجه تحت عنوان) ''شوہر کا طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) میں غلطی سے ایک بیوی کا نام لکھنا پھر ڈیلیٹ (Delete) کر کے دوسری بیوی کا نام لکھنا''

۲۔ "فروع: کتب الطلاق، ان مستبیناً علی نحو لوح وقع ان نوی، وقیل: مطلقاً، ولو علی نحو الماء فلا مطلقاً". (الدر المختار) "وان کانت مرسومة یقع الطلاق نوی أو لم ینو. ثم المرسومة لا تخلو أما ان أرسل الطلاق بأن کتب: أما بعد فأنت طالق، فکما کتب هذا یقع الطلاق". (ردالمحتار: ج ۴، ص، ۴۵۵، ۴۵۶، کتاب الطلاق/ مَطْلَبٌ فِي الطَّلَاقِ بِالْكِتَابَةِ، بیروت)

موبائل فون (Mobile Phone) پر استعمال کرسکتا ہے چنانچہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے موبائل فون (Mobile Phone) سے طلاق کا ای میل (Email) بھیجا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوجائے گی۔[1]

بیوی کا طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو ریسیو (Receive) نہ کرنا

کبھی کبھی موبائل فون (Mobile Phone) کا نیٹ ورک (Network) مصروف ہو یا کوئی ٹیکنیکل (Technical) خرابی ہو تو ٹیکسٹ میسجز (Text Messages) متعلقہ آدمی تک نہیں پہنچتے۔ چنانچہ اگر شوہر نے بیوی کو طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) ارسال کیا اور اسے میسج (Message) وصول نہیں ہوا تو بھی اس پر طلاق واقع ہوجائے گی۔[2]

شوہر کا بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) میں طلاق اور سینڈ (Send) کے بٹن (Button) کا خراب ہوجانا

کسی نے اپنی بیوی کے لئے موبائل فون (Mobile Phone) میں طلاق لکھی اور اسے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ارسال کرنا چاہا مگر سینڈ (Send) کا بٹن (Button) خراب ہوگیا جس کی وجہ سے وہ ارسال نہ ہوسکا تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوجائے گی۔[3]

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

۲۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

۳۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے الفاظ کا پورا نظر نہ آنا

کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دی اور بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر ٹیکسٹ (Text) کے الفاظ آدھے دکھائی دینے لگے جو کہ پڑھنے کے قابل نہ تھے تو اس صورت میں بھی اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ بیوی کا طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) پڑھنا ضروری نہیں۔[1]

شوہر کا طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) لکھ کر ڈرافٹ (Draft) میں محفوظ کرنا

موبائل فونز (Mobile Phones) میں ایک سہولت ڈرافٹ (Draft) کی بھی ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنے لکھے ہوئے ایس ایم ایس (S.M.S) کو موبائل فون (Mobile Phone) میں محفوظ کرنا چاہے تو ڈارفٹ (Draft) میں محفوظ کر سکتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی شخص نے اپنے موبائل فون (Mobile Phone) میں طلاق کا ایس ایم ایس لکھا اور اپنی بیوی کو ارسال کیے بغیر ڈارفٹ (Draft) میں محفوظ کر لیا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔[2]

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

۲۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

طلاق کا مضمون لکھ کر لاعلمی میں شوہر سے میسج (Message) کے ارسال (Send) کا بٹن (Button) دبوانا

اگر کسی آدمی نے ایس ایم ایس (S.M.S) میں طلاق کا مضمون لکھ کر شوہر کو دھوکے سے یا اس کی لاعلمی میں اس سے میسج کے ارسال (Send) کا بٹن (Button) دبوایا تو اس سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ شوہر کو مضمون پر اطلاع نہیں ہوئی۔[1]

شوہر نے میسج (Message) میں ایک طلاق لکھی کسی نے دھوکے سے دو لکھ دیں

اگر کسی آدمی نے موبائل فون (Mobile Phone) میں اپنی زوجہ کیلئے ایک طلاق لکھی اور اس میسج (Message) کو ابھی بھیجا نہیں تھا کہ کسی نے دھوکے سے اس میں ایک کے بجائے دو طلاقیں لکھ دیں اور شوہر نے اس کو بغیر پڑھے ارسال کر دیا تو اس سے بیوی پر ایک طلاق واقع ہوگی نہ کہ دو۔[2]

شوہر سے خالی کاغذ پر دستخط کروا کر طلاق کے مضمون کو ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ ارسال کرنا

اگر کسی نے شوہر سے خالی کاغذ پر دستخط کروا کر طلاق کا مضمون لکھ کر ملٹی میڈیا

۱۔ ”وكذلك كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع به الطلاق اذا لم يقر أنه كتابه كذا في المحيط“. (الفتاوى الهندية: ج ۱، ص ۴۱۵، كتاب الطلاق /باب في ايقاع الطلاق، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، بيروت)

۲۔ (المرجع السابق)

میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ اس کی بیوی کو ارسال کیا تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[۱]

شوہر کا طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کا اقرار کے بعد انکار

اگر شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد طلاق کا اقرار کیا اور بعد میں منکر ہو گیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ اس کی چند صورتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ اگر شوہر نے اپنی زوجہ کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دی اور شوہر انکار کرتا ہے کہ میں نے طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) نہیں بھیجا تو ایسی صورت میں اگر بیوی یہ ثابت کر دے کہ شوہر نے خود طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) بھیجا ہے تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

۲۔ کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دے کر انکار کر دیا کہ میں نے طلاق نہیں دی اور دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں کہ اس نے طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) بھیجا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی شوہر کے انکار سے کچھ نہیں ہوتا۔[۲]

۱۔ المرجع السابق

۲۔ ”رجل استکتب من رجل آخر الی امرأته کتاباً بطلاقها وقرأه علی الزوج فأخذه وطواه وختم وکتب في عنوانه وبعث به الی امرأته فأتاها الکتاب وأقر الزوج أنه کتابه فان الطلاق یقع علیها ....“ (الفتاوی الهندیة: ج، ۱، ص، ۴۱۵، کتاب الطلاق/باب في ایقاع الطلاق، الفصل السادس في الطلاق بالکتابة، بیروت)

”ولو جحد الزوج الکتاب وأقامت علیه البینة أنه کتبه بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

شوہر نے بیوی کو ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ طلاق دی مگر عدد یاد نہیں

اگر شوہر نے بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دے کر ٹیکسٹ (Text) کو موبائل فون (Mobile Phone) سے ختم کر دیا مگر اس وقت عدد یاد نہیں رہا کہ کتنی طلاقیں دیں لیکن بیوی نے ایس ایم ایس (S.M.S) کو اپنے موبائل فون (Mobile Phone) میں سیو (save) کیا ہوا تھا تو شوہر اس محفوظ کیے ہوئے ایس ایم ایس (S.M.S) کے مطابق عمل کرے گا۔ اس کی چند صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ اگر شوہر نے بیوی کو ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ طلاق دی مگر عدد بھول گیا اور دونوں نے بھیجے ہوئے میسجز (Messages) کو موبائل فون (Mobile Phone) سے ڈیلیٹ (Delete) کر دیا اب شوہر موبائل فون (Mobile Phone) کی کمپنی (Company) سے رابطہ کر کے اپنے بھیجے ہوئے ایس ایم ایس (S.M.S) کی کاپی لیکر اس کے مطابق عمل کرے گا۔

۲۔ شوہر نے بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone)، وائس میل (Voice Mail)

گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ بیده فرق بينهما في القضاء لأن الثابت بالبينة عليه كالثابت باقراره". (المبسوط للسرخسي: ج، ٦، ص، ١٦٧، باب طلاق الأخرس، بيروت)
"(واذا شهد شاهدان على رجل أنه طلق امرأته ثلاثاً وجحد الزوج والمرأة ذلك فرق بينهما) لأن المشهود به حرمتها عليه والحل والحرمة حق الله تعالىٰ فتقبل الشهادة عليه من غير دعوى". (المبسوط للسرخسي: ج، ٦، ص، ١٧٠، باب الشهادة في الطلاق، بيروت)

یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ طلاق دی مگر عدد یاد نہیں کہ کتنی دفعہ دی تھیں ایک یا دو۔ لیکن بیوی کا خیال یہ ہو کہ دو دفعہ دی تھیں اور وہاں کوئی ترجیح اور ظن غالب کا کوئی ذریعہ نہیں اور نہ ہی کسی ذریعے سے طلاق کے عدد کو معلوم کیا جاسکتا ہو تو اس صورت میں ایک ہی طلاق شمار ہوگی۔

۳۔ شوہر نے بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone)، وائس میل (Voice Mail) یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ طلاق دی اور عدد بھول گیا اور بیوی نے اس کی کال (Call) کو ریکارڈ (Record) کر لیا تو شوہر اس ریکارڈنگ (Recording) کے مطابق عمل کرے گا۔

۴۔ شوہر نے موبائل فون (Mobile Phone) پر اپنی بیوی کو طلاق لکھی لیکن کسی شخص نے دھوکے سے اس کو ڈیلیٹ (Delete) کر دیا اب شوہر کو عدد یاد نہیں کہ ایک دی تھی یا دو تو اس سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔

۵۔ کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دی اور دونوں نے میسجز (Messages) کو اپنے موبائل فون (Mobile Phone) سے ڈیلیٹ (Delete) کر دیا ہے لیکن شوہر نے اپنے ارسال کئے ہوئے ایس ایم ایس (S.M.S) کو میموری کارڈ (Memory card) میں سیو (Save) کیا ہوا تھا تو شوہر میموری کارڈ (Memory card) میں محفوظ کیے گئے ایس ایم ایس (S.M.S) کے مطابق عمل کرے گا۔[1]

۱۔ ”في نوادر ابن سماعة عن محمد رحمه الله تعالى اذا شك في أنه طلق واحدة، أو ثلاثاً، فهي واحدة حتى يستيقن أو يكون أكبر ظنه على خلافه“. (الفتاوى الهندية: ج ۱، ص ۳۹۸، كتاب الطلاق /باب في ايقاع الطلاق، الفصل الأول في الطلاق الصريح، مطلب: اذا شک واحدة.........بيروت)

شوہر کا طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) لکھ کر ڈیلیٹ (Delete) کرنا

اگر شوہر نے موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) لکھا اور بیوی کو ارسال کیے بغیر ہی موبائل فون (Mobile Phone) سے ڈیلیٹ (Delete) کر دیا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[1]

بیوی کے تینوں نمبرز (Numbers) پر ایک ایک طلاق ارسال کرنا

اگر بیوی کے پاس تین نمبرز (Numbers) ہیں اور شوہر نے تینوں نمبرز (Numbers) پر ایک ایک طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا تو اس پر تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ ہاں اگر تاکید مقصود ہو یا شوہر نے محسوس کیا کہ اس کی بیوی کو طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) کسی وجہ سے وصول نہیں ہوا ہوگا تو

۱۔ "فان کان کتب امرأته طالق فهي طالق سواء بعث الكتاب اليها، أو لم يبعث". (المبسوط للسرخسي: ج ٦، ص ١٦٧، باب طلاق الأخرس، بيروت)

"ولو كتب الطلاق في وسط الكتاب و كتب قبله وبعده حوائج ثم محا الطلاق وبعث بالكتاب اليها وقع الطلاق كان الذي قبل الطلاق أقل أو أكثر كذا في فتاوى قاضي خان". (الفتاوى الهندية: ج ١، ص ٣١٤، كتاب الطلاق /باب في ايقاع الطلاق، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، بيروت)

اس نے تین مرتبہ ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کر دیا تو اس صورت میں ایک ہی طلاق واقع ہوگی نہ کہ تین۔[1]

ایس ایم ایس (S.M.S) کا فیل (Fail) ہو جانا یا شوہر کا دوبارہ ارسال کرنا

اگر شوہر نے بیوی کو ایک طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کرنا چاہا اور نیٹ ورک (Network) کی خرابی یا موبائل فون (Mobile Phone) میں بیلنس (Balance) نہ ہونے کی وجہ سے فیل (Fail) ہو گیا اور لکھا ہوا ایس ایم ایس (S.M.S) ڈیلیٹ (Delete) ہو گیا اور شوہر نے دوبارہ طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) ارسال کیا تو اس سے اس کی بیوی پر ایک ہی طلاق واقع ہوگی نہ کہ دو اس لئے کہ وہ پہلی دی ہوئی طلاق کی خبر دے رہا ہے جو اس نے ایس ایم ایس (S.M.S) میں لکھی تھی اور وہ میسج (Message) کسی وجہ سے بیوی کو نہیں مل سکا۔[2]

بیوی کے تینوں نمبرز (Numbers) پر طلاق کی خبر دینا

اگر کسی نے بیوی کے ایک نمبر (Number) پر طلاق کا ایس ایم ایس

۱۔ "كرر لفظ الطلاق وقع الكل ، وان نوى التأكيد دين ".(الدر المختار مع ردالمحتار: ج ، ۴، ص ، ۵۲۱ ، كتاب الطلاق /بَابُ طَلَاقِ غَيرِ المَدْخُولِ بِهَا ، بيروت)

۲۔ "ولو قال لامرأته: أنت طالق فقال له رجل ما قلت فقال: طلقتها أو قال قلت: هي طالق فهي واحدة في القضاء كذا في البدائع". (الفتاوى الهندية: ج ۱، ص ۳۹۰، كتاب الطلاق/باب في ايقاع الطلاق، بيروت)

(S.M.S)ارسال کیا اور پھر بیوی سے پوچھا کہ تمھیں میرا میسج (Message) ملا ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے آپ کا میسج (Message) نہیں ملا تو شوہر نے اس کے دوسرے نمبر (Number) پر ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا اور نیٹ ورک (Network) کی مصروفیت کی وجہ سے اس کو نہیں ملا تو شوہر نے اس کے تیسرے نمبر (Number) پر طلاق کا میسج (Message) ارسال کیا تو ان تمام صورتوں میں اس کی بیوی پر ایک ہی طلاق واقع ہوگی اس لئے کہ وہ پہلے دی ہوئی طلاق کی خبر دے رہا ہے۔[1]

شوہر سے زبردستی طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کروانا

اگر شوہر کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دے اور اس نے اپنی بیوی کو طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کر دیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[2]

نوٹ: اکراہ ایسا فعل ہے جس کو انسان دوسرے کے لئے بغیر اس کی رضامندی و خواہش کے کرتا ہے۔

اکراہ کی اقسام

اکراہ دو قسموں پر مشتمل ہے۔

۱۔ (المرجع السابق)

۲۔ "فلو أكره على أن يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق، لأن الكتابة أقيمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا كذا في الخانية" (ردالمحتار: ج ۴، ص ۴۴۰، كتاب الطلاق، مَطْلَبٌ فِي الإِكْرَاهِ عَلَى التَوكِيلِ بِالطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالعِتَاقِ، بيروت)

۱۔ اکراہ ملجیٔ

۲۔ اکراہ غیر ملجیٔ

اکراہ ملجیٔ کسی غیر آدمی کو قتل یا جسم کے کسی عضو کو تلف کرنے کی دھمکی کا نام ہے جبکہ اکراہ غیر ملجی کسی شخص کو بیڑیاں ڈالنے یا قید کرنے کی دھمکی کا نام ہے۔

اکراہ کا حکم

اکراہ کا حکم یہ ہے کہ مکرہ کے سب قولی تصرفات منعقد ہو جاتے ہیں۔لیکن جو تصرفات فسخ ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں جیسے بیع اجارہ وغیرہ وہ فسخ ہو جائیں گے اور جو فسخ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے جیسے طلاق، عتاق، نکاح تدبیر استیلاد اور نذر لازم رہیں گے۔[۱]

۱۔ ”فهو اسم لفعل يفعله المرء بغيره فينتفي به رضاه كذا في الكافي. وأما أنواعه: فالاكراه في أصله على نوعين: أما ان كان ملجئاً أو غير ملجئ فالاكراه الملجئ هو الاكراه بوعيد تلف النفس أو بوعيد تلف عضو من الأعضاء، والاكراه الذي هو غير ملجئ هو الاكراه بالحبس والتقييد“. (الفتاوى الهندية: ج، ۵، ص، ۴۴، كتاب الاكراه، الباب الأول في تفسيره شرعاً وأنواعه وشروطه وحكمه وبيان بعض المسائل، بيروت)

”وأما حكمه : وهو الرخصة أو الاباحة أو غيرهما فيثبت عند وجود شرطه والأصل أن تصرفات المكره كلها قولاً منعقدة عندنا الا أن ما يحتمل الفسخ منه كالبيع والاجارة يفسخ وما لا يحتمل الفسخ منه كالطلاق والعتاق والنكاح والتدبير والاستيلاد والنذر فهو لازم كذا في الكافي“. (الفتاوى الهندية : ج، ۵، ص، ۴۴، كتاب الاكراه/الباب الأول في تفسيره شرعاً وأنواعه وشروطه وحكمه وبيان بعض المسائل، بيروت)

شوہر کا تین الگ الگ ایس ایم ایس (S.M.S) میں ایک ایک طلاق لکھنا اور بیوی کو تین میں سے ایک کا ملنا

کسی نے اپنی بیوی کو تین الگ الگ ایس ایم ایس (S.M.S) میں طلاق لکھ کر ارسال کی اور بیوی کو تین میسجز (Messages) میں سے ایک ملا۔ اس صورت میں بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی میسج (Messages) کا اس تک پہنچنا ضروری نہیں۔[1]

شوہر کا موبائل فون (Mobile Phone) پر یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ موصولا استثناء

اگر کسی نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق دے کر متصلاً ان شاء اللہ کہا تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔ اور اگر اس نے موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق دے کر ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ استثناء کیا اور وہ میسج بیوی کو نہ ملا یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دی اور موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ استثناء کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہو گی۔

اس کی ایک اور صورت یہ ہے کہ موبائل فون (Mobile Phone) میں میسج ٹائپ (Type) کرنے کی ایک مقدار مقرر ہوتی ہے اگر کوئی اس مقدار سے بڑھے گا تو دوسرا میسج (Message) شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ یہ میسجز (Messages) متعلقہ آدمی تک ایک ایک کر کے پہنچیں گے۔ چنانچہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق کا

ا۔ "فکما کتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة". (ردالمحتار: ج ۴، ص، س ۴۵۶، مَطْلَبٌ فِي الطَّلَاقِ بِالْكِتَابَةِ، بيروت)

ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا اور اس کی مقدار ختم ہوگئی اس لئے اس نے دوسرے میسج (Message) میں ان شاء اللہ سے استثناء کیا تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی خواہ وہ میسجز (Messages) اس کو علیحدہ علیحدہ ملیں۔[1]

دو ایس ایم ایس (S.M.S) طلاق کے ارسال کرنا اور تیسرے میں موصولا استثناء

اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق کے دو ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیے

۱۔ "عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ يَبلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَن حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ استَثنَى". (سنن أبي داؤد: باب الاستثناء في اليمين، ص ۴۷۵، رقم الحديث، ۳۲۶۱، دار السلام)

"عن حماد: في رجل قال لامرأته: أنت طالق ان شاء الله، قال: له ثُنياه وقال الحكم مثل ذلك" (مصنف لابن أبي شيبة: ج ۹، ص ۵۶۸، باب ماقالوا في الاستثناء في الطلاق، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

"عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لامرأته أنت طالق ان شاء الله أو غلامه أنت حر ان شاء الله أو عليه المشى الى بيت الله ان شاء الله فلا شيء عليه". (سنن للبيهقي: باب الاستثناء في الطلاق والعتق والنذر وفي الايمان لا يخالفها، ج ۷، ص ۵۹۳، رقم الحديث، ۱۵۱۲۳ بحواله اثمار الهداية: ج ۵، ص ۹۰)

"(فلو)........(قال لها أنت طالق ان شاء الله متصلاً).......(مسموعاً) بحيث لو قرب شخص أذنه الى فيه يسمع.....(لا يقع) (الدر المختار مع رد المحتار: ج ۴، ص، ۶۲۳ تا ۶۲۶، كتاب الطلاق/بَابُ التَّعلِيقِ، بيروت)

" ولو كتب اليها أما بعد فأنت طالق ثلاثا ان شاء الله تبارك وتعالى موصولاً بكتابته لا تطلق" .... واذا كتب الطلاق واستثنى بلسانه أو طلق بلسانه واستثنى بالكتابة هل يصح لا رواية لهذه المسئلة وينبغي أن يصح كذا في الظهيرية". (الفتاوى الهندية: ج ۱، ص ۴۱۴، ۴۱۵، كتاب الطلاق /باب الطلاق في ايقاع الطلاق، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، بيروت)

اور تیسرے ایس ایم ایس (S.M.S) میں متصلا ان شاء اللہ سے استثناء کیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ مفصولاً استثناء

اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور استثناء مفصولاً کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ اس کی چند صورتیں ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ اگر کسی نے موبائل فون (Mobile Phone) پر بیوی کو طلاق ہی دی تھی کہ شوہر کے موبائل فون (Mobile Phone) پر کسی شخص کی کال (Call) آ گئی اور اس نے کال (Call) کو ہولڈ (Hold) یا میوٹ (Mute) پر لگا کر اس سے گفتگو شروع کر دی اور بعد میں ان شاء اللہ سے استثناء کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

۲۔ اگر شوہر نے بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق دی ہی تھی کہ بیوی نے کال (Call) کاٹ دی یا سگنلز (Signals) کی کمی کی وجہ سے کال (Call) کٹ گئی اور شوہر نے دوبارہ کال (Call) ملا کر انشاء اللہ سے استثناء کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

۳۔ کسی نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق دی ہی تھی کہ اس کے موبائل فون (Mobile Phone) پر کسی کا میسج (Message) آ گیا اور اس نے میسج (Message) پڑھنے کے بعد استثناء

۱۔ (المرجع السابق)

کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوجائے گی۔

۴۔ کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دی اور اس کے موبائل فون (Mobile Phone) میں بیلنس (Balance) ختم ہوگیا یا اس کے مقررہ میسجز (Messages) کی تعداد ختم ہوگئی اور اس نے موبائل فون کارڈ (Mobile Phone Card) لوڈ (Load) کر کے ان شاء اللہ سے استثناء کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوجائے گی۔[1]

شوہر کا طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) میں ان شاء اللہ سے استثناء کرنا اور بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر آدھا میسج (Message) دکھائی دینا

شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق کا میسج (Message) ارسال کیا اور اس میں ان

۱۔ ”عن الثوری في رجل حلف بطلاق امرأته أن لایکلِّم فلاناً شهراً، ثم قال بعد ذلك: الا أن یبدو لی. قال: ان اتّصل الکلام فله الاستثناء وان قطعه وسکت، ثم استثنی بعد ذلك، فلا استثناء له“ (مصنف عبدالرزاق: ج، ۶، ص، ۳۰۰، باب الاستثناء في الطلاق، رقم الحدیث، ۱۱۳۴۹، بیروت)

”عن ابن عمر قال: کل استثناء غیر موصول فصاحبه حانث“. (دارقطني: کتاب الوکالة، ج، ۴، ص، ۹۴، رقم الحدیث، ۴۲۸۴، بحواله اثمار الهدایة ج۵، ص ۱۹۱) ۳۴

”وان کان مفصولاً تطلق کذا في الظهیریة“. (الفتاوی الهندیة: ج ۱ ص، ۴۱۴، کتاب الطلاق /باب في ایقاع الطلاق، الفصل السادس في الطلاق بالکتابة، بیروت)

”وکذا اذا ماتت قبل قوله ان شاء الله تعالی لان بالاستثناء خرج الکلام من أن یکون ایجابًا والموت ینافی الموجب دون المبطل بخلاف ما اذا مات الزوج لانه لم یتصل به الاستثناء“. (هدایة: کتاب الطلاق /فصل في الاستثناء، ج، ۲، ص، ۴۰۲، امدادیة)

شاء اللہ سے استثناء کیا لیکن بیوی کو کسی ٹیکنیکل (Technical) یا اسکرین (screen) میں خرابی کے باعث آدھا ٹیکسٹ (Text) ملا جس میں طلاق والا حصہ تو اس اسکرین (Screen) پر نظر آرہا تھا لیکن استثناء والا نظر نہیں آرہا۔ بیوی طلاق کا دعوی کرتی ہے اور شوہر استثناء کا تو اس صورت میں شوہر کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔[1]

شوہر کا ریکارڈڈ ویڈیو (Recorded Video) میں استثناء کر کے ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ اپنی بیوی کو ارسال کرنا اور اس کو ٹیکنیکل (Technical) خرابی کی وجہ سے لفظ استثناء کا سنائی نہ دینا

کسی نے موبائل فون (Mobile Phone) میں استثناء کے ساتھ طلاق ریکارڈ (Record) کی اور اپنی زوجہ کو ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ ارسال کی۔ اس کو ویڈیو (Video) میں خرابی کے باعث فقط طلاق سنائی دی لفظ استثناء سنائی نہ دیا۔ بیوی طلاق کا دعوی کرتی ہے اور شوہر استثناء کا تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہوگا۔[2]

۱۔ "اذا طلّق وادّعی الاستثناءَ فالقولُ له". (الفتاوی السراجیة: ص، ۲۲۲، کتاب الطلاق/باب التعلیقِ والاضافة، بیروت)

اذا ادّعى الزوج التكلم بالاستثناء أو بالشرط في الخلع ، أو ادّعى التكلّم بالاستثناء أو الشرط في الطلاق فالقول قول الزوج". (المحیط البرهانی: ج، ۴، ص، ۵۰۲، کتاب الطلاق/الفصل التاسع: الاستثناء فی الطلاق، ادارة القرآن)

۲۔ (المرجع السابق)

شوہر کا ایس ایم ایس (S.M.S) میں لفظ طلاق کے بجائے طاق لکھنا

جدید موبائل فونز (Mobile Phones) میں انگلش (English) کے علاوہ عربی یا اردو زبانوں میں بھی ایس ایم ایس (S.M.S) لکھنے کی سہولت موجود ہے۔ چنانچہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) لکھتے ہوئے لفظ طلاق کے بجائے طاق لکھ کر بھیج دیا تو اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی۔[۱]

موبائل فون (Mobile Phone) پر "أنت طالق" کا اسکرین سیور (Screen Saver) بنانا

موبائل فونز (Mobile Phones) کی اسکرین (Screen) پر کسی قسم کی عبارت یا تصویر لگائی جاسکتی ہے۔ موبائل فون (Mobile Phone) کے اس فیچر (Feature) کو اسکرین سیور (Screen Saver) کہتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی نے موبائل فون (Mobile Phone) میں "أنت طالق" کا اسکرین سیور (Screen Saver) بنایا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی ہاں اگر نیت کی ہے تو طلاق واقع ہوجائے گی۔[۲]

۱۔ "وان حذف اللام فقط فقال: أنت طاق لا يقع وان نوى". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۳۹۱، کتاب الطلاق/باب في ايقاع الطلاق، بيروت)

۲۔ "ثم الكتاب على ثلاث مراتب: مستبين مرسوم وهو بمنزلة النطق في الغائب والحاضر على ماقالوا. ومستبين غير مرسوم كالكتابة بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

ایس ایم ایس (S.M.S) چیک (Check) کرنے کیلئے طلاق لکھنا

کسی کے ایس ایم ایس (S.M.S) کسی وجہ سے ارسال نہیں ہورہے تھے اور اس نے ایس ایم ایس (S.M.S) کو چیک (Check) کرنے کیلئے اپنی بیوی کو طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) لکھ کر ارسال کیا اور اس کی نیت طلاق کی نہیں تھی فقط یہ دیکھنا تھا کہ میرے میسجز (Messages) ارسال ہورہے ہیں یا نہیں تو اس صورت میں اس کی بیوی پر قضاءً طلاق واقع ہوجائے گی۔[1]

نوٹ: اگر کسی وجہ سے کسی کے ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال نہیں ہورہے تھے اور اس نے میسجز (Messages) کو چیک (Check) کرنے کے لئے صرف لفظ طلاق لکھ کر اپنی بیوی کو ارسال کیا تو اس صورت میں اگر اس کی نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہوجائے گی ورنہ نہیں۔

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ علی الجدار وأوراق الأشجار، وينوي فيه لأنه بمنزلة صريح الكتابة فلا بد من النية، وغير مستبين كالكتابة على الهواء والماء، وهو بمنزلة كلام غير مسموع فلا يثبت به الحكم". (هداية: مسائل شتى ماخوذ از فتح القدير: ج، ۱۰، ص، ۵۵۸، كتاب الخنثى، بيروت)

"ولو كتب على شيء يستبين عليه امرأته أو عبده. كذا ان نوى؛ صحّ والاّ؛ فلا". (الأشباه والنظائر: ص، ۳۷۵، الفن الثالث/الجمع والفرق، أحكام الكتابة، بيروت

۱۔ "وان كانت مرسومة يقع الطلاق نوى أو لم ينو .... ولا يحتاج الى النية في المستبين ولا يصدق في القضاء أنه عنى تجربة الخط". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۵۶، كتاب الطلاق/مَطْلَبٌ فِي الطَّلَاقِ بِالْكِتَابَةِ، بيروت)

ایس ایم ایس (S.M.S) میں ''Divorce'' کے بجائے ''Divorse'' لکھنا

اگر کوئی عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں طلاق دے گا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ خواہ اس میں سپیلنگ (Spelling) کی غلطی ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو انگریزی میں ''I divorse you'' لکھ کر طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی خواہ Divorce کے بجائے Divorse لکھا ہو۔[۱]

وکیل بالطلاق کا غلطی سے ایس ایم ایس (S.M.S) اپنی بیوی کو ارسال کر دینا

اگر شوہر نے کسی کو وکیل بالطلاق بنایا اور کہا کہ تم میری بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دو اور اس نے غلطی سے طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) مؤکل کی بیوی کو ارسال کرنے کی بجائے اپنی بیوی کو ارسال کر دیا تو اس سے وکیل کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[۲]

۱۔ "عن ابراهيم قال: طلاق العجمي جائز". (مصنف لابن أبي شيبة: ج، ۱۰، ص، ۳۳، باب ما قالوا في الرجل يطلّق بالفارسية" رقم الحديث، ۱۸۷۲۳، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

۲۔ (تحت عنوان شوہر کا بیوی کو دو دہیلڈ نمبر کے ساتھ طلاق دینا)

"لو قال: طالق، فقيل له: من عنيت؟ فقال: امرأتي طلقت امرأته ا ه...لو قال: امرأة طالق، أو قال: طلقت امرأة ثلاثاً، وقال: لم أعن أمراتي، يصدق ا ه. ويفهم منه أنه لو لم يقل ذلك، تطلق امرأته، لأن العادة أن من له امرأة انما بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

شوہر کا طلاق کا مضمون حکایۃً بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کرنا

اگر کسی نے طلاق کا مضمون کسی کتاب سے نقل کر کے اپنی بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر حکایۃً ارسال کیا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی۔[1]

شوہر کا لکھی ہوئی طلاق ارسال کرنا

اگر شوہر نے کسی سے طلاق کا مضمون لکھوا کر بیوی کو ارسال کیا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ آج کل جدید فونز (Phones) میں کیمرا (Camera) کی سہولت موجود ہے جس کے ذریعہ تصاویر کھینچ کر دوسرے موبائل فونز (Mobile Phones) پر بھیجی جا سکتی ہیں۔ ان میسجز (Messages) کو ملٹی میڈیا میسجز (Multimedia message) کہا جاتا ہے۔ ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ طلاق کی چند صورتیں ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ اگر شوہر نے کسی سے کہا کہ مجھے طلاق کا مضمون قلم سے لکھ کر دو اور اس نے

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها، فقوله: اني حلفت بالطلاق ينصرف اليها مالم يرد غيرها لأنه يحتمله كلامه"۔ (ردالمحتار: ج،۴، ص، ۴۵۸، كتاب الطلاق /بَابُ الصَّرِيحِ، مَطْلَبٌ: سن بوش، يَقَعُ بِهِ الرَّجعِيُّ، بيروت)

۱۔ "وفي متعلم يكتب ناقلاً من كتاب رجل قال: ثم يقف ويكتب امرأتي طالق وكما كتب قرن الكتابة باللفظ بقصد الحكاية لا يقع عليه". (البحر الرائق: ج ۳، ص، ۴۵۱، كتاب الطلاق /باب الطلاق، بيروت)

مضمون کو ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ اپنی زوجہ کے موبائل فون (Mobile Phone) پر ارسال کیا تو اس سے اس پر طلاق واقع ہوجائے گی۔

۲۔ اگر کوئی شخص طلاق کا لکھا ہوا مضمون ویڈیو (Video) پر ریکارڈ (Record) کر کے ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ بیوی کو ارسال کرے تو طلاق واقع ہوجائے گی۔

۳۔ موبائل فونز (Mobile Phones) میں میسج (Message) ٹائپ کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں مختصر فقرے سہولت کے لئے محفوظ کیے گئے ہیں تاکہ پورا میسج (Message) ارسال کرنے کے بجائے ان مختصر فقروں کو ارسال کیا جائے۔ مثلاً (میں مصروف ہوں، تجھے طلاق وغیرہ) ان میسجز (Messages) کو میسج ٹمپلیٹس (Message Templates) کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی نے ان محفوظ کیے گئے فقروں میں "میں نے تجھے طلاق دی" کو بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر ارسال کیا تو اس پر طلاق واقع ہوجائے گی۔[1]

۱۔ "رجل استکتب من رجل آخر الی امرأته کتاباً بطلاقها وقرأه علی الزوج فأخذه وطواه وختم وکتب في عنوانه وبعث به الی امرأته فاتاها الکتاب وأقر الزوج أنه کتابه فان الطلاق یقع علیها کذلک لو قال: لذالك الرجل ابعث بهذا الکتاب الیها أو قال: له اکتب نسخة وابعث بها الیها ....". (الفتاوی الهندیة: ج ۱، ص ۴۱۵، الفصل کتاب الطلاق /باب في ایقاع الطلاق ، الفصل السادس في الطلاق بالکتابة ، بیروت)

شوہر کا کسی سے طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) لکھوانا

اگر شوہر نے کسی سے طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) لکھوایا اور اس نے شوہر کو پڑھ کر سنایا اور شوہر نے اسے کہا کہ اس کو ارسال کر دو تو طلاق واقع ہو جائے گی۔اس کی چند صورتیں نظر قارئین ہیں۔

۱۔ اگر شوہر نے کسی سے ایک طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) لکھوایا اور لکھنے والے نے جان بوجھ کر دو طلاقیں لکھ دیں اور شوہر کو پورا پورا صحیح صحیح پڑھ کر سنایا اور شوہر نے خود اس کو ارسال کیا تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

۲۔ اگر شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) خود لکھا اور کسی کو کہا کہ اس کو ارسال کر و تو بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔

۳۔ اگر شوہر نے کسی کو کہا کہ اس طلاق کے مضمون کو اپنے موبائل فون (Mobile Phone) پر نقل کر کے اپنے نمبر (Number) سے میری بیوی کو ارسال کر دو اور اس نے وہی مضمون نقل کر کے اس کی بیوی کو ارسال کر دیا تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[۱]

بیوی کا موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کا مضمون ٹائپ (Type) کر کے شوہر کو ارسال کرنا

اگر کسی عورت نے اپنے موبائل فون (Mobile Phone) پر ''تجھے طلاق ہے'' ''أنت طالق'' ٹائپ کر کے اپنے شوہر کے موبائل فون (Mobile Phone) پر

۱۔ المرجع السابق

ارسال کیا اور لکھا کہ اس جملے کو پڑھو اور شوہر نے اس کو پڑھا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی۔[۱]

شوہر کا ایس ایم ایس (S.M.S) میں تین دفعہ طلاق کا مضمون پڑھنا اور کاتب کا تین طلاقیں لکھنا

زید نے کسی کو کہا کہ میری بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایک طلاق لکھ دو اور اس نے زید سے طلاق کا مضمون تین دفعہ کہلوا کر اس کی بیوی کو تین بار طلاق لکھ کر میسیج (Message) ارسال کر دیا تو اس صورت میں زید کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوگئی نہ کہ ایک۔[۲]

۱۔ ”امرأة كتبت أنت طالق ثم قالت لزوجها اقرأ علي فقرأ لا تطلق اھ۔“ (البحر الرائق: ج، ۳، ص، ۴۵۱، كتاب الطلاق /باب الطلاق، بيروت)

۲۔ ”(قال لزوجته غير المدخول بها أنت طالق) . . . . (ثلاثاً) ....(وقعن) (وان فرق) ....(بانت بالأولى)..............(لم تقع الثانية) بخلاف الموطوئة حيث يقع الكل (الدر المختار مع ردالمحتار : ج، ۴، ص، ۵۰۹ الى ۵۱۲، كتاب الطلاق /باب طلاق غير المدخول بها، بيروت)

”وأما البدعي فنوعان..............فالذي يعود الى العدد أن يطلقها ثلاثاً في طهر واحد بكلمة واحدة أو بكلمات متفرقة..............فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصياً“. (الفتاوى الهندية : ج، ۱، ص، ۳۸۳، كتاب الطلاق / الباب الأول فى تفسيره وركنه وشرطه، بيروت)

قوله:(كرر لفظ الطلاق) بأن قال للمدخولة : أنت طالق أنت طالق أو قد طلقتك قد طلقتك أو أنت طالق .... قوله : (وان نوى التأكيد دين) أي ووقع الكل قضاء، وكذا اذا طلق أشباه : أي بأن لم ينو استئنافاً ولا تأكيدا لأن الأصل عدم التأكيد“.(ردالمختار: ج، ۴، ص، ۵۲۱، ۵۲۲، كتاب الطلاق / باب طلاق غير المدخول بها، بيروت)

بیوی کا طلاق کا مطالبہ کرنا اور شوہر کا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ تین انگلیوں کی تصویر یا ہاتھ کا نشان بھیج دینا جس میں اسے خدا حافظ کہا گیا ہو

موبائل فونز (Mobile Phones) میں پیغام رسانی کے ساتھ ساتھ ایک مخصوص آپلکیشن (Application) کی مدد سے مختلف قسموں کی چھوٹی چھوٹی تصاویر تحریر کے ساتھ متعلقہ آدمی کو بھی بھیجی جاسکتی ہیں جس میں مختلف جذبات کا اظہار کیا گیا ہوتا ہے۔ مثلاً کسی کو کسی کام سے روکنا ہو تو ہاتھ کا نشان بھیج دیا جاتا ہے جس میں اس کام سے رکنے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ ایسی آپلکیشن (Application) کو ایموجی آئکانز (Emoji Icons) کہتے ہیں۔ چنانچہ اگر عورت نے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا اور مرد نے طلاق کا تلفظ ادا کیے بغیر اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ تین انگلیوں کی تصویر بھیج دی یا ہاتھ کا نشان بھیج دیا جس میں عورت کو خدا حافظ کہا گیا ہو تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی خواہ اس نے اس سے تین طلاق کی نیت ہی کیوں نہ کی ہو۔[1]

۱۔ "امرأة قالت لزوجها طلقني فأشار اليها بثلاثة أصابع و نوى به ثلاث تطليقات لا تطلق ما لم يتلفظ به". (فتاوی قاضي خان: ج، ۱، ص، ۴۰۶، کتاب الطلاق، بیروت)

"قالت لزوجها: طلّقني، فأشار اليها بثلاث أصابع، يريد بذلك ثلاث تطليقات، لا تطلق ما لم يقل بلسانه، لأنه لو وقع وقع بالضمير، والطلاق لا يقع بالضمير". (المحيط البرهاني: ج، ۴، ص، ۴۰۰، کتاب الطلاق/الفصل الرابع: فيما يرجع الى صريح الطلاق، ادارة القرآن)

ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایک طلاق سنت یا تین طلاقیں دینے کا طریقہ

اگر کوئی ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ اپنی بیوی کو ایک طلاق سنت دینے کا ارادہ کرے تو ایسے لکھے ''جب تیرے پاس میرا یہ ایس ایم ایس (S.M.S) پہنچے اس کے بعد جب تمھیں حیض آئے اور بعد ازاں تو پاک ہو جائے تو تجھے ایک طلاق ہے''۔ اور اگر شوہر تین طلاقیں دینے کا ارادہ کرے تو یوں لکھے ''جب تیرے پاس میرا یہ ایس ایم ایس (S.M.S) پہنچے پھر جب تجھے حیض آئے اور بعد ازاں تو پاک ہوجائے تو تمھیں طلاق ہے، پھر جب تمھیں (دوسرا) حیض آئے اور بعد ازاں تو پاک ہوجائے تو تمھیں (دوسری) طلاق ہے، پھر جب تمھیں (تیسرا) حیض آئے اور بعد ازاں تو پاک ہوجائے تو تجھے (تیسری) طلاق ہے۔''

امام محمد رحمہ اللہ رقیات میں فرماتے ہیں:

''کہ شوہر یوں لکھے کہ جب تیرے پاس میری یہ تحریر پہنچے اور تو اس کے مضمون کو سمجھ لے پھر تجھے حیض آئے اور بعد ازاں تو پاک ہوجائے تو تجھے طلاق۔ ظاہر ہے کہ اس تحریر میں دوسری تحریر کے مقابلہ زیادہ احتیاط ہے۔[1]

۱۔ "ولو كان الزوج غائباً، فأراد أن يطلقها للسنة واحدة، فانه يكتب اليها: اذا جاءك كتابي هذا، ثم حضت وطهرت، فأنت طالق، وان أراد أن يطلقها ثلاثاً يكتب اليها: اذا جاءك كتابي هذا، ثم حضت وطهرت، فأنت طالق، ثم اذا حضت وطهرت، فأنت طالق، ثم اذا حضت وطهرت، فأنت طالق.

وذكر محمد في الرقيات، أنه يكتب اليها: اذا جاءك كتابي هذا، فعلمت ما فيه، ثم حضت وطهرت، فأنت طالق، وتلك الرواية أحوط". (بدائع الصنائع: ج، ۴، ص، ۲۰۱، كتاب الطلاق / فَصل في ألفاظ طلاق السنة، بيروت)

رجعت کے معنی

رجعت کے معنی واپس لینے کے ہیں۔شوہر بیوی کو ایک یا دو طلاق رجعی دے کر عدت کے اندر اس سے رجوع کر لے اس کو رجعت کہتے ہیں۔

قرآن مجید سے رجعت کا ثبوت

''وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْا اِصْلَاحًا''[1]

ترجمہ:اوران کے شوہران کے لوٹانے کے زیادہ حقدار ہیں اس مدت کے اندر اگر اصلاح کا ارادہ کریں۔(ترجمہ ختم)

''اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ''[2]

ترجمہ:طلاق دو مرتبہ ہے پھر روک لینا ہے بھلائی کے ساتھ یا چھوڑ دینا ہے اچھے طریقے پر(ترجمہ ختم)

اس آیت میں ''فامساك بمعروف'' سے مراد رجعت کرنا ہے۔

حدیث سے رجعت کا ثبوت

'' عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لِيَرَاجِعْهَا''.[3]

۱۔ (آیت نمبر،۲۲۸،سورۃ البقرۃ،پارہ،۲)

۲۔ (آیت نمبر،۲۲۹،سورۃ البقرۃ،پارہ،۲)

۳۔ (صحیح البخاري : ج، ۳، ص، ۴۱۰، حدیث نمبر، ۵۲۵۲، باب إِذَا طُلِّقَتِ الحَائِضُ يُعْتَدُّ بِذَلِكَ الطَّلَاقِ، بيروت)

اس حدیث میں رجعت کا حکم دیا گیا جس سے رجعت کا ثبوت ہوا۔

رجعت کی شرائط

رجعت کی پانچ شرائط ہیں۔

۱۔ شوہر اپنی زوجہ کو طلاق ثلاثہ نہ دے۔

۲۔ کسی مال کے عوض طلاق نہ دی گئی ہو۔

۳۔ مرد طلاق صریح کے ساتھ ایسی صفت کو نہ ملائے جس سے طلاق صریح بائن ہوجاتی ہو۔

۴۔ شوہر طلاق کو کسی ایسی شے سے تشبیہ نہ دے جس کی وجہ سے طلاق صریح بائن ہوجاتی ہو۔

۵۔ طلاق کے الفاظ کنایہ میں سے نہ ہوں۔[1]

شوہر کا موبائل فون (Mobile Phone) پر بیوی سے رجعت کرنا

اگر شوہر بیوی سے موبائل فون (Mobile Phone) پر رجعت کرتا ہے تو رجعت ثابت ہوجاتی ہے۔[2]

۱۔ "هذا بيان لشرط الرجعة، ولها شروط خمس تعلم بالتأمل .شرنبلالية. قلت: هي أن لا يكون الطلاق ثلاثاً في الحرة أو ثنتين في الأمة، ولا واحدة مقترنة بعوض مالي، ولا بصفة تنبئ عن البينونة كطويلة أو شديدة، ولا مشبهة كطلقة مثل الجبل، ولا كناية يقع بها بائن.ولا يخفى أن الشرط واحد هو كون الطلاق رجعياً" (ردالمحتار: ج، ۵، ص، ۲۶، كتاب الطلاق /بَابُ الرَّجْعَةِ، بيروت)

۲۔ "فالسني:أن يراجعها بالقول ويشهد على رجعتها شاهدين" (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۰۲، كتاب الطلاق /باب في الرجعة وفيما تحل به المطلقة، بيروت)

شوہر کا وائس میل (Voice Mail) پر رجعت کا پیغام چھوڑنا

اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے موبائل فون (Mobile Phone) پر رجوع کرنے کی غرض سے اس کو فون (Phone) کرتا ہے لیکن وہ کال (Call) نہیں اٹھاتی اور وہ اس کے موبائل فون (Mobile Phone) کے وائس میل (Voice Mail) پر رجعت کا پیغام چھوڑتا ہے تو رجوع صحیح ہو جائے گا۔[1]

شوہر کا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ رجعت کرنا

اگر شوہر نے بیوی سے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ رجعت کی تو اس سے رجعت صحیح ہو جائے گی۔[2]

عورت کا ایس ایم ایس (S.M.S) یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ رجعت کرنا

اگر بیوی کی طرف سے رجعت بالقول پائی گئی مثلاً وہ اپنے شوہر سے یوں کہے میں تم سے رجعت کرتی ہوں تو رجعت درست نہ ہوگی۔ چنانچہ اگر عورت نے اپنے شوہر سے موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ رجعت کی تو درست نہ ہوگی۔ جب عورت کی طرف سے بالقول رجعت ثابت نہیں ہوتی تو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ بطریق اولی درست نہیں ہوگی۔[3]

۱۔ (راجع الحاشية المتقدمة آنفا)

۲۔ "الكتابة تقوم مقام الكاتب". (المغنى: ج، ۸، ص، ۲۸۳، حكم ما لو كان له امرأتان حفصة و عمرة، بيروت)

۳۔ "ولو قالت للزوج راجعتك لم يصح كذا في البدائع". (الفتاوى الهندية: ج، ا ص، ۵۰۳، كتاب الطلاق/باب في الرجعة وفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، بيروت)

بیوی کا موبائل فون (Mobile Phone) پر براہ راست ویڈیو کال (Video Call) کے دوران رجعت کے لئے شوہر کو شرم گاہ کا اندرونی حصہ دکھانا

عورت کی رجعت بالفعل کا اعتبار کیا گیا ہے جبکہ شوہر شہوت کی تصدیق کرے اور اس کو اس کا علم ہو اور وہ اپنی بیوی کو اس سے منع بھی نہ کرے۔ چنانچہ اگر بیوی نے اپنے شوہر سے براہ راست موبائل فون (Mobile Phone) پر ویڈیو کال (Video Call) کرتے ہوئے اپنی شرم گاہ کا اندرونی حصہ دکھایا اور مرد کو اس سے شہوت پیدا ہوئی جس کی اس نے تصدیق بھی کی تو رجعت درست ہو جائے گی اور اگر شوہر نے شہوت کا انکار کیا تو پھر رجعت درست نہ ہوگی۔ [۱]

فضولی کا موبائل فون (Mobile Phone) پر رجعت

اگر کوئی شخص کسی عورت سے موبائل فون (Mobile Phone) پر رجعت کرے اور بعد میں شوہر کو اطلاع دے کہ میں نے تمھاری طرف سے رجعت کر لی ہے اس پر اس کے شوہر نے اس کو جائز رکھا تو رجعت ثابت ہو جائے گی۔ [۲]

۱۔ "لا فرق بين كون القبلة والنظر واللمس منها أو منه في كونه رجعة اذا كان ما صدر منها بعلمه ولم يمنعها اتفاقًا............تثبت الرجعة هذا اذا صدقها الزوج في الشهوة فان أنكر لا تثبت الرجعة". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۰۳، كتاب الطلاق/باب في الرجعة وفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، بيروت)

۲۔ "لو أجاز مراجعة الفضولي صح ذلك". (ردالمحتار: ج، ۵ ص ۲۴، كتاب الطلاق/باب الرجعة، بيروت)

شوہر کا غلطی سے دوسری بیوی کو رجعت کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) بھیجنا

کسی آدمی نے اپنی دو بیویوں کو طلاق رجعی دے دی (ایک کا نام عائشہ اور دوسری کا نام زینب تھا) عائشہ سے رجوع کرنے کی غرض سے ایس ایم ایس (S.M.S) بھیجنا چاہا تو غلطی سے زینب کو بھیج دیا تو زینب سے رجعت ثابت ہو جائے گی۔[۱]

شوہر کو جبراً موبائل فون (Mobile Phone) پر رجعت کروانا

اگر کسی آدمی کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ تو موبائل فون (Mobile Phone) یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ اپنی بیوی سے رجوع کر اگر وہ حالت اکراہ میں اپنی بیوی سے رجوع کرلے گا تو رجعت ثابت ہو جائے گی۔[۲]

شوہر کو جبراً ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ رجعت کروانا

اگر شوہر کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی بیوی کو رجعت کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) ارسال کرے اور شوہر نے اپنی بیوی کو رجعت کا ایس ایم ایس (S.M.S) بھیج دیا تو رجعت ثابت نہیں ہوگی۔[۳]

۱۔ "تصح الرجعة مع الاكراه والهزل واللعب والخطأ كالنكاح". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص ۵۰۲، كتاب الطلاق/باب الرجعة وفيما تحل به المطلقة، بيروت)

۲۔ (تقدم تخريجه تحت المسئلة السابقه)

۳۔ "فلو أكره على أن يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق، لأن الكتابة أقيمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا كذا في الخانية". (ردالمحتار: ج ۴، ص ۴۴۰، كتاب الطلاق/مَطْلَبٌ فِي الِاكْرَاهِ عَلَى التَّوكِيلِ بِالطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالعِتَاقِ، بيروت)

ریکارڈڈ ویڈیو(Recorded Video)بطور شہادت

اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی اور پھر عدت کے اندر زوجہ کو بتائے بغیر رجوع کرلیا اور جب عورت کی عدت ختم ہوگئی تو شوہر نے دعوی کیا کہ میں نے تم سے عدت کے دوران رجوع کرلیا تھا اگر عورت نے اس کی تصدیق کردی تو رجعت ثابت ہو جائے گی اور اگر عورت نے جھٹلا دیا اور شوہر کے پاس بینہ بھی نہیں ہے تو عورت کی بات مانی جائے گی، چنانچہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق رجعی دی اور اس نے اپنی بیوی کو بتائے بغیر اپنے موبائل کیمرا(Mobile Camera) کے ذریعہ رجعت کر کے اس کو اپنے موبائل فون (Mobile Phone) میں سیو(Save) کر لیا۔ جب عورت کی عدت گذر چکی تو شوہر نے کہا کہ میں نے تم سے رجعت کی تھی اور عورت رجعت کا انکار کرتی ہے اور شوہر اپنی سیو(Save) کی ہوئی ویڈیو(Video) کو بطور شہادت یا ثبوت پیش کرنا چاہے تو وہ رجعت کو ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں بلکہ رجعت کو ثابت کرنے کے لئے دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔ اور ویڈیو (Video) دو گواہوں کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا عورت کی بات مانی جائے گی۔

اس کی ایک اور صورت یہ ہے کہ اگر بیوی انکار نہیں کرتی بلکہ کہتی ہے کہ مجھے وہ ویڈیو(Video) دکھاؤ اور دیکھنے کے بعد اس کو اطمینان ہوگیا کہ میرے شوہر نے عدت کے اندر رجوع کرلیا تھا تو اس صورت میں رجعت ثابت ہو جائے گی۔[1]

---

[1] ''عن ابراهيم قال: اذا ادّعى الرجعة بعد انقضاء العدة فعليه البينة''. (مصنف لابن أبي شيبة: باب ما قالوا في الرجل يدعي الرجعة بعد انقضاء العدة، ج، ۱۰، ص، ۱۹۴، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

''(و) نصابها (أي الشهادة) (لغيرها من الحقوق سواء كان) بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

شوہر کا رجعت کا ایس ایم ایس (S.M.S) بیوی کو نہ ملنا

شوہر نے بیوی کو رجعت کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا لیکن بیوی کو کسی وجہ سے موصول نہیں ہوا اور شوہر نے ایس ایم ایس (S.M.S) کو اپنے موبائل فون (Mobile Phone) میں سیو (Save) کرلیا۔ جب زوجہ کی عدت ختم ہوگئی تو شوہر نے دعوی کیا کہ میں نے دوران عدت تم کو رجعت کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا تھا اور بیوی لاعلمی کا اظہار کرتی ہے اب اگر شوہر اپنے موبائل فون (Mobile Phone) میں سیو (Save) کیا ہوا ایس ایم ایس (S.M.S) شہادت یا ثبوت کے طور پر پیش کرنا چاہے تو وہ کافی نہیں ہے۔ لہٰذا عورت کی بات کی تصدیق کی جائے گی۔[1]

نوٹ: یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا لاعلمی کا اظہار اور انکار رجوع دونوں برابر ہیں؟ تو اس کا جواب نفی میں ہے اس لئے کہ دونوں میں فرق ہے۔ عورت کو مراجعت کا علم ہونا ضروری نہیں بلکہ بدون علم کے بھی رجعت ثابت ہوجاتی ہے نیز یہ کہ اگر عورت کو اطمینان ہوجائے کہ میرے شوہر نے عدت کے اندر رجوع کرلیا تھا اور اس نے

گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ الحق (مالاً أو غیرہ کنکاح وطلاق ووکالة ووصیة........ (.... رجلان) ....(أو رجل وامرأتان)". (الدر المختار مع رد المحتار: ج ۸، ص ۱۷۸، کتاب الشھادات، بیروت)

"واذا انقضت العدة فقال کنت راجعتھا في العدة فصدقته فھي رجعة کذا في الھدایة". (الفتاوی الھندیة: ج، ۱، ص، ۵۰۴، کتاب الطلاق/ باب في الرجعة وفیما تحل به المطلقة، بیروت)

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

اس کی تصدیق بھی کردی تو رجعت ثابت ہوجائے گی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔ جبکہ انکارِ رجوع کی صورت میں مرد پر بینہ ہوگا[1] اور اگر مرد بینہ پیش کرنے سے قاصر رہا تو اس صورت میں عورت کی بات کی تصدیق کی جائے گی اس لئے کہ عدت کے پورے ہونے کے بعد فقط مرد کے اقرار سے رجعت ثابت نہیں ہوتی اس لئے کہ اس میں تہمت اور غیر کے حق میں تصرف ہے۔[2]

ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران بیوی کی شرم گاہ کو شہوت سے دیکھنے سے رجعت

اگر کسی نے اپنی بیوی کی شرم گاہ کو ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing)

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقة)

۲۔ "وكذا تنقضي بدون العلم به.............."۔ (بدائع الصنائع : ج، ۴، ص، ۴۱۵، كتاب الطلاق/فَصْلٌ فيما يتعلق بتوابع الطلاق، بيروت)

"واذا انقضت العدة فقال راجعتها في العدة فصدقته فهي رجعة وان كذّبته فالقول قولها"(الهداية : ج، ۲، ص، ۴۰۶، كتاب الطلاق /باب الرَّجعة، مكتبه رحمانية)

(شوہر نے ماضی میں بیوی کو مراجعت کی خبر دی ہے جس کو ابھی کرنے سے قاصر ہے اس لئے اس بارے میں مرد متہم ہوگیا کہ شاید وہ غلط بیانی کررہا ہو اور اس نے رجعت نہ کی ہو لیکن جب بیوی نے تصدیق کردی تو تہمت مرتفع ہوگئی اور رجعت ثابت ہوگئی۔ عثمانی

"والمراجعة لايثبت به أي بالاقرار بعد الانقضاء فان فيه تهمة لأنه تصرف على حق الغير. (حاشية الهداية : ج، ۲، ص، ۴۰۶، كتاب الطلاق /باب الرجعة، مكتبه رحمانية)

کے دوران شہوت سے دیکھ لیا تو اس سے رجعت ثابت ہو جائے گی۔[1]

ریکارڈڈ ویڈیو (Recorded Video) پر اپنی بیوی کی شرم گاہ کو شہوت سے دیکھنے پر رجعت کا حکم

اگر کسی نے اپنی بیوی کی شرم گاہ کو موبائل فون (Mobile Phone) میں محفوظ کی گئی ویڈیو (Video) کے ذریعہ دیکھا تو اس سے رجعت ثابت نہیں ہو گی۔[2]

شوہر کا رجعت کو بیوی کے ایس ایم ایس (S.M.S) کرنے پر معلق کرنا

رجعت کو کسی شرط کے ساتھ معلق کرنے سے رجعت ثابت نہیں ہوتی چنانچہ

۱۔ "والرجعة صحيحة وان راجعها بالفعل مثل أن يطأها أو يقبلها بشهوة أو ينظر الى فرجها بشهوة فانه يصير مراجعاً عندنا". (الفتاوى الهندية: ج، ا، ص، ۵۰۲، كتاب الطلاق /باب في الرجعة وفيما تحل به المطلقة، بيروت)

"النظر الى داخل فرجها بشهوة رجعة كذا في فتح القدير". (الفتاوى الهندية: ج، ا، ص، ۵۰۳، (كتاب الطلاق /باب في الرجعة وفيما تحل به المطلقة، بيروت)

"(و) حرم أيضاً بالصهرية (أصل مزنيته) أراد بالزني الوطء الحرام (و) أصل (ممسوسته بشهوة) ولو لشعر على الرأس (الدرالمختار) خرج به المسترسل (شامي) بحائل لا يمنع الحرارة (وأصل ماسته وناظرة الى ذكره والمنظور الى فرجها) المدور (الداخل). (الدرالمختار مع ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۱۰۷، ۱۰۸، كتاب النكاح /فَصْلٌ فِي الْمُحَرَّمَاتِ، بيروت)

۲۔ "(لا) تحرم (المنظور الى فرجها الداخل) اذا رآه بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اگر کسی نے رجعت کو بیوی کے ایس ایم ایس (S.M.S) کرنے پر معلق کیا اور بیوی نے اسے میسج (Message) ارسال کر دیا تو اس صورت میں رجعت درست نہیں ہو گی۔[1]

u

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ (من مرآة أو ماء) لأن المرئي مثاله (بالانعكاس)"(الدر المختار مع ردالمحتار: ج،۴، ۱۰۹، ۱۱۰، کتاب النکاح، بیروت)

۱۔ "ولا یجوز تعلیق الرجعة بالشرط بأن یقول اذا جاء غد فقد راجعتک واذا دخلت الدار واذا فعلت کذا فهذا لا یکون رجعة اجماعاً کذا في الجوهرة النیرة".(الفتاوی الهندیة: ج، ۱، ص، ۵۰۳، کتاب الطلاق /الباب السادس في الرجعة وفیما تحل به المطلقة ومایتصل به، بیروت)

تفویض طلاق

اگر اسلام نے طلاق دینے کا حق مردوں کو دیا ہے تو دوسری جانب عورتوں کو مجبور محض نہیں بنایا کہ مردوں کی طرف سے ان پر ظلم وتشدد ہوتا رہے۔ بلکہ اسلام نے ان کے حقوق کا برابر خیال رکھا ہے۔ جس طرح عورت کو خلع کرنے یا بعض وجوہات کی بنیاد پر شرعی عدالت میں اپنا معاملہ پیش کر کے نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے وہیں عورتوں کے لئے یہ راستہ بھی نکالا گیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کو راضی کر کے طلاق کا اختیار اپنے قبضہ میں لے کر اس سے جان چھڑائیں۔

قرآن مجید سے اختیار دینے کا ثبوت

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزۡوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدۡنَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيۡنَ أُمَتِّعۡكُنَّ وَأُسَرِّحۡكُنَّ سَرَاحٗا جَمِيلٗا وَإِن كُنتُنَّ تُرِدۡنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ ٱلۡأٓخِرَةَ فَإِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنَٰتِ مِنكُنَّ أَجۡرًا عَظِيمٗا[1]

ترجمہ: اے نبی! آپ اپنی بیویوں سے فرما دیں کہ اگر تم دنیا والی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں فائدہ پہنچا دوں اور تمھیں خوبی کے ساتھ چھوڑ دوں۔ اور اگر تم اللہ کو اور اس کے رسول کو چاہتی ہو اور دارِ آخرت کو تو بلاشبہ اللہ نے ان عورتوں کے لئے جو تم میں اچھے کام کرنے والی ہوں بڑا اجر تیار فرمایا ہے۔

۱۔ (آیت نمبر، ۲۸، ۲۹، سورۃ الاحزاب، پارہ، ۲۱)

حدیث سے بیوی کو اختیار دینے کا ثبوت

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئاً".[1]

تفویض طلاق کے شرائط

اس اختیار کو استعمال کرنے کی کچھ اہم شرائط ہیں جو ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ عورت کو اختیارِ طلاق کا علم ہو خواہ اس کو یہ اطلاع بذریعہ قاصد، وکیل یا براہ راست دی گئی ہو۔ اگر شوہر نے عورت کو طلاق سپرد کرنے کی اطلاع دی مگر وہ کسی وجہ سے سن نہ سکی یا اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے اس کو اطلاع نہ مل سکی تو بیوی کو طلاق کا اختیار اس وقت حاصل ہوگا جب اس کو اس کا علم ہوگا۔[2]

تفویض طلاق کی دوسری شرط یہ ہے کہ عورت اس اختیار کو اسی مجلس کے اندر قبول یا رد کر دے جس مجلس میں یہ اختیار سپرد کیا گیا ہے۔ اگر زوج بیوی کو طلاق تفویض کرنے کے بعد مجلس سے اٹھ گیا تو زوجہ کو طلاق کا اختیار باقی رہے گا جب تک کہ عورت مجلس تبدیل نہ کرے۔[3]

۱۔ (صحيح البخاري ، بَابُ مَنْ خَيَّرَ نِسَاءَهُ ، ج، ۳، ص، ۴۱۳، حديث نمبر، ۵۲۶۲، بيروت)

۲۔ "ولو خيرها فلم تسمع أو كانت غائبة فلها الخيار في مجلس علمها". (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق/الباب الثالث في تفويض الطلاق، ج، ۱ ص، ۴۲۴، بيروت)

۳۔ "فلها ان تطلق نفسها ما دامت في مجلسها ذلك وان تطاول يوماً أو أكثر مالم تقم منه أو تأخذ في عمل آخر وكذا اذا قام هو من المجلس فالأمر في يدها ما دامت في مجلسها". (الفتاوى الهندية : ج، ۱ ، ص، ۴۲۳، كتاب الطلاق /باب في تفويض الطلاق، بيروت)

تیسری شرط یہ ہے کہ اگر زوج نے اختیار طلاق کے لئے کسی مدت کا تعین کیا ہے تو زوجہ کو اس اختیار کو استعمال کرنے کا حق اس وقت تک موجود ہے جب تک کہ مقررہ مدت گزر نہ جائے۔ اس صورت میں تبدیل مجلس سے یہ اختیار متاثر نہیں ہوگا۔ ہاں اگر عورت نے وقت مقررہ تک قبول نہ کیا تو اختیار ختم ہوجائے گا۔ [۱]

چوتھی شرط یہ ہے کہ عورت کو اپنے اوپر اتنی ہی طلاق واقع کرنے کا حق ہے جتنی طلاق کا اختیار مرد نے اس کو دیا ہے ایسا نہیں ہے کہ اس کو شوہر کی طرف سے دو طلاق کا اختیار ملے اور وہ اپنے اوپر تین واقع کرلے۔ [۲]

پانچویں شرط یہ ہے کہ شوہر اختیار طلاق دینے کے بعد اس کو نہ ختم کرسکتا ہے اور نہ ہی اس سے رجوع کرسکتا ہے۔ [۳]

چھٹی شرط یہ ہے کہ لفظ اختیار سے تفویض کی صورت میں لفظ اختیار کے ساتھ نفس یا طلاق یا ان کے قائم مقام الفاظ کو متصلاً استعمال کیا جائے۔ اگر مرد نے بغیر ان الفاظ کے فقط اختاری کہا تو اس سے اختیار مکمل نہ ہوگا البتہ اس کا ذکر زوجین

۱۔ ”(ولا يبطل المؤقت) أي الخيار المؤقت بيوم أو شهر أو سنة بالاعراض في مجلس العلم بل بمضئ الوقت المعين علمت بالتخيير أو لا ، أما الخيار المطلق فيبطل بالاعراض ط“. (ردالمحتار: ج۴، ص، ۵۶۵، کتاب الطلاق /بَاب : الأَمْرُ بِاليَدِ، بیروت)

۲۔ ”(وفي اختاري نفسك لا تصح نية الثلاث) لعدم تنوّع الاختيار“. (الدر المختار: ص، ۲۱۶، کتاب الطلاق، بیروت)

۳۔ ”وليس للزوج أن يرجع في ذلك ولا ينهاها عما جعل اليها ولا يفسخ كذا في الجوهرة النيرة“. (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۴۲۳، کتاب الطلاق/الباب الثالث في تفويض الطلاق، بیروت)

کے کلام میں ہونا ضروری نہیں فقط ایک کے کلام میں ہونا کافی ہے۔[1]

ساتویں شرط یہ ہے کہ اگر تفویض طلاق الفاظ کنایہ سے کیا گیا ہے تو اس میں شوہر کیلئے طلاق کی نیت کرنا شرط ہے لہٰذا اگر الفاظ کنایہ کا استعمال فقط زبان سے کیا گیا اور نیت کچھ بھی نہیں کی گئی تو تفویض درست نہ ہوگی اور نہ ہی اس سے بیوی کو اختیار طلاق حاصل ہوگا۔[2]

تفویض طلاق کے مخصوص الفاظ

فقہا نے بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے لئے تین الفاظ کا ذکر کیا ہے۔ وہ تین ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) اختاری (۲) الأمر بیدک (۳) مشیت

بیوی کو اختیار طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) تاخیر سے ملنا

بیوی کو طلاق کا اختیار سپرد کرنے کا علم ہونا ضروری ہے اس کی صورتیں ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ اختیار طلاق دیا

۱۔ ”لابد من ذکر النفس أو التطلیقة أو الاختیارة في أحد الکلامین لوقوع الطلاق ....ولو قال لها اختاري فقالت فعلت فکذا ولا یقع شيء بخلاف ما لو قال اختاري نفسك فقالت فعلت حیث یقع کذا في غایة السروجي“. (الفتاوی الھندیة: ج، ۱، ص، ۴۲۴، کتاب الطلاق/الباب الثالث في تفویض الطلاق، بیروت)

۲۔ ”ثم لا بد من النیة في قوله اختاري فان اختارت نفسها في قوله اختاري کانت واحدة بائنة“. (الفتاوی الھندیة: ج، ۱، ص، ۴۲۴، کتاب الطلاق/باب في تفویض الطلاق، بیروت)

اور بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) تاخیر سے ملا تو بیوی کو اختیار طلاق ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ملنے کے وقت سے ہوگا۔

۲۔ شوہر نے اپنی زوجہ کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق کا اختیار دیا اور بیوی کو فوراً مل گیا لیکن اس نے کسی وجہ سے اس کو نہ پڑھا اور کسی اور طرح سے بھی یہ علم نہیں ہوسکا کہ یہ شوہر کی طرف سے اختیار طلاق کا میسج (Message) ہے تو جب وہ پڑھے گی اس وقت سے اسے اختیار حاصل ہوگا۔

۳۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار وائس میل (Voice Mail) کے ذریعہ دیا اور بیوی نے تاخیر کے ساتھ وائس میل (Voice Mail) سنا تو اس کو اختیار اس وقت سے ہوگا جب اسے وائس میل (Voice Mail) کے ذریعہ اختیار طلاق کا علم ہوا۔

۴۔ اگر کسی نے اپنی زوجہ کو اختیار طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) ارسال کیا اور بیوی کو نہ ملا تو اس سے بیوی کا اختیار باطل نہیں ہوگا بلکہ یہ اختیار اسے اس وقت حاصل ہوگا جب اسے علم ہوگا۔[1]

شوہر کا بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق کا اختیار دینا

اگر کسی نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone)، ویڈیو کانفرنسنگ

۱۔ "ولو خيرها فلم تسمع أو كانت غائبة فلها الخيار في مجلس علمها". (الفتاوى الهندية: ج۱ ص۴۲۴ كتاب الطلاق/الباب الثالث في تفويض الطلاق، بيروت)

(Video Conferencing) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ اختیار طلاق دیا تو عورت کا اختیار طلاق کو استعمال کرنا صحیح ہوگا۔

شوہر کا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ متعینہ مدت کی قید کے ساتھ طلاق کا اختیار اور ایس ایم ایس (S.M.S) کا مدت کے بعد پہنچنا

اگر کسی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ایک دن یا ایک سال یا دوسال تک ہے تو جب تک وہ متعینہ دن یا سال نہ آجائے تب تک عورت کا اختیار باقی رہے گا۔ اور وہ اس متعین وقت سے پہلے اپنے اختیار کو استعمال کرسکتی ہے۔ اگر وہ متعین مدت ختم ہوچکی ہے یا بیوی کو وقت گذرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مجھے طلاق کا اختیار دیا گیا تھا تو اس کا اختیارِ طلاق باطل ہوجائے گا۔ اس کی چند صورتیں سپردِ قلم ہیں۔

۱۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق کا اختیار ایک دن تک دیا اور بیوی کو مدت گذرنے کے بعد ٹیکسٹ میسج (Text Message) ملا اور بعد میں معلوم ہوا کہ مجھے طلاق کا اختیار دیا گیا تھا تو بیوی کا اختیار باطل ہوجائے گا۔ اگر وہ اپنے آپ کو طلاق دے گی تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

۲۔ اگر کسی نے وائس میل (Voice Mail) پر اپنی بیوی کو ایک متعین مدت تک طلاق کا اختیار دیا اور بیوی نے مدت گزر جانے کے بعد وائس میل (Voice Mail) سنا اور اپنے آپ کو طلاق دی تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

۳۔ شوہر نے بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایک دن کا اختیار

طلاق دیا اور وہ ایس ایم ایس (S.M.S) بیوی کو نہیں ملا۔ بیوی کو دن گزر جانے کے بعد معلوم ہوا کہ مجھے طلاق کا اختیار دیا گیا تھا اور اس نے اپنے آپ کو طلاق دی تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

اگر میں تین دن کے اندر اپنے موبائل فون (Mobile Phone) سے تیرے اکاؤنٹ (Account) میں پیسے ٹرانسفر (Transfer) نہ کروں تو تجھے طلاق

سائنسی ترقی کی تیز رفتاری نے اب موبائل فونز (Mobile Phones) پر انٹرنیٹ (Internet) کا استعمال ممکن بنا دیا ہے۔ انسان جہاں کہیں بھی ہو اپنے موبائل فون (Mobile Phone) پر انٹرنیٹ (Internet) کا استعمال کرسکتا ہے۔ نیز بینکوں نے موبائل فون (Mobile Phone) استعمال کرنے والوں کو یہ سہولت دے رکھی ہے کہ وہ آن لائن کسی وقت بھی موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ پیسے ٹرانسفر (Transfer) کرسکتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو کہا کہ ”اگر میں تین دن کے اندر اپنے موبائل فون (Mobile Phone) سے تیرے اکاؤنٹ (Account) میں پیسے ٹرانسفر (Transfer) نہ کروں تو تجھے طلاق۔ لہٰذا شوہر نے اپنے موبائل فون (Mobile Phone) کو استعمال کرتے ہوئے تین دن

۱۔ ”وأما اذا جعل الأمر اليها موقتاً بوقت فان بلغها مع بقاء شيء من الوقت فلها الخيار في بقية الوقت وان مضى الوقت قبل أن تعلم ثم علمت فلا خيار لها كذا في السراج الوهاج“. (الفتاوى الهندية : ج، ۱ ، ص ۴۲۶ ، كتاب الطلاق / باب في تفويض الطلاق، بيروت)

کے اندر اندر اپنی بیوی کے اکاؤنٹ (Account) میں پیسے ٹرانسفر (Transfer) کردیے لیکن بینک نے بیوی کے اکاؤنٹ (Account) میں پیسے تین دن کے بعد پہنچائے تو اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی اس لئے کہ شوہر نے وقت مقررہ کے اندر اندر پیسے ٹرانسفر (Transfer) کردیے تھے۔ [1]

شوہر کا بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایک طلاق رجعی کا اختیار دینا اور بیوی کا اپنے آپ کو طلاق بائن دینا

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ایک طلاق رجعی کا اختیار دیا اور بیوی نے اپنے آپ کو طلاق بائن دے دی تو اس پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ [2]

شوہر کا بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کا اختیار دینا اور بیوی کا کال (Call) کو ہولڈ (Hold) پہ لگانا

اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دیا اور بیوی نے مجلس کے اندر کسی اجنبی سے باتیں شروع کردیں تو بیوی کا اختیار باطل ہوجائے گا۔ اس کی صورتیں درج

۱۔ "اذا قال لامرأته: ان لم أرسل اليك هذا الشهر بنفقتك فأنت طالق أو قال ان لم أرسل اليك بنفقة هذا الشهر فأنت طالق فأرسل على يدي انسان فضاعت من يد الرسول لايحنث لأنه قد أرسل كذا في فصول الاستروشني". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۴۳۴، كتاب الطلاق /باب في تفويض الطلاق، بيروت)

۲۔ "وان أمرها بطلاق يملك الرجعة فطلقت بائنةً أو امرها بالبائن فطلقت رجعية وقع ما أَمر به الزوج". (هداية: فصل في المشية، ج، ۲، ص ۳۹۶، رحمانيه)

ذیل ہیں۔

۱۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کا اختیار دیا ہی تھا کہ بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر کسی کی کال (Call) آگئی اور بیوی نے شوہر کی کال (Call) کو ہولڈ (Hold) پر لگا کر اس سے باتیں شروع کر دیں تو اس کا اختیار طلاق باطل ہو جائے گا۔

۲۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر اختیار طلاق دیا اور بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر کسی کا ایس ایم ایس (S.M.S) آگیا اور وہ اسے پڑھنے لگی یا اس کا جواب لکھنے لگی تو اس سے اس کا اختیار باطل ہو جائے گا۔[1]

شوہر کا بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر اختیار طلاق دے کر کال (Call) کاٹنا

شوہر نے بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر اختیار طلاق دے

۱۔ "عن علي: في رجل جعل أمر امرأته بيدها قال: هو لها حتى تتكلم، أو جعل أمر امرأته بيد رجل قال: هو بيده حتى يتكلم". (مصنف لابن أبي شيبة: باب من قال: أمرها بيدها حتى تتكلم، ج، ۹، ص، ۵۸۹، رقم الحديث، ۱۸۴۲۵، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

"عن جابر قال: اذا خيّر الرجل امرأته فلم تختر في مجلسها ذلك فلا خيار لها". (مصنف لابن أبي شيبة: باب ماقالوا في الرجل يخيّر امرأته فلا تختار حتى تقوم من مجلسها، ج، ۹، ص، ۵۸۸، رقم الحديث، ۱۸۴۱۸، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

"ودخل في العمل الكلام الأجنبي". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۵۵۴، كتاب الطلاق/باب في تفويض الطلاق، بيروت)

کر کال (Call) کاٹ دی اور اپنی مجلس بھی تبدیل کر دی لیکن بیوی نے اپنی مجلس تبدیل کیے بغیر شوہر کو رنگ (Ring) کیا اور اختیار کو قبول کرتے ہوئے اپنے آپ کو طلاق دے دی تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ اس کی چند صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ کسی نے اپنی زوجہ کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق کا اختیار دیا اور بیوی نے مجلس تبدیل کیے بغیر اس اختیار کو ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ قبول کر کے اپنے اوپر طلاق واقع کر لی تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

۲۔ شوہر نے کاغذ پر اختیار طلاق کا مضمون لکھوا کر ملٹی میڈیا میسج (Multimedia Message) کے ذریعہ بیوی کو ارسال کیا اور اس نے اپنی مجلس تبدیل کر لی لیکن بیوی نے مجلس تبدیل کیے بغیر اس کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ قبول کر کے اپنے آپ کو طلاق دے دی تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[۱]

بیوی کا اختیار کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو ڈرافٹ (Draft) میں محفوظ کرنا

شوہر نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق کا اختیار دیا اور بیوی نے اسی مجلس میں اختیار کو ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ قبول کر

۱۔ "فلها أن تطلق نفسها ما دامت في مجلسها ذلك وان تطاول يوما أو أكثر ما لم تقم منه أو تأخذ في عمل آخر وكذا اذا قام هو من المجلس فالأمر في يدها ما دامت في مجلسها". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۴۲۳، باب في تفويض الطلاق، بيروت)

کے شوہر کو ارسال کیے بغیر ڈرافٹ (Draft) میں محفوظ کر لیا اور اپنے آپ کو طلاق دے دی تو اس سے اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[1]

بیوی کا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ اختیار قبول کرنا اور شوہر کو میسج (Message) نہ ملنا

کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ اختیار طلاق دیا اور بیوی نے اس مجلس میں شوہر کو اختیار قبول کرنے کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کر دیا اور اپنے آپ کو طلاق دے دی لیکن وہ میسج (Message) شوہر کو ملا نہیں تو اس صورت میں بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[2]

شوہر کا اختیار طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) سے انکار

کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ اختیار طلاق دیا اور بیوی نے اپنے اوپر طلاق واقع کر لی اور شوہر اختیار طلاق کا انکار کرتا ہے اور بیوی کے پاس گواہ بھی نہیں اور موبائل فون (Mobile Phone) میں ٹیکسٹ میسج (Text Message) بھی محفوظ نہیں تو شوہر سے قسم لی جائے گی اگر وہ قسم کھا لیتا ہے تو اس کا انکار معتبر مانا جائے گا۔[3]

۱۔ (تقدم تخريجه تحت المسئلة السابقة)

۲۔ (تقدم تخريجه تحت المسئلة السابقة)

۳۔ "(لكن البينةَ على المدَّعي، واليمين على مَنْ أنكرَ)" (واليمين) بالوجهين (على من أنكر) قال النووي: هذا الحديث قاعدة شريفة كلية من قواعد أحكام الشرع، ففيه أنه لا يقبل قول الانسان فيما يدعيه بمجرد دعواه، بل يحتاج الى بينة أو تصديق المدعى عليه، فان طلب يمين المدعى عليه فله ذلك، ". (مرقاة المفاتيح: شرح مشكوة المصابيح، ج، ۷، ص، ۲۹۹، كتاب الامارة والقضاء/باب الأقضية والشهادات، رقم الحديث ۳۷۵۸، بيروت)

اختیار طلاق کے بعد بیوی کا شوہر کی کال (Call) کو میوٹ (Mute) پر لگا کر گواہوں کو ایس ایم ایس (S.M.S) یا رنگ (Ring) کرنا

اگر کسی نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کا اختیار دیا اور بیوی نے شوہر کی کال (Call) کو میوٹ (Mute) یا ہولڈ (Hold) پر لگا کر گواہوں کو فون (Phone) کیا یا اپنے باپ سے مشورہ کیا تو اس سے اس کا اختیار طلاق باطل نہیں ہوگا۔[1]

نیٹ ورک (Network) کی خرابی کے باعث بیوی کو شوہر کی آواز کا سنائی نہ دینا

اگر کسی نے اپنی بیوی کو موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ اختیار طلاق دیا اور بیوی کو نیٹ ورک (Network) کی خرابی یا خراب سگنلز (Signals) کی وجہ سے شوہر کی آواز سنائی نہ دی اور بیوی کو معلوم نہ ہوسکا کہ شوہر نے کیا کہا تھا اور پھر شوہر نے بیوی کو دو تین دن کے بعد رنگ (Ring) کر کے بتایا کہ میں اس دن تجھے موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کا اختیار دے رہا تھا۔ تو بیوی کو اختیار اس وقت ہوگا جب اس کو معلوم ہوا۔[2]

۱۔ ”لو خيرها فلبست ثوباً أو شربت لا يبطل خيارها، لأن اللبس قد يكون لتدعو شهوداً“. (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۵۵۴، کتاب الطلاق / باب تفويض الطلاق، بيروت)

۲۔ ”فلو قال: جعلت لها أن تطلق نفسها اليوم اعتبر مجلس بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

شوہر کا اختیار طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) بیوی کے ایسے نمبر (Number) پر ارسال کرنا جو اس کے استعمال میں نہیں ہے

شوہر نے بیوی کے ایسے نمبر (Number) پر اختیار طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا جو اس کے استعمال میں نہیں ہے تو اس کو اختیار اس وقت حاصل ہوگا جب اسے اس کا علم ہوگا۔ [1]

وکیل بالطلاق بچے کا موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دینا

اگر کسی نے ایسے نابالغ بچے کو اپنی زوجہ پر موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق واقع کرنے کا وکیل بنایا جو عقل مند ہے تو اس کی دی ہوئی طلاق واقع ہوجائے گی۔ [2]

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ علمها في هذا اليوم". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۵۵۳، كتاب الطلاق/باب تفويض الطلاق، بيروت)

" اذا كانت تسمع يعتبر مجلسها ذلك وان كانت لا تسمع فمجلس علمها أو بلوغ الخبر اليها". (هداية: كتاب الطلاق /فصل في الامر باليد، ج ۲، ص، ۳۹۴، رحمانية)

۱۔ (المرجع السابق)

۲۔ " واذا وكل صبياً عاقلاً أو عبداً بالطلاق صح كذا في السراجية". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۴۴۶، كتاب الطلاق/باب في تفويض الطلاق، بيروت)

"ولو كان الصبي وكيلاً بالتطليق من قبل رجل فطلق الصبي صح كذا في التتارخانية". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۳۸۷، كتاب الطلاق /الباب الأول في تفسيره وركنه وشرطه، بيروت)

شوہر کا غلطی سے دوسری بیوی کو اختیار طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) کرنا

ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں ایک کا نام زینب اور دوسری کا نام عمرہ تھا اس نے زینب کو اختیار طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کرنا تھا لیکن غلطی سے عمرہ کو ارسال کر دیا اور عمرہ نے اختیار کو قبول کرتے ہوئے اپنے آپ کو طلاق دے دی تو اس سے عمرہ پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ البتہ اگر شوہر نے کہا کہ میں نے زینب کی نیت کی تھی تو زینب پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[1]

شوہر کو اپنی بیوی کی طرف اختیار طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کرنے پر مجبور کرنا

شوہر کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی بیوی کو اختیار طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کرے اور اس نے میسج (Message) ارسال کر دیا تو اس کی بیوی کو اختیار طلاق کا حق نہیں ہوگا جب تک شوہر نیت نہ کرے۔ اگر شوہر نے نیت کر لی ہے تو اس کو اختیار طلاق کا حق ہوگا اور اگر اس نے مجلس میں اپنے آپ کو طلاق دے دی تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ چنانچہ اگر شوہر کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی بیوی کو

۱۔ ”رجل له امرأتان عمرة وزينب فقال يا زينب، فاجبته عمرة، فقال أنت طالق ثلاثاً وقع الطلاق على التي أجابت ان كانت امرأته، وان لم تكن امرأته بطل؛ لأنه أخرج الطلاق جواباً بالكلام التي أجابت، وان قال نويت زينب طلقت زينب، ولو قال: يا زينب أنت طالق، فلم يجبه أحد طلقت زينب“. (فتاوى قاضي خان: ج، ۱، ص، ۳۹۲، كتاب الطلاق، بيروت)

ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ اختیار طلاق دے اور اس نے نیت کے بغیر اپنی زوجہ کو اختیار طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کر دیا اور بیوی نے اپنے اوپر طلاق واقع کرلی تو طلاق نہیں ہوگی۔[1]

وکیل بالطلاق کا نشہ میں موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دینا

کسی کو وکیل بالطلاق بنایا گیا اور اس نے مؤکل کی بیوی کو نشہ کی حالت میں موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعے طلاق دے دی تو اس صورت میں راجح قول کے مطابق طلاق واقع ہوجائے گی۔[2]

اختیار طلاق کا جواب دینے کے لئے بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) میں بیلنس (Balance) کا نہ ہونا

کسی نے اپنی زوجہ کو ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ طلاق کا

۱۔ ”لو أكره أن يكتب على القرطاس امرأته طالق أو أمرها بيدها لم يصح الااذا نوى“. (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۴۳۸، كتاب الطلاق / باب في تفويض الطلاق، الفصل الثاني في الأمر باليد، بيروت)

۲۔ ” رجل وكل رجلاً بطلاق امرأته فطلقها الوكيل في سكره اختلفوا فيه والصحيح أنه يقع“. (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۴۴۶، كتاب الطلاق /باب في تفويض الطلاق، الفصل الثالث في المشيئة، بيروت)

”ولو وكّل رجلاً ليطلق امرأته فشرب الوكيل الخمر فطلق امرأته قال بعض المشايخ: لايقع وأكثر المشايخ على أنه يقع كذا في التتارخانية“. (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۳۸۸، كتاب الطلاق /باب الأول في تفسيره وركنه وشرطه، بيروت)

اختیار دیا اور بیوی اختیار کو قبول کرنا چاہتی تھی لیکن اس کے موبائل فون (Mobile Phone) میں بیلنس (Balance) نہیں ہے کہ شوہر کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ اختیار قبول کرنے کا جواب ارسال کر سکے اگر وہ موبائل کارڈ (Mobile Card) خرید کر لوڈ (Load) کرے گی اور پھر شوہر کو اختیار قبول کرنے کا ایس ایم ایس (S.M.S) کرتی ہے تو اس سے اس کا اختیار طلاق باطل ہوجائے گا۔[1]

شوہر کا بیوی کو مذاق میں ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ اختیار طلاق دینا

کسی نے اپنی بیوی کو مذاق میں اختیار طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) کیا اور بیوی نے اختیار قبول کر کے اپنے اوپر طلاق واقع کر لی تو اس سے اس پر طلاق واقع ہوجائے گی۔[2]

وکیل کا موبائل فون (Mobile Phone) پر مؤکل کی بیوی کو طلاق

اگر کسی آدمی کو توکیل بالطلاق پر مجبور کیا گیا کہ فلاں شخص کو اپنی بیوی پر طلاق

۱۔ ”اذا قامت عن مجلسها قبل أن تختار نفسها و كذا اذا اشتغلت بعمل آخر بعلم أنه كان قاطعاً لما قبله كما اذا دعت بطعام لتأكله أو نامت أو نشطت أو اغتسلت أو اختضبت أو جامعها زوجها أو خاطبت رجلاً بالبيع و الشراء فهذا كله يبطل خيارها“. (الفتاوى الهندية : ج، ۱ ،ص ، ۴۲۳، كتاب الطلاق /باب في تفويض الطلاق ، الفصل الأول في الاختيار، بيروت)

۲۔ ”وطلاق اللاعب و الهازل به واقع“ .(الفتاوى الهندية : ج، ۱ ، ص، ۳۸۷، كتاب الطلاق / الباب الأول في تفسيره و ركنه و شرطه، فصل فيمن يقع طلاقه و فيمن لا يقع طلاقه، بيروت)

واقع کرنے کا اختیار دے دو تو اس نے مجبوراً طلاق کا وکیل بنا دیا اور وکیل نے موبائل فون (Mobile Phone) پر اس کی بیوی کو طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ [1]

شوہر کا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ وکیل کی طلاق سے پہلے وکالت ختم کرنا اور ایس ایم ایس (S.M.S) کا وکیل کی طلاق کے بعد پہنچنا

کسی شخص نے کسی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ وکیل بالطلاق کیا اور بعد میں وکالت کو ختم کرنے کی غرض سے وکیل کے طلاق دینے سے پہلے ٹیکسٹ میسج (Text Message) ارسال کیا لیکن وہ ایس ایم ایس (S.M.S) وکیل کو مؤکل کی بیوی کو طلاق دینے کے بعد ملا تو وکیل کی دی ہوئی طلاق واقع ہو جائے گی۔ [2]

u

۱۔ ”وشمل ما اذا أكره على التوكيل بالطلاق فوكل فطلق الوكيل فانه يقع“. (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۳۸، كتاب الطلاق، بيروت)

۲۔ ”عن الشعبي في رجل خيَّر امرأته قال: له أن يرجع ما لم تتكلم“. (مصنف لابن أبي شيبة: باب ما قالوا في الرجل يخير امرأته فيرجع في الأمر قبل أن تختار، ج ۹، ص، ۵۸۹، رقم الحديث، ۱۸۴۲۷، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

”واذا قال لرجل طلّق امرأتي فله أن يطلقها في المجلس وبعده وله أن يرجع“. (هداية: فصل في المشية، ج ۲، ص ۳۹۵، رحمانية)

تعلیق طلاق

طلاق کے وقوع کو مستقبل میں کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے یا کسی شرط کے ساتھ مشروط کرنے کا نام تعلیق طلاق ہے۔

طلاق معلق کے واقع ہونے کی شرائط

طلاق معلق کی چند شرائط ہیں جو کہ ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ جس طرح طلاق کے وقوع کے لئے شوہر کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے اسی طرح تعلیق طلاق کے لئے بھی شرط ہے۔[۱]

۲۔ شوہر نے طلاق کو جس چیز پر معلق کیا ہے وہ محال نہ ہو۔

۳۔ مرد نے طلاق کو جس چیز پر معلق کیا ہے وہ موجود ہو یا اس کو پائے جانے کا امکان ہو۔

۴۔ شرط اور جزا کے الفاظ کا متصل ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا اگر شرط اور جزا کے درمیان کوئی ایسی بات بڑھا دی گئی جو غیر متعلق تھی یا ایسا غیر معمولی سکوت اختیار کیا گیا جو عادۃً نہیں کیا جاتا یا مجلس تبدیل کی گئی تو یہ تعلیق نہیں ہوگی بلکہ اس سے فوراً طلاق واقع ہو جائے گی۔

۵۔ طلاق کو ایسی شے یا ذات کی مشیت پر موقوف نہ کیا جائے مثلاً جنات اور فرشتہ۔

۶۔ شوہر طلاق کی شرط کو اتنا زور سے بولے کہ قریب والا آدمی سن لے۔

۱۔ ”معلوم من کلیات الشریعة أن التصرفات لا تنفذ الا ممن له اهلیة التصرف وادرناها بالعقل والبلوغ خصوصا ماهو دائر بین الضرر والنفع. (فتح القدیر: ج، ۳، ص، ۳۴۳ تا ۳۴۴، بحواله خزینة الفقه، ج: ۲ ص، ۲۱۹)

۷۔ شوہر کو لفظ استثناء کا علم ہونا ضروری نہیں لہٰذا اگر طلاق کا تلفظ کرنے کے بعد متصلاً بے اختیار انشاء اللہ نکل گیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

۸۔ مرد کو تعلیق طلاق میں شک نہ ہو۔

۹۔ جملہ شرطیہ میں مرد نے تعلیق کے علاوہ کوئی اور معنی مراد نہ لئے ہوں۔

۱۰۔ جس عورت کی طلاق کو معلق کیا گیا ہو وہ شوہر کی معتدہ یا منکوحہ ہو۔[1]

شوہر کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کرنا

اگر کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق

۱۔ ”وشرط صحته كون الشرط معدوماً على خطر الوجود ؛ فالمحقق كان كان السماء فوقنا تنجيزا ، والمستحيل كان دخل الجمل في سم الخياط لغو وكونه متصلاً الا لعذر وأن لا يقصد به المجازاة .... (شرط الملك) حقيقة كقوله لقنه : ان فعلت كذا فأنت حرّ أو حكماً ، ولو حكماً (كقوله لمنكوحته) أو معتدته (ان ذهبت فأنت طالق.......) (فلغا قوله الأجنبية ان زرت زيداً فأنت طالق فنكحها فزارت) (الى قوله) (قال لها أنت طالق ان شاء الله متصلاً) الا لتنفس أو سعال أو جشاء أو عطاس أو ثقل لسان أو امساك فم أو فاصل مفيد لتأكيد أو تكميل أو حدّ أو طلاق، أو نداء............ (مسموعا) بحيث لو قرّب شخص أذنه الى فيه يسمع فصح استثناء الأصم خانية. (لا يقع) للشک (وان ماتت قبل قوله ان شاء الله) وان مات يقع (ولا يشترط) فيه (القصد ولا التلفظ) بهما ، فلو تلفظ بالطلاق وكتب الاستثناء موصولاً أو عكس أو أزال الاستثناء بعد الكتابة لم يقع . عمادية (ولا العلم بمعناه) حتى لو أتى بالمشيئة من غير قصد جاهلاً لم يقع............ (وحكم ما لم يوقف على مشيئته) فيما ذكر (كالانس والجن) والملائكة والجدار والحمار (كذلك) وكذا ان شرك كان شاء الله وشاء زيد لم يقع أصلاً“. (الدر المختار : ٢٢٠ ، ٢٢٣ ، كتاب الطلاق باب التعليق، بيروت)

کرتے ہوئے لکھا کہ جس وقت میرا ٹیکسٹ میسج (Text Message) تجھے پہنچے تو طالقہ ہے۔تو جب تک وہ ٹیکسٹ میسج (Text Message) بیوی تک نہ پہنچے گا تب تک طلاق واقع نہ ہوگی۔اس کی چند صورتیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) اگر کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور شوہر نے موبائل فون (Mobile Phone) سے میسج (Message) ارسال کرنا چاہا لیکن اس کے موبائل فون (Mobile Phone) میں بیلنس (Balance) نہیں تھا اس وجہ سے میسج (Message) بیوی تک نہ پہنچ سکا تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔

(۲) اگر شوہر نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور میسج (Message) نیٹ ورک (Network) کی خرابی یا مصروفیت کی وجہ سے بیوی تک نہ پہنچ سکا تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(۳) اگر کسی شخص نے طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور پھر اسے اپنی بیوی کو ارسال کرنا چاہا لیکن اس کے موبائل فون (Mobile Phone) کی بیٹری (Battery) ختم ہوگئی یا اس کا موبائل فون (Mobile Phone) خراب ہوگیا جس کی وجہ سے وہ میسج (Message) بیوی تک نہ پہنچ سکا تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(۴) اگر کسی نے طلاق کے میسج (Message) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور ایس ایم ایس (S.M.S) بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر پہنچ گیا تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۵) اگر کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور بیوی نے میسج (Message) پڑھے بغیر ڈیلیٹ (Delete) کر دیا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۶) شوہر نے بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) لکھا کہ ''اگر یہ میسج (Message) تیرے پاس پہنچے'' تو تمہیں طلاق لیکن شوہر نے میسج (Message) کو ارسال کیے بغیر موبائل فون (Mobile Phone) پر سے ڈیلیٹ (Delete) کر دیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

(۷) کسی نے اپنی زوجہ کو تین الگ الگ ایس ایم ایس (S.M.S) میں ایک ایک طلاق لکھ کر بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور بیوی کو تین میں سے ایک میسج (Message) ملا تو اس سے بیوی پر شرط کے مطابق ایک ہی طلاق واقع ہوگی۔

(۸) اگر کسی شخص نے طلاق کے میسج (Message) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور شوہر سے بیوی کا نمبر ڈیلیٹ (Number Delete) ہو گیا جس کی وجہ سے وہ میسج (Message) ارسال نہ کر سکا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

(۹) کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور اس نے بیوی کے ایسے نمبر (Number) پر ارسال کیا جو اس کے استعمال میں نہیں تھا اور بیوی تک نہ پہنچ سکا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ ہاں اگر کبھی بیوی اس سم (Sim) کو استعمال کرے اور اسے وہ میسج (Message) وصول ہو جائے تو پھر طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۰) شوہر نے طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور بیوی کا موبائل فون (Mobile Phone) چوری ہو گیا اس کا نمبر (Number) کسی اور کے استعمال میں آ گیا اور میسج (Message) بیوی کے گم شدہ نمبر (Number) پر چور کو موصول ہو گیا تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۱) کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دی اور اس کو زوجہ تک پہنچنے پر معلق کیا کسی نے بیوی کو بتایا کہ تیرے شوہر نے تجھے اس شرط کے ساتھ طلاق دی ہے اور بیوی نے میسج (Message) پہنچنے سے پہلے اپنی سم (Sim) کو ضائع کر دیا یا نمبر (Number) بند کر دیا اور وہ میسج (Message) بیوی کو نہ ملا تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع نہ ہو گی جب تک میسج (Message) موصول نہیں ہو گا۔

(۱۲) کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور بیوی کو لکھائی کے بغیر میسج (Message) ملا تو اس صورت میں بیوی پر طلاق واقع نہیں ہو گی کیونکہ پیغام لکھے ہوئے مضمون کا نام ہے۔

(۱۳) شوہر نے طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور بیوی نے فقط شوہر کا نمبر (Number) دیکھ کر میسج (Message) کو موبائل فون (Mobile Phone) سے ڈیلیٹ (Delete) کر دیا تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۴) جدید فونز (Phones) کو پاس ورڈ (Password) کے ذریعے لاک (Lock) کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کا موبائل فون (Mobile Phone)

استعمال کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا جب تک وہ موبائل فون (Mobile Phone) میں پاس ورڈ (Password) نہ لکھے۔ اگر کسی نے تین بار غلط پاس ورڈ (Password) لکھ دیا تو موبائل فون (Mobile Phone) لاک (Lock) ہو جائے گا اور نئے سرے سے اس میں سافٹ ویئر (Software) ڈاؤن لوڈ (Download) کرنا پڑے گا۔ پس اگر کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور بیوی نے اپنے موبائل فون (Mobile Phone) میں پاس ورڈ (Password) لکھا ہے جسے وہ بھول چکی ہے جس کی وجہ سے وہ میسج (Message) کو نہیں پڑھ سکتی اس صورت میں شرط پائے جانے کی وجہ سے بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی اس کا میسج (Message) پڑھنا ضروری نہیں۔[1]

اگر میں تیری زوجہ کی طرف دیکھوں یا نظر کروں تو میری بیوی کو تین طلاق اور پھر اس عورت کو ویڈیو کانفرنسنگ (Video conferencing) کے دوران دیکھ لیا

زید نے بکر کو کہا کہ ''اگر میں تیری زوجہ کو دیکھوں تو میری بیوی کو تین طلاق''

۱۔ ''وان علق طلاقها بمجيء الكتاب بأن كتب اذا جاءك كتابي هذا فأنت طالق فما لم يجيء اليها الكتاب لا يقع كذا في فتاوى قاضي خان، وان كتب اذا جاءك كتابي هذا فأنت طالق فكتب بعد ذلك حوائج فجاءها الكتاب فقرأت الكتاب أو لم تقرأ يقع الطلاق كذا في الخلاصة''. (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۴۱۴، كتاب الطلاق /باب في ايقاع الطلاق، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، بيروت)

(یعنی زید کی بیوی کو)۔ تو اتفاق سے زید بکر سے موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعے ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کر رہا تھا تو اس کی نظر بکر کی بیوی پر پڑگئی تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر زید نے بکر کی زوجہ کو بلا قصد دیکھا اور دیکھنے کے بعد اپنی نظر فوراً ہٹالی تو اس صورت میں زید کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہو گی۔ اور اگر قصداً اس کو دیکھا ہے تو اس پر تین طلاقیں واقع ہوگئیں۔ [1]

شوہر کا بیوی کے کال ریسیو (Call Receive) کرنے پر طلاق کو معلق کرنا اور بیوی کا کال (Call) بلوٹوتھ ہیڈفون (Bluetooth Headphone) کے ذریعہ ریسیو (Receive) کرنا

آج کل کئی قسم کے ہیڈفون (Headphone) ملتے ہیں جو کلپ (Clip) کی مدد سے کان کے ساتھ لگ جاتے ہیں تار والے بھی اور بغیر تار کے بھی۔ بغیر تار والے ہیڈفون (Headphone) بلوٹوتھ ٹیکنالوجی (Bluetooth Technology) کے ذریعہ کام کرتے ہیں۔ ان کے اندر ایک سہولت یہ بھی موجود ہے کہ موبائل فون

ا۔ ”ولو قال لها : ان كشفت وجهک علی غير محرم فأنت طالق ، فرآها غير المحرم من غير قصدها بأن سترت في الكن فاطلع عليها رجل: لا يحنث“. (الفتاوی التاتارخانية: ج، ۳، ص، ۵۰۳، كتاب الأيمان/الفصل الثاني عشر في الحلف على الأفعال، نوع آخر في النظر واللقاء والرؤية والمشاهدة والجمع، بيروت)

”واذا أضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً مثل أن يقول لامرأته : ان دخلت الدار فأنت طالق“. (الفتاوی الهندية: ج، ا، ص، ۴۵۷، كتاب الطلاق /باب في الطلاق بالشرط ونحوه، بيروت)

(Mobile Phone) کی سیٹنگ (Setting) میں ایک مخصوص آپشن (Option) منتخب کرنے سے بغیر موبائل فون (Mobile Phone) کا بٹن (Button) دبائے ایک دو بیلز (Bells) کے بعد خود بخود کال ریسیو (Call Receive) ہوجاتی ہے۔ چنانچہ اگر کسی نے طلاق کو بیوی کے کال ریسیو (Call Receive) کرنے پر معلق کیا اور بیوی نے بلوٹوتھ ہیڈ فون (Bluetooth Headphone) کے ذریعہ اس کی کال (بغیر بٹن دبائے) کو ریسیو (Receive) کرلیا تو اس پر طلاق واقع ہوجائے گی گوکہ بیوی نے موبائل فون (Mobile Phone) یا ہیڈ فون (Headphone) کا خود بٹن (Button) دبا کر اس کو ریسیو (Receive) نہیں کیا لیکن اس آپشن بٹن (Option Button) کو دبانے کا مقصد یہی تھا کہ جو بھی کال (Call) آئے گی میں ریسیو (Receive) کرلوں گی اور اس آپشن (Option) کا انتخاب اس نے کال ریسیو (Call Receive) کرنے ہی کے لئے کیا تھا۔ لہٰذا طلاق واقع ہوگئی۔[1]

بلوٹوتھ (Bluetooth) کیا ہے؟

بلوٹوتھ (Bluetooth) ایک ایسی ٹیکنالوجی (Technology) ہے جس کے ذریعہ موبائل فون (Mobile Phone) یا کمپیوٹر (Computer) میں محفوظ کی ہوئی فائلز (Files) کو بغیر تار کے تھوڑے فاصلے پر ایک دوسرے پر منتقل کیا جاسکتا ہے۔ یہ پرزہ کمپیوٹر، ڈیجیٹل کیمرا اور موبائل فون کے ساتھ منسلک ہوسکتا ہے۔ اور یہ

۱۔ ”انما يصح (أي التعليق) في الملك كقوله لمنكوحته: وان زرت فأنت طالق أو مضافاً اليه) أي الى الملك (كان نكحتك فأنت طالق فيقع بعده) أي يقع الطلاق بعد وجود الشرط وهو الزيارة في الأول والنكاح في الثاني“. (تبيين الحقائق: ج، ۳، ص، ۱۰۹، كتاب الطلاق/باب التعليق، بيروت)

بہت ہی محفوظ اور بیک وقت آٹھ الیکٹرانک آلات کے ساتھ متصل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

Bluetooth is a wireless technology for exchanging data over short distances. The chip can be plugged into computers, digital cameras and mobile phones................. It is very secure and can connect up to eight devices (items of electronic equipment) at the same time.[۱]

بلوٹوتھ (Bluetooth) کی وجہ اسم

ڈنمارک کے بادشاہ ہارلڈ بلوٹوتھ (Harald Bluetooth) نے ڈنمارک اور ناروے (Norway) کے اختلافات کو مٹا کر متحد کیا تھا۔ چونکہ بادشاہ نے دو ملکوں کو یکجا کیا تھا اور بلوٹوتھ (Bluetooth) بھی دو آلات کو ایک دوسرے سے منسلک کرتا ہے اسی وجہ اس ٹیکنالوجی (Technology) کا نام بادشاہ کے نام پہ رکھ دیا گیا۔[۲]

بلوٹوتھ (Bluetooth) کا موجد

بلوٹوتھ (Bluetooth) کو Ericson کی کمپنی میں دو کام کرنے والے جاپ ہارٹ سن (Jaap Haartsen) اور سون ماٹیسن (Sven Mattisson) نے ۱۹۹۴ء میں ایجاد کیا تھا۔[۳]

۱۔ http://www.bbc.co.uk/webwise/guides/about-bluetooth

۲۔ http://answers-yahoo.com/qeustoin/index?qid =20070424111113AAuYf3U

۳۔ http://www.ehow.com/facts_4895151_who-invented-bluetooth-technology.html

شوہر کا بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کے میسیج (Message) کو پہنچنے پر معلق کرنا اور اس کے موبائل فون (Mobile Phone) کے سینڈ (Send) بٹن (Button) کا خراب ہونا

کسی نے بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو پہنچنے پر معلق کیا اور اس کے موبائل فون (Mobile Phone) کا ارسال کرنے والا بٹن (Button) خراب ہو گیا جس کی وجہ سے وہ میسیج (Message) ارسال نہ کر سکا تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

اگر میں تیری زوجہ کی طرف دیکھوں یا نظر کروں تو میری بیوی کو تین طلاق اور پھر اس عورت کو ریکارڈ ڈ ویڈیو (Recorded Video) یا موبائل فون (Mobile Phone) میں اس کی تصویر کو دیکھ لیا

عمر نے بکر کو کہا کہ ''اگر میں تیری زوجہ کی طرف دیکھوں تو میری بیوی کو تین طلاق'' تو عمر نے بکر کی بیوی کو ریکارڈ ڈ ویڈیو (Recorded Video) یا اس کی

۱۔ عن الحسن قال: اذا قال: أنت طالق اذا كان كذا و كذا الأمر لا يدري أيكون أم لا؟ فليس بطلاق حتى يكون ذلك ، وله أن يطأها فيما بين ذلك وان مات قبل ما أجَل توارثا". (مصنف عبد الرزاق: باب الطلاق الى أجل، ج، ٦، ص ٣٠١، رقم الحديث ١١٣٥٩، بيروت)

اس اثر سے معلوم ہوا کہ اگر شرط پائے جائے تو طلاق واقع ہوگی۔ (عثمانی)

تصویر کو موبائل فون (Mobile Phone) میں دیکھ لیا تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

اگر میں اپنی زوجہ کی آواز سنوں تو اس کو طلاق پھر شوہر نے زوجہ کا وائس میسج (Voice message) سن لیا

کسی نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کی آواز سنوں تو اس کو طلاق۔ چنانچہ اس کی زوجہ نے اس کے موبائل فون (Mobile Phone) پر وائس میسج (Voice message) بھیجا اور شوہر نے سن لیا تو اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[2]

۱۔ "(و) حرم أيضا بالصهرية (أصل مزنيته) أراد بالزني الوطء الحرام (و) أصل (ممسوسته بشهوة) ولو لشعر على الراس (الدرالمختار) خرج به المسترسل (شامي) بحائل لا يمنع الحرارة (وأصل ماسته وناظرة الى ذكره والمنظور الى فرجها) المدور (الداخل) ولو نظره من زجاج أو ماء هى فيه". (الدرالمختار مع ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۱۰۷، ۱۰۸، كتاب النكاح/ فَصْلٌ فِي الْمُحَرَّمَاتِ، بيروت)

"ولو نظر في مرآة ورأى فيها فرج امرأة فنظر عن شهوة لا تحرم عليه أمها وابنتها لأنه لم ير فرجها وانما رأى عكس فرجها". (الفتاوى الهندية: كتاب النكاح /باب المحرمات، القسم الثاني المحرمات بالصهرية، ج ۱، ص ۳۰۲، بيروت)

"وكذلك لو نظر الى فرج امرأة من وراء ستر حرمت عليه ابنتها، ولو نظر اليه في مرآة. وفي الخانية: أو في ماء: لا يحنث في يمينه ولا تحرم عليه ابنتها". (الفتاوى التاتارخانية: ج، ۳، ص، ۵۰۲، كتاب الأيمان، الفصل الثاني عشر في الحلف على الأفعال، نوع آخر في النظر واللقاء والرؤية والمشاهدة والجمع، بيروت)

۲۔ "وان سمعها من الصدى لا تجب عليه كذا في الخلاصة" (الفتاوىٰ الهندية: ج، ۱، ص، ۱۴۶، كتاب الصلاة/باب سجود التلاوة، بيروت)

اگر تو نے اپنے موبائل فون (Mobile Phone) پر فلاں کے ساتھ بات کی تو تجھے طلاق

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو یوں کہا کہ اگر تو نے موبائل فون (Mobile Phone) پر فلاں کے ساتھ بات چیت کی تو تجھے طلاق پس اگر اس نے بات کر لی تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[1]

شوہر کا اپنی تصویر کو بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر پہنچنے پر معلق کرنا اور اسکرین (Screen) پر فقط ہاتھ یا پاؤں کا ظاہر ہونا

شوہر نے اپنی تصویر کو بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر پہنچنے پر معلق کیا لیکن موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) میں خرابی کے باعث پوری تصویر ظاہر ہونے کی بجائے فقط ہاتھ یا پاؤں ظاہر ہوئے تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ اس لئے کہ تصویر بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر پہنچ چکی ہے لیکن موبائل فون (Mobile Phone) کی کسی ٹیکنیکل (Technical) خرابی کی وجہ سے اسکرین (Screen) پر تصویر ظاہر نہیں ہو رہی لہٰذا بیوی کے موبائل

۱۔ "أما الحقيقي فنحو أن يقول لامرأته: ان دخلت هذه الدار فأنت طالق، أو ان كلمت فلاناً، أو ان قدم فلان، ونحو ذلك، وانه صحيح بلا خلاف". (بدائع الصنائع: ج ۴، ص، ۲۷۸، كتاب الطلاق /فَصْلُ فيما يرجع الى المرأة في الطلاق، بيروت)

فون (Mobile Phone) پر تصویر کا پہنچنا کافی ہے اس کا دیکھنا ضروری نہیں۔[1]

وائس میل (Voice Mail) کو بیوی کے سننے پر معلق کرنا

شوہر نے بیوی کے وائس میل (Voice Mail) پر طلاق کا پیغام چھوڑا اور اسے بیوی کے سننے پر معلق کیا۔ اگر بیوی نے وائس میل (Voice Mail) کو سن لیا تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[2]

طلاق کے وائس میسج (Voice Message) کو بیوی کے سننے پر معلق کرنا

اگر کسی نے طلاق کے وائس میسج (Voice Message) کو بیوی کے سننے پر معلق کیا اور وہ اس کی زوجہ کے موبائل فون (Mobile Phone) پر پہنچ تو گیا لیکن اس نے سنا نہیں تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اور اگر سن لیا تو شرط پائے جانے کی وجہ سے واقع ہو جائے گی۔[3]

۱۔ "فقال أئمة المذاهب الأربعة : يقع الطلاق المعلق متى وجد المعلق عليه". (الفقه الاسلامي وأدلته: ج، ۷، ص، ۴۲۷، انحلال الزواج وآثاره /حكم الطلاق المعلق أو اليمين بالطلاق، دار الفكر)

۲۔ "واذا اضافه الى شرط وقع عقيب الشرط مثل أن يقول لامرأته ان دخلتِ الدار فأنت طالق". (الهداية: ج، ۲، ص، ۳۹۸، كتاب الطلاق /باب في ايمان الطلاق، رحمانيه)

۳۔ "سئل عطاء عن رجل قال لامرأته أنت طالق اذا ولدت، أيصيبها بين ذلك؟ قال: نعم، ولا تطلق حتى يأتى الاجل". (مصنف عبد الرزاق: باب الطلاق الى أجل، ، ج، ۶، ص ۳۰۰، رقم الحديث ۱۱۳۵۲، بيروت)

اس اثر سے معلوم ہوا کہ شرط کے پائے جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی۔ (عثمانی)

شوہر کا طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو بیوی کے پڑھنے پر معلق کرنا اور اس کے ہوم بٹن (Home Button) کا خراب ہونا

شوہر نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو اپنی بیوی کے پڑھنے پر معلق کیا اور اس کی بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر میسج (Message) تو ریسیو (Receive) ہو گیا لیکن ہوم بٹن (Home Button) خراب ہو گیا جس کی وجہ سے وہ میسج (Message) نہ پڑھ سکی تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

ہوم بٹن (Home Button) کیا ہے؟

موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) کے نیچے ایک ایسا بٹن (Button) ہوتا ہے جس کو دبانے سے اس کے مختلف فیچرز (Features) اور ایپلکیشنز (Applications) تک رسائی حاصل ہوتی ہے جیسے میسج (Message) اور فون بک (Phone Book) وغیرہ۔ اس بٹن کو ہوم بٹن (Home Button) کا نام دیا گیا ہے۔

شوہر کا طلاق کو تین مس کالز (Miss calls) پر معلق کرنا

اگر کوئی اپنی بیوی کو کہے کہ جب میں تجھے تین مس کالز (Miss Calls)

۱۔ "اذا قال لامرأته : أنت طالق لو دخلت الدار لم تطلق حتى تدخل الدار".
(الفتاوى التاتارخانية: ج، ۳، ص، ۶۲، كتاب الطلاق، بيروت)

کروں تو تجھے تین طلاق۔ اگر شوہر نے تین مس کالز (Miss Calls) کیں تو اس کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔[1]

شوہر کا دوسری زبان میں طلاق کا وائس میل (Voice Mail) چھوڑ کر بیوی کے سننے پر معلق کرنا

کسی نے بیوی کو ایسی زبان میں طلاق دی جسے بیوی نہ بول سکتی ہے نہ سمجھ سکتی ہے تو اس سے بھی اس پر طلاق واقع ہوجائے گی۔ چنانچہ اگر کسی نے اپنی بیوی کے وائس میل (Voice Mail) پر اس کو ایسی زبان میں طلاق دی جسے وہ سمجھ نہیں سکتی اور اسے اس کے سننے پر معلق کیا پس اگر بیوی نے وائس میل (Voice Mail) سن لیا تو اس پر طلاق واقع ہوجائے گی۔[2]

نوٹ: آج کل موبائل کمپنیاں (Companies) اپنے گاہکوں (Customers) کو وائس ٹو میسیج (Voice To Message) کی سروس (Service) دے رہی ہیں کہ اگر کوئی کسی کے وائس میل (Voice Mail) پر کوئی پیغام چھوڑے گا تو وہ وائس میل (Voice Mail) اس متعلقہ آدمی کے موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر لفظوں کی صورت میں ظاہر ہوگا اور وہ اسے بجائے سننے کے پڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی نے اپنی بیوی کے وائس میل (Voice Mail) پر طلاق دے کر اس کو بیوی کے سننے پر معلق کیا اور وہ وائس میل (Voice Mail) بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر لفظوں کی صورت میں

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

۲۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

ظاہر ہوا اور بیوی نے اس کو پڑھ لیا تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی اس لئے کہ شرط نہیں پائی گئی۔

شوہر کا احتمالاً طلاق کے مضمون کو لکھ کر موبائل فون (Mobile Phone) میں محفوظ کرنا

شوہر کو کسی نے اطلاع دی کہ تمھاری بیوی نے ایسا کیا ہے چنانچہ اس نے یہ سوچ کر موبائل فون (Mobile Phone) میں طلاق کا مضمون معلق محفوظ کر لیا کہ اگر یہ بات سچی ہوئی تو بیوی کو طلاق ارسال کر دوں گا ورنہ اسے موبائل فون (Mobile Phone) سے ڈیلیٹ (Delete) کر دوں گا۔ چنانچہ وہ بات سچی نہ نکلی اور شوہر نے اسے موبائل فون (Mobile Phone) سے ڈیلیٹ (Delete) کر دیا تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی لیکن اگر مطلق لکھا اور کہا کہ بات سچی نکلی تو ارسال کروں گا تو طلاق واقع ہو جائے گی خواہ ارسال نہ کرے۔[1]

شوہر کا وائس چینج ایپلکیشن (Voice Change Application) کے ذریعہ طلاق دینا اور آواز کو بیوی کے پہچاننے پر معلق کرنا

شوہر نے طلاق کو بیوی کے آواز کو پہچاننے پر معلق کیا جو کہ وائس چینج ایپلکیشن

۱۔ ”ففي البحر: أنت طالق بدخول الدار أو بحيضك لم تطلق حتى تدخل أو تحيض“. (رد المحتار: ج، ۴، ص، ۲۰۳، كتاب الطلاق / باب التعليق، مَطْلَبٌ :مَا يَكُونُ فِي حُكْمِ الشَّرْطِ، بيروت)

(Voice Change Application) کے ذریعہ دی گئی تھی اگر اس نے آواز کو پہچان لیا تو طلاق واقع ہو جائے گی ورنہ نہیں ۔[1]

نوٹ: وائس چینج (Voice Change) ایک ایسی آپلکیشن (Application) ہے جس کی مدد سے انسان اپنی آواز کو مختلف آوازوں میں تبدیل کرسکتا ہے۔

احتمالاً طلاق کا لکھا گیا مضمون غلطی سے بیوی کو ارسال کرنا

شوہر نے موبائل فون (Mobile Phone) میں طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) لکھ کر کسی بات کے صحیح ہونے پر معلق کیا اور اسے موبائل فون (Mobile Phone) میں محفوظ کرلیا پھر شوہر نے غلطی سے اسے بیوی کی طرف ارسال کر دیا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی جب تک کہ شرط نہ پائی جائے ۔[2]

مشترکہ استعمال ہونے والے موبائل نمبر (Mobile Number) پر طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو معلق کرنا

کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو ایسے موبائل نمبر (Mobile Number) پر پہنچنے پر معلق کیا جس کو بیوی کے علاوہ گھر کے دوسرے افراد بھی استعمال کرتے ہوں تو اس صورت میں ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے پہنچتے ہی اس پر طلاق واقع ہو جائے گی ۔[3]

۱۔ (تقدم تخريجه تحت المسئلة السابقه)

۲۔ (تقدم تخريجه تحت المسئلة السابقه)

۳۔ (تقدم تخريجه تحت المسئلة السابقه)

شوہر کا بیوی کے کال (Call) ریسیو (Receive) کرنے پر طلاق کو معلق کرنا

اگر شوہر نے بیوی کے کال (Call) ریسیو (Receive) کرنے پر طلاق کو معلق کیا اور بیوی کے علاوہ کسی اور نے کال (Call) ریسیو (Receive) کی تو شوہر نے کہا کہ میری بیوی کو فون (Phone) دو اور اس نے اپنی بیوی سے فون (Phone) پر بات کی یا نہ کی تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

نوٹ: یہاں ریسیو (Receive) کرنے سے مراد یہ ہے کہ بیوی موبائل فون (Mobile Phone) کی گھنٹی بجتے ہی بات کرے۔

شوہر کا طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) لکھ کر بیوی تک پہنچنے پر معلق کر کے لفظ طلاق کو ڈیلیٹ (Delete) کرنا

کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور اس میں کچھ مزید چیزوں کو ٹائپ (Type) کیا شوہر کو بعد میں ندامت ہوئی اور اس نے میسج (Message) سے طلاق کے لفظ کو ڈیلیٹ (Delete) کر دیا اور باقی ایس ایم ایس (S.M.S) بیوی کو ارسال کر دیا اور بیوی نے میسج ریسیو (Receive) کر لیا تو شرط کے پائے جانے کی وجہ سے اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔[2]

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

۲۔ "وان كان المكتوب اذا وصل اليك كتابي هذا فأنت طالق، فما لم يصل اليها لا يقع الطلاق كما لو تكلم بما كتب، فان ندم على ذلك فمحى ذكر الطلاق من كتابه وترك ما سوى ذلك وبعث بالكتاب اليها فهي طالق اذا وصل اليها الكتاب. لوجود الشرط ومحوه كرجوعه عن التعليق". (المبسط للسرخسي: ج٦، ص ١٦٧، باب طلاق الاخرس، بيروت)

اگر تو نے میرا نمبر ڈائل (Number Dial) کیا تو تجھے طلاق تو بیوی کا وائس ٹاگ (Voice Tag) یا سپیڈ ڈائل (Speed Dial) کے ذریعہ نمبر ڈائل (Number Dial) کرنا

اگر مرد نے عورت کو کہا کہ اگر تو نے میرا نمبر ڈائل (Number Dail) کیا تو تجھے طلاق پھر بیوی نے سپیڈ ڈائل (Speed Dial) یا وائس ٹاگ (Voice Tag) کے ذریعہ اپنے شوہر کا نمبر (Number) ملایا تو شرط کے مطابق اس پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ ہاتھ سے ہی نمبر (Number) ملایا جائے بلکہ یہ سب طریقے نمبر (Number) ڈائل (Dial) کرنے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔[1]

نوٹ: موبائل فونز (Mobile Phones) میں ایسے فنکشنز (Functions) موجود ہیں کہ اگر کسی شخص کے نام کے ساتھ اپنی آواز کو ریکارڈ (Record) کرلیا جائے تو ایک مخصوص بٹن (Button) دبانے کے بعد اگر اس شخص کا نام بولا جائے تو متعلقہ شخص کو کال (Call) مل جاتی ہے۔ ایسے فنکشن (Function) کو وائس ٹاگ (Voice Tag) کہتے ہیں۔ اگر کسی آدمی کے نام کے ساتھ کی پیڈ (Key pad) میں سے کسی کا انتخاب کرلیا جائے مثلاً زید کے نام کے ساتھ نمبر (Number) دو (۲) کی (Key) کا انتخاب کرلیا جائے اور جب زید کا نمبر (Number) ملانا ہو تو اس دو

---

[1] ”(تنحل) أي تبطل (اليمين) ....(اذا وجد الشرط مرة)“.(الدر المختار: ص، ۲۲۱، کتاب الطلاق /بَابُ التَّعلِيقِ، بيروت)

(۲) والی کی (Key) کو کچھ دیر دبانے سے زید کو کال (Call) مل جائے گی۔ موبائل فون (Mobile Phone) کے اس فنکشن (Function) کو سپیڈ ڈائل (Speed Dial) کہتے ہیں۔

شوہر کا طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو بیوی تک پہنچنے پر معلق کر کے خالی ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کرنا

کسی نے طلاق کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) لکھ کر بیوی تک پہنچنے پر معلق کیا اور اس میں کچھ اور چیزوں کا تذکرہ کر کے سارے میسج (Message) کو ڈیلیٹ (Delete) کر دیا اور خالی ایس ایم ایس (S.M.S) بیوی کو ارسال کر دیا تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع نہ ہوگی اس لئے کہ شرط نہیں پائی گئی اور جو خالی میسج (Message) بیوی نے ریسیو (Receive) کیا ہے وہ پیغام نہیں ہے۔[۱]

شوہر کا ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی کے پڑھنے پر معلق کرنا

اگر کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی کے پڑھنے پر معلق کیا اور کسی نے ٹیکسٹ میسج (Text Message) پڑھ کر موبائل فون (Mobile Phone) سے ڈیلیٹ (Delete) کر دیا اور بیوی نے میسج (Message) کو نہ پڑھا تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اس کی چند صورتیں سپردِ قلم ہیں۔

۱۔ "فان محی الخطوط کلها وبعث بالبیاض الیها لم تطلق، لأن الشرط لم یوجد فان ما وصل الیها لیس بکتاب". (المبسوط للسرخسی: ج ٦، ص ١٦٧، باب طلاق الاخرس، بیروت)

(۱) اگر کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی کے پڑھنے پر معلق کیا اور بیوی کو پڑھنا نہیں آتا تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(۲) اگر کسی نے طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو بیوی کے پڑھنے پر معلق کیا اور بیوی پڑھ نہیں سکتی اور اس نے میسج (Message) کسی سے پڑھوایا تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(۳) آج کل جدید فونز (Phones) میں ایک سہولت یہ بھی ہے کہ اگر کوئی موبائل فون (Mobile Phone) پر میسج (Message) سننا چاہے تو وہ موبائل فون (Mobile Phone) میں ایک مخصوص پرگرام (Application) کے ذریعہ سن سکتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی آدمی طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی کے پڑھنے پر معلق کرے اور وہ میسج (Message) کو پڑھنے کے بجائے مخصوص پروگرام (Application) کے ذریعہ میسج (Message) کو سنے تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

(۴) ان دنوں دنیا کے اکثر وبیشتر مما لک میں نابینوں (Blinds) کو ٹیکسٹ میسج (Text Message) کرنا سکھایا جاتا ہے تاکہ وہ کسی حد تک لوگوں سے رابطہ میں رہیں اور جب کوئی ان کو میسج (Message) ارسال کرتا ہے تو وہ اسکرین (Screen) کو اپنی انگلیوں سے دبا کر میسج (Message) کو سن سکتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی شخص نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو اپنی نابینا بیوی کے پڑھنے پر معلق کیا اور اس نے میسج (Message) موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ سنا تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(۵) اگر کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو کسی ایسی زبان میں لکھ کر اپنی بیوی کے پڑھنے پر معلق کیا جس کو وہ پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(۶) اگر کسی نے طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو بیوی کے پڑھنے پر معلق کیا اور بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) پر ٹیکسٹ (Text) کے الفاظ آدھے دکھائی دیتے تھے جن کو پڑھنا اس کے لئے دشوار تھا تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(۷) شوہر نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی کے پڑھنے پر معلق کیا اور اس کے موبائل فون (Mobile Phone) کی اسکرین (Screen) خراب ہوگئی جس کی وجہ سے فقط کال (Call) سن سکتی ہے لیکن اسکرین (Screen) سے کچھ نہیں پڑھ سکتی تو اس صورت میں شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

شوہر کا بیوی کے اپنے موبائل فون (Mobile Phone) پر کال ریسیو (Call Receive) کرنے پر طلاق کو معلق کرنا اور عورت کا موبائل فون (Mobile Phone) کو ڈائیورٹ (Divert) پہ لگانا

موبائل فونز (Mobile Phones) میں اپنے نمبر (Number) کو کسی

۱۔ ”أما الحقیقي فنحو أن یقول لامرأته: ان دخلت هذه الدار فأنت طالق، أو ان کلمت فلاناً، أو قدم فلان، ونحو ذلك؛ وانه صحیح بلا خلاف“. (بدائع الصنائع: ج ۴، ص، ۲۷۸، کتاب الطلاق /فَصْلٌ فیما یرجع الی المرأة في الطلاق، بیروت)

دوسرے شخص کے نمبر(Number) پر ڈائیورٹ(divert) کرنے کی سہولت موجود ہے۔مثلاً زید نے اپنا نمبر(Number) بکر کے موبائل فون(Mobile Phone) پر ڈائیورٹ (divert) کیا ہوا ہے تو اس صورت میں اگر کوئی زید کے نمبر(Number) پر کال(Call) کرے گا تو وہ زید کے موبائل فون(Mobile Phone) کی بجائے بکر کے موبائل فون(Mobile Phone) کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ چنانچہ کسی مرد نے یوں کہا کہ اگر میری بیوی نے میری کال(Call) اپنے موبائل فون (Mobile Phone) پر ریسیو(Receive) کر لی تو اس کو طلاق مگر بیوی نے اپنا نمبر (Number) اپنے لینڈ لائن(Landline) (گھر والے نمبر) پر ڈائیورٹ (divert) کیا ہوا تھا اور اس نے شوہر کی کال (Call) موبائل فون(Mobile Phone) پر ریسیو(Receive) کرنے کی بجائے لینڈ لائن(Land Line) (گھر والے) پر ریسیو(Receive) کی تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

شوہر کا طلاق کو صرف بیوی کے کال(Call) سننے پر معلق کرنا اور بیوی کا کال(Call) کو موبائل فون (Mobile Phone) کے لاؤڈ اسپیکر(Loud Speeker) یا ہینڈز فری کٹ(Hands Free Kit) پر دوسروں کو سنوانا

کسی نے طلاق کو صرف بیوی کے کال(Call) سننے پر معلق کیا اور بیوی نے موبائل فون (Mobile Phone) کے لاوڈ اسپیکر(Loud Speeker) یا ہینڈز

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقة)

فری کٹ (Hands Free Kit) کے ذریعہ کال (Call) دوسروں کو سنوادی تو اس صورت میں شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

نوٹ: آج کل گاڑیوں کے اندر ایک ایسا سسٹم نصب کیا جاسکتا ہے یا بعض گاڑیوں میں پہلے ہی سے نصب ہوتا ہے کہ بلوٹوتھ (Bluetooth) کے ذریعہ موبائل فون (Mobile Phone) کو گاڑی کے اندر نصب اسپیکروں کے ساتھ پیر (Pair) کیا جاسکتا ہے جس سے آنے والی کال (Call) کو گاڑی میں موجود اشخاص سن سکتے ہیں۔ اس سسٹم کو ہینڈز فری کٹ (Hands Free Kit) کہتے ہیں۔

شوہر کا ایس ایم ایس (S.M.S) کو ایک بیوی کے پڑھنے پر معلق کرنا اور دوسری بیوی کا ایس ایم ایس (S.M.S) پڑھنا

کسی شخص کی دو بیویاں تھیں ایک کا نام زینب اور دوسری کا عائشہ تھا اور اس نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو زینب کے پڑھنے پر معلق کیا اور زینب کی بجائے عائشہ نے ٹیکسٹ میسیج (Text Message) پڑھ کر موبائل فون (Mobile Phone) سے ڈیلیٹ (Delete) کردیا تو کسی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[2]

۱۔ ”واذا اضافه الی شرط وقع عقیب الشرط مثل أن يقول لأمرأته ان دخلتِ الدار فأنت طالق“. (الهداية: ج، ۲، ص، ۳۹۸، كتاب الطلاق/باب الأيمان في الطلاق، رحمانية)

۲۔ ”رجل له امرأتان عمرة وزينب فقال يا زينب: فاجابته عمرة فقال أنت طالق ثلاثاً وقع الطلاق على التي أجابت ان كانت امرأته، وان لم تكن امرأته بطل؛ لأنه أخرج الطلاق جواباً بالكلام التي أجابت، وان قال نويت زينب بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عمرہ طالق یا زینب بشرطیکہ ٹیکسٹ میسج (Text Message) پڑھے

کسی نے کہا کہ عمرہ طالق ہے یا زینب بشرطیکہ میرا ایس ایم ایس (S.M.S) پڑھے تو دونوں نے پڑھ لیا تو اس صورت میں اس کو اختیار ہوگا کہ دونوں میں جس پر چاہے طلاق واقع کردے۔[1]

ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی کے ملنے پر معلق کرنا اور میاں بیوی کا شرط کے پائے جانے میں اختلاف

شوہر نے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی کے ملنے پر معلق کیا اور بعد میں بیوی دعوی کرتی ہے کہ مجھے ایس ایم ایس (S.M.S) مل چکا ہے اور شرط پائی جانے کی وجہ سے مجھے طلاق ہوگئی ہے۔ دوسری طرف شوہر ایس ایم ایس (S.M.S) بھیجنے کا

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ طلقت زينب ، ولو قال يا زينب أنت طالق ، فلم يجبه أحد طلقت زينب". (فتاوى قاضي خان: ج ۱ ، ص ۳۹۶، كتاب الطلاق، بيروت)

"عن سعيد قال: سئل عن رجل قال لأمرأته : ان دخلت دار فلان فأنت طالق ، فدخلت وهو لا يشعر حتى مضى لذلك أشهر". (مصنف لابن أبي شيبة: ج ۹ ، ص ، ۵۱۹ ، كتاب الطلاق / في الرجل يقول لامرأته : ان دخلتِ هذه الدار فأنت طالق ، فتدخل ولا يعلم، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

۱۔ "ولو قال: عمرة طالق أو زينب ان دخلت الدار فدخلها خير في ايقاعه على أيتهما شاء". (الفتاوى الهندية : ج ۱ ، ص ، ۳۹۷، كتاب الطلاق / باب في ايقاع الطلاق، بيروت)

اقرار تو کرتا ہے لیکن بیوی کو ملنے کا انکار کرتا ہے یعنی شرط پائے جانے کا انکار کرتا ہے تو ایسی صورت میں اگر بینہ نہ ہو تو مرد کی بات قسم کے ساتھ مانی جائے گی کیونکہ عورت شرط پائے جانے اور طلاق واقع ہونے کی دعوے دار ہے اسلئے اس پر بینہ ہے جبکہ شوہر مدعیٰ علیہ اور منکر ہے اس لئے بینہ نہ ہونے کی صورت میں قسم کے ساتھ اس کے قول کا اعتبار کرلیا جائے گا۔[1]

شوہر کا ٹیکسٹ میسیج (Text Message) کے ذریعہ مشروط طلاق کا بار بار ارسال کرنا

اگر شوہر نے مشروط طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) اپنی بیوی کو بار بار ارسال کیا مثلاً اپنی زوجہ کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ لکھا کہ اگر تو نے مجھے ٹیکسٹ (Text) کیا تو تجھے طلاق، پھر دوسری اور تیسری بار ایس ایم ایس (S.M.S) کرتے ہوئے یہی لکھا لہٰذا زوجہ پر ایک ہی مرتبہ اپنے شوہر کو ٹیکسٹ (Text) کرنے سے تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی اور اگر دو دفعہ شوہر نے اپنی بیوی کو مشروط طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) بھیجا ہے تو اس کی بیوی پر دو طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔ ہاں اگر شوہر یہ بات کہے کہ میری دوسری یا تیسری مرتبہ اپنی بیوی کو ٹیکسٹ (Text) کرنے کی غرض محض تاکید کی تھی تو دیانۃً اس کی بات کو تسلیم کرلیا جائے گا۔[2]

۱۔ ”البینة علی من ادعی والیمین علی من أنکر“. دارقطنی: ۳۱۶۶، بحوالہ اثمار الهدایة، ج۵، ص ۷۳)

۲۔ ”لو قال: ان دخلت الدار فأنت طالق، ان دخلت الدار فأنت طالق، ان دخلت الدار فأنت طالق وقع الثلاث“. (الدر المختار) ”والظاهر أنه نوی التأکید یدین ح“. (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۶۳۹، کتاب الطلاق /باب التعلیق، بیروت)

کسی دوسرے کا شوہر کی طرف منسوب شرط کو انجام دینا

شوہر نے بیوی کو کہا کہ اگر میں تمہیں کال (Call) کروں یا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کروں تو تمہیں طلاق۔ پھر شوہر نے اس کو کال (Call) نہیں کی اور نہ ہی اس کو ٹیکسٹ میسج (Text Message) ارسال کیا بلکہ کسی اور نے اس کو شوہر کی توکیل کے بغیر از خود کال (Call) کی یا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ شوہر نے وہ کام نہیں کیا پس شرط نہیں پائی گئی لہٰذا طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو پہنچنے پر معلق کرنا اور اس کا بیوی کی چوری ہوئی سم (Sim) پر پہنچنا

کسی نے طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر پہنچنے پر معلق کیا اور اس کی بیوی کی سم (Sim) چوری ہو چکی تھی جس کی وجہ سے وہ اس کے موبائل فون (Mobile Phone) پر تو نہ پہنچ سکا بلکہ چور کے موبائل فون (Mobile Phone) پر پہنچ گیا تو اس صورت میں اس کی بیوی

۱۔ "(تنحل) اليمين (بعد) وجود (الشرط مطلقاً) (ونظيره ما في الدر المختار) ان لم تجي بفلان أو ان لم تردي ثوبي الساعة فأنت طالق فجاء فلان من جانب آخر بنفسه وأخذ الثوب قبل دفعها لا يحنث". (الدر المختار على رد المحتار: ج ۴، ص ۶۰۹، بحواله خزينة الفقه، ج ۲، ص ۲۲۳)

پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

شوہر کا بیوی کے موبائل فون نمبر (Mobile Phone Number) پر طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) کو پہنچنے پر معلق کرنا اور اس کی گمشدہ یا چوری ہوئی سم (Sim) پر پہنچنا

کسی نے بیوی کے موبائل فون نمبر (Mobile Phone Number) پر طلاق کے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کو پہنچنے پر معلق کیا اور اس کی سم (Sim) چوری ہوگئی تھی یا گم گئی تھی جس کی وجہ سے ایس ایم ایس (S.M.S) اس کے موبائل فون (Mobile Phone) پر تو نہ پہنچ سکا بلکہ اس شخص کے موبائل فون (Mobile Phone) پر پہنچ گیا جس کو وہ سم (Sim) ملی تھی یا جس نے چوری کی تھی تو اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو جائے گی گو کہ میسج (Message) بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر نہیں پہنچا لیکن نمبر (Number) تو اسی کا تھا جو بوجہ چوری ہونے یا گم ہونے کے کسی اور کے استعمال میں تھا۔[2]

شوہر کا طلاق کو بیوی کے تار والے ہیڈ فون (Headphone) کے ذریعہ اپنی کال ریسیو (Receive) کرنے پر معلق کرنا اور بیوی کا بلوٹوتھ ہیڈ فون (Bluetooth Headphone) کے ذریعہ کال ریسیو (Call Receive) کرنا

شوہر نے طلاق کو بیوی کے تار والے ہیڈ فون (Headphone) کے

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

۲۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقه)

ذریعہ اپنی کال ریسیو (Call Receive) کرنے پر معلق کیا اور بیوی نے بلوٹوتھ ہیڈ فون (Bluetooth Headphone) کے ذریعہ اس کی کال (Call) کو ریسیو (Receive) کرلیا تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔[1]

شوہر کا طلاق کو اپنے نمبر (Number) سے کی گئی کال (Call) بیوی کے ریسیو (Receive) کرنے پر معلق کرنا اور پھر اسے وِدہیلڈ نمبر (Withheld Number) کے ساتھ رنگ (Ring) کرنا

کسی نے طلاق کو اپنے نمبر (Number) سے کی گئی کال (Call) بیوی کے ریسیو (Receive) کرنے پر معلق کیا اور پھر بیوی کو وِدہیلڈ نمبر (Withheld Number) کر کے رنگ (Ring) کیا اور اس نے کال (Call) کو ریسیو (Receive) کرلیا تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع ہو جائے گی خواہ وہ نمبر (Number) اسکرین (Screen) پر ظاہر ہو یا نہ ہو۔[2]

u

۱۔ "قوله: (وان كان لشيء مضى طلقت) يعني لو قالت المرأة شئت ان كان فلان قد جاء وقد جاء طلقت لأن التعليق بالكائن تنجيز". (البحر الرائق: ج، ۳، ص، ۵۸۷، كتاب الطلاق/فصل في المشيئة، بيروت)

۲۔ (تقدم تخريجه تحت المسئلة السابقه)

خلع

خلع کی تعریف

خلع کے معنی نکال دینے کے ہیں۔عربی کے اندر اس آدمی کے لئے (خلع ثوبہ عن بدنہ) بولا جاتا ہے جو اپنے بدن سے کپڑے اتارتا ہے۔قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ d سے فرمایا:

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى[1]

ترجمہ: اپنی جوتیاں اتار دو بے شک تم ایک پاک میدان یعنی طوی میں ہو۔(ترجمہ ختم)

خلع کا شرعی معنی

رشتۂ ازدواج کو کسی مال کے عوض زوجین کا باہمی رضامندی سے ختم کرنا خلع ہے۔[2]

ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ خلع

اگر کسی نے بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا کہ اگر تم مہر معاف کرو تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا اور بیوی نے جواباً ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا کہ میں معاف کرتی ہوں اور شوہر نے لکھا کہ میں خلع کرتا ہوں تو خلع صحیح ہو

۱۔ (آیت نمبر ۱۲، سورۃ طٰہٰ، پارہ ۱۶)

۲۔ (الدر المختار مع رد المحتار: کتاب الطلاق /باب الخلع، ج ۵، ص ۸۳ تا ۸۷)

جائے گا۔[1]

شوہر کا بیوی کے وائس میل (Voice Mail) پر خلع کا پیغام چھوڑنا

اگر کسی نے بیوی کے وائس میل (Voice Mail) پر خلع کا پیغام چھوڑا اور بیوی نے اس کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ قبول کیا تو خلع ہو جائے گا۔[2]

موبائل فون (Mobile Phone) یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ خلع

زوجین میں سے کسی ایک نے موبائل فون (Mobile Phone) پر یا ویڈیو کانفرنسنگ (VideoConferencing) کے ذریعہ خلع کی پیشکش کی اور

۱۔ "وان كانت مرسومة يقع الطلاق نوى أو لم ينو". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۵۶، كتاب الطلاق، مَطْلَب: فِي الطَّلَاقِ بِالْكِتَابَةِ، بيروت)

۲۔ "وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ" (آیت نمبر: ۲۲۹، سورۃ البقرۃ ۲، پارہ، ۲)

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: جاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ، وَلَا خُلُقٍ، وَلٰكِنِّي لَا أُطِيقُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: فَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ". (صحيح البخاري: ج، ۳، ص، ۴۱۸، باب الخلع وكيف الطَّلَاقُ فِيهِ، رقم الحديث، ۵۲۷۵، بيروت)

"(و) شرطه كالطلاق .... فائدة يشترط في قبولها علمها بمعناه لأنه معاوضة، بخلاف طلاق وعتاق وتدبير، لأنه اسقاط بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

دوسرے نے قبول کی تو خلع صحیح ہو جائے گا۔[۱]

شوہر کا خلع کر کے ایس ایم ایس (S.M.S) ڈیلیٹ (Delete) کرنا

کسی نے بیوی سے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ خلع کیا اور اس نے ٹیکسٹ میسج (Text Message) کے ذریعہ قبول کیا اور بعد میں شوہر نے ایس ایم ایس (S.M.S) کو موبائل فون (Mobile Phone) سے ڈیلیٹ (Delete) کر دیا تو اس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا خلع کی وجہ سے اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہو چکی ہے۔[۲]

مذاق میں خلع

عورت نے بلا ارادہ مذاق میں شوہر سے کہا کہ میں مہر معاف کرتی ہوں تو

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ والاسقاط يصح مع الجهل (الدر المختار) قوله (وشرطه كالطلاق) وهو أهلية الزوج وكون المرأة محلاً للطلاق منجزاً أو معلقاً على الملك. وأما ركنه فهو كما في البدائع: اذا كان بعوض الايجاب والقبول لأنه عقد على الطلاق بعوض، فلا تقع الفرقة، ولا يستحق العوض بدون القبول، بخلاف ما اذا قال خالعتك ولم يذكر العوض ونوى الطلاق فانه يقع وان لم تقبل، لأنه طلاق بلا عوض فلا يفتقر الى القبول اهـ" (ردالمحتار: ج، ۵، ص، ۸۸، كتاب الطلاق/باب الخلع، بيروت)

۱۔ (المرجع السابق)

۲۔ "الخلع (هو)............... (ازالة ملك النكاح) .... المتوقفة على قبولها .... بلفظ الخلع .... أو في معناه" (الدر المختار مع ردالمحتار، ج، ۵، ص، ۸۳تا۸۷، :باب الخلع، بيروت)

مجھے خلع دے دے تو شوہر نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو خلع صحیح ہو جائے گا۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone) کے عوض میں خلع

اگر کسی نے موبائل فون (Mobile Phone) کے عوض میں خلع کیا تو خلع صحیح ہو جائے گا۔[2]

عورت کا شوہر کو خلع کا ٹیکسٹ میسج (Text Message) پہنچنے سے پہلے رجوع کرنا

کسی عورت نے اپنے شوہر سے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ خلع کیا اور بیوی نے ٹیکسٹ میسج (Text Message) پہنچنے سے پہلے رجوع کرلیا تو اس صورت میں اس کا رجوع صحیح ہو جائے گا۔[3]

موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ جبراً خلع

اگر مرد خلع پر راضی نہیں اور اس کے رشتہ داروں نے یا بیوی نے دباؤ ڈال

۱۔ "عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ" (سنن أبي داؤد: ص، ۳۱۷، باب في الطلاق على الهزل، رقم الحديث، ۲۱۹۴، دار الفيحاء)

۲۔ "ما جاز أن يكون مهراً جاز أن يكون بدلاً في الخلع كذا في الهداية". (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق /باب في الخلع وما في حكمه، الفصل الثانى فيما جاز أن يكون بدلاً عن الخلع ومالا يجوز، ج، ۱، ص ۵۲۴،، بيروت)

۳۔ "وان أرسلت بالخلع رسولاً الى زوجها ثم رجعت قبل تبليغ الرسالة صح رجوعها". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۳۰، كتاب الطلاق /باب في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث في الطلاق على المال، بيروت)

کراس کو موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ خلع کرنے پر مجبور کیا اور اس نے خلع کرلیا تو اس صورت میں طلاق کی طرح جبراً خلع بھی صحیح ہو جائے گا اور بیوی پر طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔[1]

ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ جبراً خلع

اگر مرد کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی بیوی سے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ خلع کرے اور اس نے اپنی زوجہ سے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ خلع کرلیا تو اس صورت میں خلع صحیح نہیں ہوگا۔[2]

وکیل بخلع بچے کا موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ طلاق دینا

اگر بیوی یا شوہر میں سے کسی نے بچے کو موبائل فون (Mobile Phone)

۱۔ "(أكرهها) الزوج (عليه تطلق بلا مال) لأن الرضا شرط للزوم المال وسقوطه". (الدر المختار: ص، ۲۳۵، كتاب الطلاق/باب الخلع، بيروت)

"ولو أن رجلاً أكره بوعيد تلف حتى خلع امرأته على ألف درهم ومهرها الذي تزوجها عليه أربعة آلاف، وقد دخل بها، والمرأة غير مكرهة، فالخلع واقع". (كتاب المبسوط: ج، ۲۴، ص، ۹۹، باب من الاكراه على النكاح والخلع والعتق والصلح عن دم العمد، بيروت)

۲۔ "أن المراد الاكراه على التلفظ بالطلاق، فلو أكره أن يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق، لأن الكتابة أقيمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا". (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۴۰، كتاب الطلاق /مَطْلَب: فِي الإِكْرَاهِ عَلَى التَوكِيلِ بِالطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالعِتَاقِ، بيروت)

یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعے خلع دینے یا لینے میں اپنے قائم مقام وکیل کیا تو جائز ہے۔[1]

شوہر کا بیوی کو مہر میں موبائل فون (Mobile Phone) دینا پھر اس کے عوض میں خلع کرنا

کسی نے اپنی بیوی کو مہر میں موبائل فون (Mobile Phone) دیا (جس کی قیمت مہر کی اقل مقدار سے زیادہ تھی) پھر اس کے عوض میں خلع کرنا چاہا تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر قصور شوہر کا ہو تو بیوی سے طلاق کے عوض کچھ لینا حرام ہے اگر زوجہ کا قصور ہو یا زوجین دونوں قصوروار ہوں تو لینا جائز ہے مگر شوہر نے اپنی بیوی کو جو کچھ دیا ہے اس سے زیادہ لینا خلاف اولی ہے۔ مثلاً بیوی کو مہر میں میموری کارڈ (Memory Card) کے بغیر نوکیا موبائل فون (Nokia Mobile Phone) دیا بیوی نے اس کے اندر میموری کارڈ (Memory Card) ڈلوایا تو اب نوکیا (Nokia) موبائل فون کو میموری کارڈ (Memory Card) کے ساتھ بیوی سے واپس لینا خلاف اولی ہے۔[2]

۱۔ ”اذا وكل أحد الزوجين صبياً أو معتوهاً أو مملوكاً بالقيام مقامه بالخلع والاختلاع جاز ذلك كذا في المبسوط“. (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۳۱، كتاب الطلاق/باب في الخلع ومافي حكمه، بيروت)

۲۔ ”قال في شرح التنوير (وكره) تحريماً (أخذ شيء) ويلحق به الابراء عما لها عليه (ان نشز وان نشزت لا) ولو منه نشوز أيضاً ولو بأكثر مما أعطاها على الأوجه. فتح. وصحح الشمني كراهة الزيادة، وتعبير الملتقى لا بأس به يفيد أنها تنزيهية، وبه يحصل التوفيق، وفي الشامية أي بين مارجحه في الفتح من بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عورت کا کسی کو وکیل بخلع کرکے رجوع کی غرض سے رنگ (Ring) کرنا اور وکیل کا کال (Call) ریسیو (Receive) نہ کرنا

ایک عورت نے کسی کو خلع کے لئے وکیل بنایا پھر شوہر سے رجوع کرنے کی غرض سے وکیل کے موبائل فون (Mobile Phone) پر رنگ (Ring) کیا لیکن وکیل نے اس کی کال (Call) کو ریسیو (Receive) نہ کیا تو اس صورت میں عورت کا رجوع کرنا صحیح نہ ہوگا جب تک کہ وکیل کو علم نہ ہو۔ ہاں اگر عورت نے وکیل کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ اپنے رجوع کرنے کی خبر دے دی اور اس نے ایس ایم ایس (S.M.S) پڑھ لیا یا اس نے اس کے موبائل فون (Mobile Phone) پر وائس میل (Voice Mail) چھوڑا یا وائس میسج (Voice Message) بھیجا جسے اس نے سن لیا تو اس صورت میں عورت کا رجوع کرنا صحیح ہو جائے گا۔[۱]

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ نفي كراهة أخذ الأكثر وهو رواية الجامع الصغير وبين رجحه الشمني من اثباتها وهو رواية الأصل، فيحمل الأول على نفي التحريمية والثاني على اثبات التنزيهية، وهذا التوفيق مصرح به في الفتح، فانه ذكر أن المسألة مختلفة بين الصحابة وذكر النصوص من الجانبين، ثم حقق ثم قال: وعلى هذا يظهر كون رواية الجامع أوجه؛ نعم يكون أخذ الزيادة خلاف الأولى، والمنع محمول على الأولى اه. ومشى عليه في البحر أيضاً. (ردالمحتار: ج، ۵، ص، ۹۳ تا ۹۵، كتاب الطلاق /باب الخلع، مَطْلَبْ: مَعْنَى المُجْتَهِدُ فِيْهِ، بيروت)

۱۔ "وكلت رجلاً بالخلع ثم رجعت لا يعمل رجوعها اذا لم يعلم الوكيل ذلك". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۳۰، كتاب الطلاق /باب في الخلع وما في حكمه، الفصل الثالث في الطلاق على المال، بيروت)

عورت کا تین ہزار روپے کے موبائل کالنگ کارڈ (Mobile Calling Card) کے عوض میں طلاق مانگنا

عورت نے اپنی شوہر سے کہا کہ تو مجھے تین ہزار روپے کے موبائل کالنگ کارڈ (Mobile Calling Card) کے عوض میں طلاق دے دے۔ اس پر مرد نے ایک ہی طلاق دی تو اس صورت میں اس کو فقط ایک ہزار روپے کا موبائل کالنگ کارڈ (Mobile Calling Card) ملے گا اور اگر دو دی ہوں تو دو ہزار کا اور اگر تینوں طلاقیں دیں تو اس کو تین ہزار روپے کا موبائل کالنگ کارڈ (Mobile Calling Card) ملے گا۔ نیز ان سب صورتوں میں زوجہ پر طلاق بائن واقع ہو جائے گی اس لئے کہ مال کا بدلہ ہے۔[1]

۱۔ "(قالت طلقني ثلاثا بالف أو على ألف فطلقها واحدة وقع في الأول بائنة بثلثة أي بثلث الألف ان طلقها في مجلسه". (الدر المختار: ص، ۲۳۵، کتاب الطلاق /باب الخلع، بيروت)

"و اذا قالت طلقني ثلاثا بالف فطلقها واحدة فعليها ثلث الالف لأنها لما طلبت الثلث بالف فقد طلبت كل واحدة بثلثِ الألف وهذا لان حرف الباء تصحب الاعواض والعوض ينقسم على المعوض والطلاق بائن لوجوب المال". (الهداية: ج، ۲، ص، ۴۱۵، کتاب الطلاق /باب الخلع، رحمانيه)

عن الثورى في رجل قالت له امرأته: بعني ثلاث تطليقات بألف درهم، فطلّقها واحدة ثم أبى. قال: له ثلاثة آلاف، وهي واحدة بائنة، وان قالت له: أعطيک الف درهم على أن تطلقنى ثلاثاً، فان طلَّق ثلاثاً كان له الألف درهم، وان طلَّق واحدة، أو اثنتين لم يكن له شيء، وهو أحق بها". (مصنف عبد الرزاق: ج، ۶، ص، ۳۷۷، ۳۷۸، باب الفداء بالشرط، رقم الحديث، ۱۱۸۵۰، بيروت)

ظہار

ظہار کے ارکان

ظہار کے چار ارکان ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(۱) مرد کا عاقل، بالغ اور مسلمان ہونا۔

(۲) عورت کی مکمل ذات یا ایسے عضو (جس کا دیکھنا حرام ہے) کے ساتھ تشبیہ دینا جس سے پوری ذات مراد لی جاسکتی ہو۔ مثلاً پیٹ، پیٹھ اور سر۔

(۳) حرف تشبیہ کا ہونا جیسے حرف کاف یا اردو میں لفظ مانند وغیرہ۔

(۴) زوج نے محرمات ابدیہ کے ایسے عضو کے ساتھ تشبیہ دی ہو جس کو دیکھنا حرام ہے۔[1]

موبائل فون (Mobile Phone)، ایس ایم ایس (S.M.S) یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ ظہار

اگر کسی نے اپنی زوجہ سے موبائل فون (Mobile Phone)، ایس ایم

۱۔ "والحاصل أن هنا أربعة أركان: المشبه والمشبه والمشبه به وأداة التشبيه. أما الأول وهو المشبِه وهو بكسر الباء فهو الزوج البالغ العاقل المسلم۔ وزاد في التتارخانية۔ العالم ولا يخفى ما فيه. وأما الثاني وهو المشبَّه بفتح الباء المنكوحة أو عضو منها يعبر به عن كلها أو جزء شاسع. وأما الثالث وهو المشبه به عضو لا يحل النظر اليه من محرمة عليه تأبيداً. وأما الرابع وهو الدال عليه وهو ركنه وهو صريح وكناية". (البحر الرائق: ج، ۴، ص، ۱۶۰، ۱۶۱، كتاب الطلاق/باب الظهار، بيروت)

ایس (S.M.S) یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ ظہار کیا تو صحیح ہوجائے گا۔[1]

وائس میل (Voice Mail) پر ظہار

اگر کسی نے بیوی کے ساتھ وائس میل (Voice Mail) پر ظہار کیا تو صحیح ہوجائے گا۔[2]

مظاہر کا موبائل ویڈیو کال (Mobile Video Call) کے ذریعہ اپنی بیوی کی شرم گاہ کو دیکھنا

مظاہر کے لئے جس طرح ادائیگی کفارہ سے پہلے وطی حرام ہے اسی طرح دواعی جماع بھی حرام ہیں۔ چنانچہ اگر مظاہر نے ویڈیو کال (Video Call) کے ذریعہ اپنی بیوی کی شرمگاہ کو دیکھا تو اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ ایسے شخص پر ایک ہی کفارہ ہوگا اور معاودت نہ کرے یہاں تک کہ کفارہ ادا

۱۔ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ

"وكذا التكلم بالظهار ليس بشرط حتى يصير مظاهراً بالكتابة المستبينة والاشارة المعلومة من الأخرس". (بدائع الصنائع: ج، ۵، ص، ۷، كتاب الظهار، بيروت)

۲۔ "لو قال أنت عليّ كظهر أمك كان مظاهراً سواء كانت مدخولاً بها أو لا". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۳۵، كتاب الطلاق / الباب التاسع في الظهار، بيروت)

کردے ۔[1]

ایس ایم ایس (S.M.S)، موبائل فون (Mobile Phone) یا وائس میل (Voice Mail) کے ذریعہ مذاق میں بیوی سے ظہار کرنا

اپنی بیوی سے ہزل (مذاق میں) کے ساتھ ظہار کرنے والا مظاہر ہوگا

۱۔ ”عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ : كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ“. (سنن الترمذي : ج ، ۲ ، ص ، ۲۴۹ ، كتاب الطلاق واللعان/بَاب: مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ ، رقم الحديث ، ۱۱۹۸ ، بيروت)

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، اِنِّي قَدْ ظَاهَرْتُ مِنْ زَوْجَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ، فَقَالَ : وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللهُ؟ قَالَ : رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ : فَلا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللهُ بِهِ. (سنن الترمذي: ج، ۲، ص، ۲۴۹، كتاب الطلاق واللعان/ بَاب: مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ، رقم الحديث، ۱۱۹۹، بيروت)

”وحكم الظهار حرمة الوطء والدواعي الى غاية الكفارة كذا في فتاوى قاضي خان، ان وطئها قبل أن يكفر استغفر الله تعالى ولا شيء عليه غير الكفارة الأولى ولا يعاود حتى يكفر كذا في السراج الوهاج“. (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۳۵، كتاب الطلاق /باب الظهار، بيروت)

”اذا حرم الوطء حرمت دواعيه؛ الا في: الحيض والنفاس والصوم لمن أمن. فتحرم في الاعتكاف والاحرام مُطْلَقاً والظهار والاستبراء“. (الأشباه والنظائر: ص، ۳۷۱، الفن الثالث: الجمع والفرق /أحكام غيبوبة الحشفة، بيروت)

”ومنها: حرمةُ الاستمتاع بها من: المباشرةِ والتقبيل واللمس عن شهوة والنظر الى فرجها عن شهوة قَبْل أنْ يكفر“. (بدائع الصنائع: ج، ۵، ص، ۱۶، كتاب الظهار، بيروت)

چنانچہ اگر کسی نے مذاق میں اپنی بیوی سے ایس ایم ایس (S.M.S)، موبائل فون (Mobile Phone) یا وائس میل (Voice Mail) کے ذریعہ ظہار کیا تو وہ مظاہر ہوگا۔[1]

شوہر کو موبائل فون (Mobile Phone) پر زبردستی ظہار کروانا یا اس کا غلطی سے ظہار کرنا

اگر کسی کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی بیوی سے موبائل فون (Mobile Phone) پر ظہار کرے اور اس نے باکراہ اظہار کرلیا تو ظہار صحیح ہوجائے گا۔ اسی طرح اگر کسی نے غلطی سے اپنی بیوی سے موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ظہار کیا تو وہ مظاہر ہوگا جیسے کہ اس کی طلاق صحیح ہوتی ہے۔[2]

شوہر کا کسی اجنبیہ عورت کے فرج کو ویڈیو کال (Video Call) کے ذریعہ دیکھنا اور اپنی بیوی کو اس کی بیٹی سے تشبیہ دینا

اگر کسی شخص نے اجنبیہ عورت کی شرم گاہ کو ویڈیو کال (Video Call) کے

۱۔ "وکونه جاداً ليس بشرط لصحة الظهار حتى يصح ظهار الهازل". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۳۶، كتاب الطلاق / الباب التاسع في الظهار، بيروت)

"وكذا كونه جاداً، فليس بشرط لصحة الظهار حتى يصح ظهار الهازل، كما يصح طلاقه". (بدائع الصنائع: ج، ۵، ص، ۷، كتاب الظهار، بيروت)

۲۔ "وكذا كونه طائعاً أو عامداً ليس بشرط عندنا فيصح ظهار المكره والخاطىء كما يصح طلاقه". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۳۶، كتاب الطلاق / باب في الظهار، بيروت)

ذریعہ دیکھا اور پھر اپنی زوجہ کو اس اجنبیہ عورت کی بیٹی سے تشبیہ دی تو امام اعظم ابوحنیفہ m کے نزدیک یہ شخص مظاہر نہیں ہوگا کیونکہ افعال مذورہ وطی کے مشابہ نہیں ہیں۔[1]

شوہر کا موبائل فون (Mobile Phone) پر نشہ میں ظہار کرنا اور گونگے کا ایس ایم ایس (S.M.S) یا ویڈیو کال (Video Call) کے ذریعہ اشارے سے ظہار کرنا

اگر شوہر نے بیوی سے موبائل فون (Mobile Phone) پر نشہ کی حالت میں ظہار کیا تو وہ ظہار صحیح ہوجائے گا۔ اس طرح اگر گونگے نے اپنی بیوی سے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ظہار کیا یا ویڈیو کال (Video Call) کے دوران اشارے سے ظہار کیا ہو اور اس کا اشارہ سمجھا جاتا ہو اور اس نے ظہار کی نیت کی ہو تو اس صورت میں ظہار صحیح ہوجائے گا۔[2]

ظہار کو بیوی کی مس کال (Miss Call) پر معلق کرنا

اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کی تعلیق صحیح ہے چنانچہ اگر کسی نے ظہار کو بیوی کی مس کال (Miss Call) پر معلق کیا اور بیوی نے اس کے موبائل فون

۱۔ ”لو قبل أجنبية بشهوة أو نظر الى فرجها بشهوة ثم شبه زوجته بابنتها لم يكن مظاهراً في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى ولا يشبه هذا الوطء كذا في المحيط“. (الفتاوى الهندية: ج، ا، ص، ۵۳۵، كتاب الطلاق/الباب التاسع في الظهار، بيروت)

۲۔ ”وظهار السكران لازم وظهار الأخرس بكتابة أو اشارة تعرف وهو ينوي لازم كالطلاق كذا في التتارخانية“. (الفتاوى الهندية: ج، ا ص، ۵۳۶، كتاب الطلاق / الباب التاسع في الظهار، بيروت)

(Mobile Phone) پر مس کال (Miss Call) کی تو اس صورت میں ظہار صحیح ہو جائے گا۔[۱]

شوہر کا ظہار کے ایس ایم ایس (S.M.S) میں استثناء

اگر کسی نے اپنی بیوی کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ظہار کرتے لکھا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ سے متصلاً استثناء کیا تو ظہار نہیں ہوگا۔[۲]

شوہر کا اپنی بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر ظہار کا ایس ایم ایس (S.M.S) تاکید کے لئے بار بار ارسال کرنا

اگر کسی نے اپنی بیوی سے ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ ظہار کیا اور تاکید کی غرض سے اسے بیوی کے موبائل فون (Mobile Phone) پر بار بار ارسال کیا تو اس صورت میں وہ ایک ہی کفارہ دے۔[۳]

۱۔ "يصح ظهار زوجته تعليقاً بأن قال ان دخلت الدار أو ان كلمت فلاناً فأنت عليّ كظهر أمي كذا في البدائع". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۳۷، كتاب الطلاق / الباب التاسع في الظهار، بيروت)

۲۔ "لو قال أنت عليّ كظهر أمي ان شاء الله تعالىٰ لا يكون ظهارًا". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۳۷، كتاب الطلاق / الباب التاسع في الظهار، بيروت)

۳۔ "عن قتادة و عمرو بن دينار يقولان : اذا ظاهر في مجلس واحد مرارًا، فعليه كفارة واحدة، وان ظاهر في مجالس شتى، فكفارات شتى، بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

مظاہر کا اپنی بیوی سے ٹیکسٹ میسج (Text Message) یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ بات چیت کرنا

مظاہر کے لئے کفارہ دینے سے پہلے اپنی بیوی سے بات کرنا یا دیکھنا حرام نہیں۔ چنانچہ مظاہر کے لئے اپنی بیوی کو ٹیکسٹ میسج (Text Message) کرنا یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[1]

منگیتر سے ٹیکسٹ میسج (Text Message) یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ ظہار

نکاح سے پہلے کسی عورت کے ساتھ ظہار کرنے سے ظہار نہیں ہوتا اور ایسی عورت سے نکاح کرنا بھی درست ہے۔ چنانچہ اگر کسی اپنی منگیتر سے ٹیکسٹ میسج

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ والأیمان کذلك". (مصنف عبدالرزاق: ج، ۶، ص، ۴۳۶، باب المظاهر مرارًا، رقم الحدیث، ۱۱۵۹۹، بیروت) "ان کرر الظهار في مجلس واحد، فکفارته واحدة". (الفقه الاسلامي وأدلته: ج، ۷، ص، ۵۷۵، المطلب الرابع ـ کفارة الظهار / ثالثاً ـ تعدد الکفارة بتعدد المظاهرمنهن أو بتعدد الظهار، دار الفکر، بیروت)

"فان عني التکرار) والتاکید (فان بمجلس صدق) قضاء" (الدر المختار مع ردالمحتار: ج، ۵، ص، ۱۳۲، ۱۳۳، کتاب الطلاق /باب الظهار، بیروت)

۱ـ "(ولا یحرم النظر) أي الی ظهرها وبطنها ولا الی الشعر والصدر. بحر: أي ولو بشهوة". (ردالمحتار: ج، ۵، ص، ۱۲۹، کتاب الطلاق /باب الظهار، مَطْلَب: مَا یُسَوَّغُ فِیهِ الاِجْتِهَادُ، بیروت)

(Text Message) کے ذریعہ ظہار کیا تو وہ مظاہر نہیں ہوگا۔[1]

u

ا۔ "قوله زوجته)............وخرجت مملوكته والأجنبية". (ردالمحتار: ج، ۵، ص، ۱۲۵، كتاب الطلاق /باب الظهار، بيروت)

"فلايصحُ الظهارُ من الأجنبية لعدم الملك". (بدائع الصنائع: ج، ۵، ص، ۱۰، كتاب الظهار، فصل فيما يرجع الى المظاهر منه، بيروت)

فسخ نکاح

قاضی کا ویڈیو کانفرنسنگ

(Video Conferencing) کے ذریعہ تفریق کرنا

اگر مرد عورت پر ظلم کرتا ہے یا اسکا نان ونفقہ ادانہیں کرتا تو بیوی قاضی کی عدالت میں مقدمہ دائر کرے اگر قاضی نہیں ہیں تو آج کل شرعی پنچائیت بنی ہوئی ہیں وہاں مقدمہ دائر کرے۔ اگر عورت قاضی سے دور ہے اس کے پاس آنے جانے میں دشواری ہے یا اس کا شوہر قاضی کے بلانے پر مجلس حکم میں حاضر نہیں ہوتا یا اپنا نائب بھی نہیں بھیجتا تو اس صورت میں اگر قاضی شوہر یا عورت کی شکایات کو ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعہ سن کر حل کر دیتا ہے یا اگر شوہر کی اصلاح کی امید نہیں ہے تو بیوی کے مطالبہ پر تفریق کر دیتا ہے تو جائز ہے۔

اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ فریقین کا قاضی کی مجلس میں حاضر ہونا ضروری ہے تا کہ وہ فریقین کی بات کو سن سکے اور ان کے احوال، چہروں کے بدلتے ہوئے آثار و نقوش، طریقہ گفتگو اور طریق ادا پر گہری نگاہ رکھ سکے۔ اسی لئے احناف کے نزدیک قضاء علی الغائب جائز نہیں ہے ہاں اگر وہ اپنی طرف سے کسی کو نائب مقرر کر کے قاضی کی مجلس میں بھیج دے تو قاضی وکیل کی موجودگی کے اندر فیصلہ سنا سکتا ہے۔ لیکن بعض صورتیں ایسی ہیں جس میں فریقین میں سے کوئی قاضی کی مجلس میں حاضر نہیں ہوسکتا یا مدعی علیہ کہیں غائب ہو گیا ہے نہ تو اس کے مکان کا پتہ ہے یا معلوم ہے لیکن اس کو حاضر نہیں کیا جا سکتا تو ایسی صورت میں کیا قاضی مختفی یا غائب شخص کی غیر موجودگی کے

اندر مدعی کے پیش کردہ گواہوں کی سماعت کے بعد فیصلہ کرسکتا ہے یا نہیں یا اگر وہ فیصلہ کرتا ہے تو کیا وہ نافذ ہوجائے گا یا نہیں؟

علامہ شامی m قضاء علی الغائب پر بحث کرنے کے بعد جامع الفصولین کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فریقین (جو قضاء علی الغائب کے جواز کے قائل ہیں یا جو قائل نہیں ہیں) کی آراء قضاء علی الغائب کے حوالے سے اضطراب واشکال سے خالی نہیں ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ظاہر یہی ہے کہ واقعات اور حرج کو ملحوظ رکھتے ہوئے مفتی غور کرکے اس کے جواز یا فساد کا فتوی دے۔ مثلاً اگر کسی نے اپنی بیوی کو کسی منصف یا عادل کے سامنے طلاق دی ہے پس شہر سے غائب ہوگیا اور نہ تو اس کی جگہ کا علم ہے یا جگہ معلوم ہے لیکن اسے حاضر نہیں کیا جاسکتا یا عورت اور اسکا وکیل اس مقام کی دوری یا کسی اور مانع کی وجہ سے وہاں تک نہیں پہنچ سکتے یا اسی طرح مقروض اگر غائب ہوگیا اور شہر میں اس کی رقم موجود ہے تو ان صورتوں میں مدعی مدعا علیہ پر بینہ پیش کردے اور قاضی کو ظن غالب ہوجائے کہ اس میں نہ تو کوئی دھوکہ ہے اور نہ بہانہ تو قاضی کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ فیصلہ کردے اور اسی طرح مفتی کو بھی چاہیئے کہ حرج کو دفع کرنے کی غرض سے اور حقوق کی حفاظت کے پیش نظر اس کے جواز کا فتوی دے اگرچہ مناسب یہی ہے کہ غائب کی طرف سے کوئی وکیل مقرر کیا جائے۔ قضاء علی الغائب جائز تو نہیں البتہ اگر قاضی اس کے فیصلے کے اندر کوئی مصلحت دیکھتا ہے تو وہ فافذ ہوجائے گا اس لئے کہ وہ مجتہد فیہ ہے۔

اس مذکورہ بحث کے بعد یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ ضرورتاً قاضی غائب شخص کی غیر موجودگی کے اندر اگر فیصلہ کرسکتا ہے تو ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencin) کے ذریعہ تو بدرجہ اولی کرسکتا ہے اس لئے ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing)

کی صورت میں قاضی فریقین کی بات کو نہ صرف سن سکتا ہے بلکہ ان کو دیکھ بھی سکتا ہے اور ان کے چہرے پر بدلنے والے آثار ونقوش اور طریقہ گفتگو پر گہری نگاہ رکھ سکتا ہے۔

نیز یہ کہنا کہ ویڈیو کانفرنسنگ میں مکسنگ (Mixing) کا خطرہ ہے لہٰذا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے ذریعے کیا گیا فیصلہ معتبر نہیں بندہ کی نظر میں محل نظر ہے اس لئے کہ براہ راست ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے اندر مکسنگ (Mixing) کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی موقع پر قاضی کو اس بات کا شبہ ہوجاتا ہے کہ مکسنگ (Mixing) ہوئی ہے تو وہ فریقین کی حاضری کے بغیر فیصلہ نہ کرے۔ ہاں البتہ ریکارڈڈ ویڈیو (Recorded Video) میں یہ ممکن ہے کہ مکسنگ (Mixing) ہو تو اس صورت میں قاضی صرف ریکارڈڈ ویڈیو (Recorded Video) دیکھ کر یا گواہوں کی گواہی سن کر فیصلہ نہیں کرسکتا۔[1] واللہ أعلم بالصواب

۱۔ ”ومذهب المالكية ان الزوج اذا كان يضار زوجته بالضرب ونحوه كالاكراه على فعل امر حرام كان لها ان ترفع امرها الى القاضي وكان لها ان تطلب من القاضي تاديبه وزجره ليكف اذاه عنها كما ان لها ان تطلب التطليق منه“. (الاحوال الشخصية ص، ۴۰۷، بحواله كتاب الفسخ والتفريق للعلامة عبد الصمد الرحماني، ص، ۱۰۵، ماخوذ از خزينة الفقة، ج، ۲، ص، ۲۸۸)

”القضاء بالبينة على الغائب وللغائب لا يجوز الا اذا كان عنه خصم حاضر اما قصدي وذلك بتوكيل الغائب اياه، واما حكمي وذلك بأن يكون المدّعي على الغائب سبباً لثبوت المدعي على الحاضر لا محالة أو شرطاً له على ما ذكره الشيخ الامام فخر الاسلام علي البزدوي رحمه الله تعالى“. (الفتاوى الهندية: ج، ۳، ص، ۴۰۴، كتاب أدب القاضي /باب في القضاء على الغائب، بيروت) بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اہلیت قضاء کے لئے ضروری شرائط

کسی بھی شخص کی منصب قضاء پر تقرری درج ذیل شرائط کے ساتھ درست ہوگی۔

قاضی کا عاقل، بالغ، مسلمان، آزاد اور بینا ہونا شرط ہے نیز بولنے والا ہو گونگا نہ ہو، سننے والا ہو بالکل بہرا نہ ہو، حد قذف میں سزا یافتہ نہ ہو، صاحب علم وفضل ہو، حلال وحرام اور دیگر ضروری احکام پر اس کی نگاہ ہو، کتاب وسنت اور طریقہ اجتہاد سے واقف ہو، جس ملک یا علاقہ کے لئے قاضی مقرر کیا گیا ہو وہاں کی زبان ومحاورات

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ "(ولو قضى على غائب بلا نائب ينفذ .....) (الدر المختار) وقال في جامع الفصولين: قد اضطربت آراؤهم وبيانهم في مسائل الحكم للغائب، وعليه ولم يصف ولم ينقل عنهم أصل قويّ ظاهر يبني عليه الفروع بلا اضطراب ولا اشكال، فالظاهر عندي أن يتأمل في الوقائع ويحتاط ويلاحظ الحرج والضرورات فيفتي بحسبها جوازاً أو فساداً، مثلاً لو طلق امرأته عند العدل فغاب عن البلد ولا يعرف مكانه أو يعرف ولكن يعجز عن احضاره، أو عن أن تسافر اليه هي أو وكيلها لبعده أو لمانع آخر. وكذا المديون لو غاب وله نقد في البلد أو نحو ذلك، ففي مثل هذا لو برهن على الغائب وغلب على ظن القاضي أنه حق لا تزوير ولا حيلة فيه، فينبغي أن يحكم عليه وله، وكذا للمفتي أن يفتي بجوازه دفعاً للحرج والضرورات وصيانة للحقوق عن الضياع، مع أنه مجتهد فيه ذهب اليه الأئمة الثلاثة، وفيه روايتان عن أصحابنا، وينبغي أن ينصب عن الغائب وكيل يعرف أنه يراعي جانب الغائب ولا يفرط في حقه .... لا يجوز القضاء على الغائب الا اذا رأى القاضي مصلحة في الحكم له وعليه فحكم فانه ينفذ لأنه مجتهد فيه " اهـ .
(ردالمحتار: ج، ٨، ص، ١٠٦، ١٠٧، كتاب القضاء/مَطْلَب: المَسَائِلُ الّتِي يَكُوْنُ القَضَاءُ فِيهَا، بيروت)

سے آشنا ہو، علمائے دین سے مشورہ لینے میں عار محسوس نہ کرے، سچا، دیانت دار عفیف، گناہوں سے بچنے والا مقام تہمت اور شبہات سے دور رہنے والا، رضا و غضب ہر حال میں خدا کی نافرمانی سے بچنے اور صاحب مروت ہو، اسی طرح محل تہمت سے بچنے والا، لالچ سے پاک ذہین وفطین ہو، مزاج میں عجلت نہ ہو، اپنے دین کے معاملہ میں محتاط اور قابل اعتماد ہو، اہل معاملہ کی چالوں پر نظر رکھنے والا، جعل سازی سے دھوکا نہ کھانے والا اور صاحب ہیبت و وقار ہو، ایسا سنجیدہ ہو جس کی سنجیدگی میں غضب اور کبر کی ملاوٹ نہ ہو، ایسا متواضع اور منکسر المزاج جس کی تواضع میں کمزوری کا دخل نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کے مقابلہ میں کسی کی رضا کی اور اس کی ناراضگی کے مقابلہ میں مخلوق کی ناراضی اور اس کی ملامت کی پرواہ نہ کرتا ہو، کردار کا مضبوط، دانش مند سمجھ دار اور صالح ہو۔[1]

u

ا۔ (ملخص وماخوذ اسلامی عدالت: ص، ۱۸۴ تا ۱۹۸، مؤلفہ قاضی مجاھد الاسلام قاسمی m)

عدت کے معنی

عدت کے معنی شمار کرنے کے ہیں۔ معتدہ چونکہ دن گنتی ہے اس لئے اس کو عدت کہا جاتا ہے۔

بیوی کی عدت ایس ایم ایس (S.M.S) لکھنے کے وقت سے

اگر موبائل فون (Mobile Phone) کا نیٹ ورک (Network) مصروف ہو یا کوئی ٹیکنیکل (Technical) مسئلہ ہو تو بعض مرتبہ ٹیکسٹ میسجز (Text Messages) تاخیر کے ساتھ ریسیو (Receive) ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ تو دنوں بعد ریسیو (Receive) ہوتے ہیں۔ اگر کسی نے بیوی کو طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) لکھ کر ارسال کیا اور زوجہ کو کسی وجہ سے تاخیر کے ساتھ ریسیو (Receive) ہوا تو بیوی کی عدت ایس ایم ایس (S.M.S) لکھنے کے وقت سے شروع ہوگی نہ کہ ریسیو (Receive) کرنے کے وقت سے۔[1]

شوہر کا طلاق کے ایس ایم ایس (S.M.S) میں پہلے کی تاریخ لکھنا اور بیوی کی عدت

کسی نے اپنی بیوی کو طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا اور دو

۱۔ ”ثم المرسومة لا تخلو أما ان أرسل الطلاق بأن كتب: أما بعد فأنت طالق، فكما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة“۔ (ردالمحتار: ج، ۴، ص، ۴۵۶، مَطْلَب: فِي الطَّلاَقِ بِالكِتَابَة، بيروت)

مہینے پہلے کی تاریخ لکھ دی تو بیوی میسج (Message) لکھنے کے وقت سے مطلقہ سمجھی جائی گی نہ کہ دو مہینے پہلے کی تاریخ سے۔[1]

دوران عدت ایس ایم ایس (S.M.S) یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ معتدہ کو پیغام نکاح

کسی بھی عدت کے زمانے میں معتدہ کو ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ یا موبائل فون (Mobile Phone) کے ذریعہ نکاح کا پیغام دینا جائز نہیں ہے۔ البتہ اشارۃ وکنایۃ نکاح کا پیغام دینا جائز ہے۔[2]

۱۔ (المرجع السابق)

۲۔ "عن مجاهد ولا تعزموا عقدةَ النكاحِ حتى يبلغَ الكتابُ أجله قال : انقضاء العدة". (مصنف لابن أبي شيبة: ج، ۹، ص ۴۶۷، باب ما قالوا في قوله: ولا تعزموا عُقدة النكاح ،رقم الحديث ، ۱۷۹۱۱، شركة دارالقبلة ، المملكة العربية السعودية)

" (والمعتدة) أي معتدة كانت . عيني . فتعم معتدة عتق ونكاح فاسد . وأما الخالية فتخطب اذا لم يخطبها غيره وترضى به، فلو سكتت فقولان (تحرم خطبتها) ....(وصح التعريض) كأريد التزوج (لو معتدة الوفاة) لا المطلقة اجماعاً لافضائه الى عداوة المطلق، ومفاده جوازه لمعتدة عتق و نكاح فاسد ووطء شبهة.نهر". (الدر المختار: ص، ۲۵۰، باب العدة، بيروت)

"لا يجوز للأجنبي خطبة المعتدة صراحة، سواء أكانت مطلقة أم متوفى عنها زوجها؛ لأن المطلقة طلاقاً رجعياً في حكم الزوجة، فلا يجوز خطبتها، ولبقاء بعض آثار الزواج في المطلقة ثلاثاً أو بائناً أو متوفى عنها زوجها". (الفقه الاسلامي وأدلته، ج ،۷، ص ، ۶۱۸ ، انحلال الزواج وآثاره /المبحث الخامس-أحكام العِدَد أو حقوق المعتدة وواجباتها، دار الفكر)

عدت کے دوران عورت کا گھر سے باہر موبائل فون کارڈ (Mobile Phone Card) لینے کے لئے جانا

متوفی عنہا زوجہا اور معتدہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ عدت گھر میں گزارے۔لہٰذا وہ موبائل کارڈ (Mobile Phone) لینے کے لئے گھر سے باہر نہیں جاسکتی۔

نوٹ: آج کل انٹرنیٹ (Internet) کی وساطت سے موبائل فون کارڈ (Mobile Phone Card) باآسانی مل جاتا ہے نیز پاکستان میں ایزی لوڈ (Easy Load) کی سہولت بھی موجود ہے جس میں اگر دوکاندار کو نمبر (Number) دے دیا جائے تو وہ متعلقہ شخص کے موبائل فون (Mobile Phone) میں بیلنس (balance) ٹرانسفر (Transfer) کر دیتا ہے۔لہٰذا معتدہ ان ذرائع سے موبائل فون کارڈ (Mobile Phone Card) حاصل کرسکتی ہے یا کسی اور سے بھی منگواسکتی ہے۔[1]

۱۔ "سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: طُلِّقَتْ خَالَتِي . فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا .فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ .فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَلَى . فَجُدِّى نَخْلَكِ .فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفاً .(صحيح مسلم: ج، ۲، ص، ۱۱۲۱ باب جواز خروج المعتدة البائن، والتوفى عنهازوجها، فى النهار لحاجتها، رقم الحديث، ۱۴۸۳، بيروت)

"عن ابن عمر قال: لاتبيت المبتوتةُ ولا المتوفَّى عنهازوجها الافي بيتها، حتى تنقضي عدتها". (مصنف لابن أبي شيبة: باب ما قالوا: أين تعتد؟ من قال: في بيتها، ج، ۱۰، ص، ۱۱۴، رقم الحديث، ۱۹۱۷۰، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

"لا يجوز للمعتدة الخروج من منزلها أصلاً ليلاً ولا نهاراً". (الفقه الاسلامى وأدلته: ج، ۷، ص، ۶۱۸، انحلال الزواج وآثاره / المبحث الخامس۔أحكام العِدَد أو حقوق المعتدةوواجباتها، دار الفكر،)

عورت کا عدت کے دوران موبائل فون بل (Mobile PhoneBill) ادا کرنے کے لئے جانا

اگر کوئی عورت عدت گذار رہی ہے اور اس کو اپنے موبائل فون (Mobile Phone) کا بل (bill) ادا کرنا ہے تو وہ (bill) ادا کرنے کے لئے گھر سے باہر جا سکتی ہے۔ اس لئے کہ اگر وہ اپنا بل وقت پہ ادا نہیں کرے گی تو اس کو جرمانہ بھی ہو سکتا ہے یا بعض صورتوں میں اس کا نمبر (Number) بھی بند ہو سکتا ہے یا اس کے خلاف قانونی کاروائی بھی ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر وہ یہ کام کسی اور سے کروا سکتی ہو یا آن لائن (Online) موبائل فون (Mobile Phone) کا بل (bill) ادا کر سکتی ہو تو پھر گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔[1]

مرد کا عورت کے ایسے نمبر (Number) پر طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) کرنا جو اس کے استعمال میں نہیں ہے اور عورت کا عدت گزر جانے کے بعد سم (Sim) آن کرنا

اگر کسی نے اپنی بیوی کے ایسے نمبر (Number) پر طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) ارسال کیا جو اس وقت اس کے استعمال میں نہیں تھا۔ تین حیض کے بعد عورت نے سم (Sim) کو دوبارہ آن (On) کیا اور اس کو طلاق کا ایس ایم ایس (S.M.S) وصول ہوا تو اس کی عدت گزر چکی ہے۔ اب نئے سرے سے دوبارہ عدت

۱۔ (تقدم تخریجه تحت المسئلة السابقة)

گزارنا ضروری نہیں ہے[1]

معتدہ کا موبائل فون (Mobile Phone)، ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ شوہر سے رابطہ اور ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران اپنا جسم دکھانا

مطلقہ مغلظہ اگر شوہر سے موبائل فون (Mobile Phone)، ایس ایم ایس (S.M.S) کے ذریعہ رابطہ رکھے یا ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کے دوران اس کو اپنا جسم دکھائے تو اس صورت عدت جاری رہے گی اس سے عدت پر کچھ فرق نہیں پڑتا اگر چہ معتدہ کا یہ فعل قبیح ہے۔[2]

۱۔ "عن ابن عمر قال: عدتُها من يوم طلقها، ومن يوم يموتُ عنها". (مصنف لابن أبي شيبة: باب ما قالوا في المرأة يطلقها زوجها ثم يموت عنها، من أي يوم تعتد، ج، ۱۰، ص، ۱۳۱، رقم الحديث، ۱۹۲۴۹، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

"وابتداء العدة في الطلاق عقيب الطلاق وفي الوفاة عقيب الوفاة فان لم تعلم بالطلاق أو الوفاة حتى مضت مدة العدة فقد انقضت عدتُها لان سبب وجوب العدة الطلاق او الوفاة فيعتبر ابتدائها من وقت وجود السبب". (الهداية: باب العدة، ج، ۲، ص، ۴۳۱، رحمانيه)

(وكذا في فتاوى العالمكيرية: ج، ۱، ص، ۵۵۷، كتاب الطلاق / باب العدة، الباب الثالث عشر في العدة، بيروت)

۲۔ "وأما المطلقة ثلاثاً اذا جامعها زوجها في العدة مع علمه أنها حرام عليه ومع اقراره بالحرمة لاتستأنف العدة". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۵۷، كتاب الطلاق / باب العدة، بيروت)

"لو وطئها بعد الثلاث في العدة بلا نكاح عالما بحرمتها بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

معتدہ کا طلاق رجعی میں خاوند کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کرنا

اگر عورت طلاق رجعی کی عدت گزار رہی ہو تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ تعلقات میں مزید کشیدگی پیدا کرنے کی بجائے شوہر کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لے تا کہ ان دونوں کے درمیان اختلافات ختم ہو جائیں اور شوہر کے سامنے زیب وزینت کر کے آئے اور اس کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرے اس لئے کہ اس کا نکاح ابھی باقی ہے مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ چنانچہ اگر عورت طلاق رجعی کی عدت میں اپنے شوہر سے ویڈیو کانفرنسنگ (Video Conferencing) کرتی ہے اور بناؤ سنگار کرتی ہے تا کہ اس کا دل اس کی طرف مائل ہو تو اس کا یہ عمل جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے۔[1]

گذشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ لا تجب عدة أخرى لأنه زنا. وفي البزازية: طلقها ثلاثاً ووطئها في العدة مع العلم بالحرمة لا تستأنف العدة بثلاث حيض، ويرجمان اذا علما بالحرمة ووجد شرائط الاحصان، ولو كان منكر أطلاقها لا تقضي العدة، ولو ادعى الشبهة تستقبل ....". (ردالمحتار: ج، ۵، ص، ۲۰۰، كتاب الطلاق/باب العدة، مَطْلَبٌ: فِي وَطءِ المُعْتَدَّةِ بِشُبْهَةٍ، بيروت)

۱۔ "عن ابراهيم: في الرجل يطلق امرأته طلاقاً يملك الرجعة قال: تكتحل، وتلبس المصبَغ، وتَشَوَّفُ له ولا تضع ثيابها". (مصنف لابن أبي شيبة: باب ما قالوا فيه: اذا طلقها طلاقاً يملك الرجعة تَشَوَّف وتَزَيّن له، ج، ۱۰، ص، ۱۳۸، رقم الحديث، ۱۹۲۹۰، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

"والمطلقة الرجعية تتشوّف وتتزين لانها حلال للزوج اذا النكاح قائم بينهما ثم الرجعة مستحبة والتزين حامل عليها فيكون مشروعا". (هداية: باب الرجعة، ج، ۲، ص، ۴۰۸، رحمانيه)

معتدہ کا موبائل فون کمپنی

(Mobile Phone Company) میں ملازمت کرنا

عورت بلا ضرورت شرعی گھر سے باہر نہیں جاسکتی خواہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی، البتہ فقہاء نے ایسی ضرورت کے لئے گھر سے نکلنے کی اجازت دی ہے جس میں اس کے جائے بغیر مسئلہ حل نہ ہوتا ہو مگر رات کو گھر واپس آنا ضروری ہے۔ چنانچہ اگر معتدہ باپردہ ہوکر موبائل فون کمپنی (Mobile Phone Company) میں کام کرتی ہو تو دوران عدت اس کے لئے گھر سے نکلنا جائز ہے اگر خرچ کا انتظام نہ ہو۔[۱]

۱۔ "(وتعتدان) أي معتدة طلاق وموت (في بيت وجبت فيه) ولا يخرجان منه (الا أن تخرج، أو يتهدم المنزل أو تخاف) انهدامه، أو (تلف مالها، أو لا تجد كراء البيت) ونحو ذلك من الضرورات، فتخرج لأقرب موضوع اليه". (الدر المختار مع ردالمحتار: ج، ۵، ص، ۲۲۵، کتاب الطلاق /باب العدة، بيروت)

"(ومعتدة موت تخرج في الجديدين، وتبيت) أكثر الليل (في منزلها) وفي الشامية: وأما المتوفى عنها زوجها فلأنه لا نفقة لها فتحتاج الى الخروج نهاراً لطلب المعاش". (رد المحتار: ج، ۵، ص، ۲۲۴، کتاب الطلاق، مَطْلَبٌ: الحَقُّ أَنَّ عَلَى المُفْتِي أَنْ يَنْظُرَ فِي خُصُوصِ الوقَائِعِ، بيروت)

"ومعتدة الموت تخرج يوماً وبعض الليل) لتكتسب لأجل قيام المعيشة لأنه لا نفقة لها حتى لو كان عندها كفايتها صارت كالمطلقة فلا يحل لها أن تخرج لزيارة ولا لغيرها ليلاً أو نهاراً.............. فقالوا لا تخرج المعتدة عن طلاق أو موت الا لضرورة لأن المطلقة تخرج للضرورة بحسبها ليلاً كان أو نهاراً، والمعتدة عن موت كذلك". (البحر الرائق: ج، ۴، ص، ۲۵۸، ۲۵۹، کتاب الطلاق / فصل في الاحداد، بيروت)

معتدہ کا نیا موبائل فون کنٹرکٹ (Mobile Phone Contract) خریدنے کے لئے باہر جانا

عدت کے دوران معتدہ نیا موبائل فون کنٹرکٹ (Mobile Phone Contract) خریدنے کے لئے باہر نہیں جاسکتی ۔اس لئے کہ یہ کام تو ٹیلی فون (Telephone) کے ذریعہ بھی ہوسکتا ہے نیز موبائل فون (Mobile Phone) کا کنٹرکٹ (Contract) خریدنا ایسی مجبوری بھی نہیں کہ جس کو نہ خریدنے سے نقصان ہوتا ہو۔[1]

معتدہ کا خراب موبائل فون (Mobile Phone) ٹھیک کروانے کے لئے گھر سے باہر جانا

معتدہ خراب موبائل فون (Mobile Phone) کو ٹھیک کروانے کے لئے گھر سے باہر نہیں جاسکتی۔[2]

۱۔ "ان كانت معتدة من نكاحٍ صحيح وهي حرة مطلقة بالغة عاقلة مسلمة والحالة حالة الاختيار فانها لا تخرج ليلاً ولا نهاراً سواء كان الطلاق ثلاثاً أو بائناً أو رجعياً كذا في البدائع". (الفتاوى الهندية: ج، ۱، ص، ۵۵۹، كتاب الطلاق / باب الحداد، بيروت)

"(ولا تخرج معتدة رجعي وبائن) ....(لو حرة) ....(مكلفة من بيتها أصلاً) لا ليلاً ولا نهاراً" (الدر المختار مع رد المحتار: ج، ۵، ص، ۲۲۳، ۲۲۴، كتاب الطلاق، باب العدة، بيروت)

۲۔ (المرجع السابق)

تمت

وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ

شبیر احمد عثمانی۔ مدرسہ حرا، سٹین کلف، ڈیوزبری، برطانیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق سے مؤرخہ ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ بمطابق ۳ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز جمعہ ۳ بجے صبح کتاب ہذا کی تکمیل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِیْرًا

u

☆ .... نام کتاب : موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق

☆ .... مصنف : شبیر احمد عثمانی

☆ .... باہتمام : حافظ فہیم الدین 4220554-321-92+

☆ .... سرورق : وسیم گرافکس 4165728-333-92+

☆ .... سن طباعت : اگست ۲۰۱۲ء رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

☆ .... صفحات : ۳۳۶

☆ .... ناشر : مدرسہ حرا ,سٹین کلف ,ڈیوزبری, برطانیہ

مکتبہ احسن سرائے عالمگیر جہلم۔ فون: 03005450837

کتب خانہ رشیدیہ: مدینہ کلاتھ راجہ بازار, راولپنڈی۔ فون: 0515771798

الخلیل پبلشنگ ہاؤس: فضل داد پلازہ ,اقبال روڈ کمیٹی چوک, راولپنڈی۔ فون: 0515553248

قرآن محل: اقبال روڈ: اقبال مارکیٹ, کمیٹی چوک, راولپنڈی۔ فون: 03215123698

ادارہ اسلامیات: ۱۹۰, انارکلی, لاہور۔ فون: 04237353255

مکتبہ سید احمد شہید: 10۔ الکریم مارکیٹ, اردو بازار, لاہور۔ فون: 04237228272

مکتبہ الحسن: اردو بازار, لاہور۔ فون: 04237241355

المیزان پبلشرز: الکریم مارکیٹ, اردو بازار, لاہور۔ فون: 04237122981

مکتبہ سراجیہ: بالمقابل جامعہ مفتاح العلوم, چوک سیٹلائٹ ٹاون, سرگودھا۔ فون: 0483226559

ادارہ اشاعت الخیر: شاہین مارکیٹ, بیرون بوہڑ گیٹ, ملتان۔ فون: 0614514929

مکتبہ عرفان: سرائے عالمگیر۔ فون: 03465819989

اقرا بک سیلرز: رسول پلازہ, چوک کوتوالی فیصل آباد

مکتبہ رحمانیہ: اقرا غزنی سٹریٹ, اردو بازار, لاہور

مکتبہ قاسمیہ
الفضل مارکیٹ ۱۷۔ اُردو بازار لاہور
Ph: 042-37232536, 0321-4220554
E-Mail: maktaba_qaamia@hotmail.com

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ

یہ مصنف کی قابل قدر کوشش ہے اور علماء، ارباب افتاء، عوام وخواص سبھوں کے لئے یکساں قابل استفادہ ہے، میں اس اہم کام پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اس خدمت کو قبول فرمائے اور ان سے مزید دین اور علم دین کی خدمت لے۔

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی، بستوی مدظلہ

برطانیہ کے ایک باصلاحیت اور حوصلہ مند عالم دین جناب مولانا شبیر احمد عثمانی (اللہ تعالی ان سے دین وملت کی خوب خوب خدمات لے) نے اپنے فقہی ذوق وبصیرت کا استعمال کر کے موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق کے مسائل کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا اور اس موضوع کے وقوع پذیر اور امکانی سوالات کو یکجا کر کے اور فقہاء کی عبارتوں کی روشنی میں ان کے جوابات تحریر کر کے ایک اچھی کتاب تیار کردی ہے۔

حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب دامت برکاتہم

برادر عزیز مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب سلمہ کی تالیف "موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق" کا مطالعہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ کتاب کو اپنے موضوع پر مفید پایا، مؤلف سلمہ نے مسائل کی تحقیق میں کافی محنت کی ہے اور حتی الامکان ہر مسئلہ کا حوالہ یا نظیر پیش کر کے مبرہن کرنے کی کوشش کی ہے۔

حضرت مولانا عبد الرشید ربانی صاحب زید مجدہ

ایک انوکھے موضوع پر مفتی صاحب نے قلم اٹھا کر اہل علم کو دعوت تحقیق دی ہے اللہ تعالی ان کی محنت کو قبول فرما کر اپنے آباء اجداد کے لئے صدقہ جاریہ بنائے آمین

حضرت مولانا علی صاحب دامت برکاتہم

علمائے دین نے اور مفتیان کرام نے بڑی عرق ریزی اور بڑی جاں فشانی سے اصول شرع کی روشنی میں اس مسئلہ کا کافی اور شافی حل پیش کر کے امت پر ایک بڑا احسان فرمایا ہے (فجزاھم اللہ خیر الجزا فی الدارین)۔ اس سلسلے کی ایک کڑی ہمارے جواں عمر عالم وفاضل حضرت مولانا مفتی عثمانی صاحب (عمت فیوضکم) بھی ہیں انھوں نے اپنی خداداد صلاحیت کو بروئے کار لا کر بڑی جدوجہد اور عرق ریزی سے اس دقیق مسئلے کا حل اس کتابچے کی شکل میں پیش فرمایا ہے

حضرت مولانا مرغوب احمد لاجپوری مدظلہ

ہمارے رفیق محترم مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب سلمہ اللہ تعالی وزادعملہ (جو ماشاء اللہ با اخلاق، صاحب ذوق، علم دوست نوجوان عالم دین ہیں) نے "موبائل فون کے ذریعہ نکاح وطلاق" کے نام سے اپنے موضوع پر ایک کامیاب کتاب لکھی، راقم الحروف نے موصوف کے حکم پر اسے من وعن دیکھا، ماشاء اللہ کتاب اپنے موضوع پر بہت کچھ مواد لئے ہوئے ہے، اور مصنف نے باوجود جدید بحث کے فقہاء کے قدیم ماخذ سے دلائل کی جستجو میں اپنی امکانی کوشش سے دریغ نہیں کیا۔

حضرت مولانا مفتی ریاض محمد صاحب زید مجدہ

میرے خیال میں موصوف نے اس موضوع پر وقیع کارنامہ سرانجام دیا ہے، کتاب کے سب مسائل مستند اور مدلل ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کو دنیا میں قبولیت اور آخرت میں موصوف کے لئے ذریعہ نجات بنائے آمین۔

MADRASSAH HIRA

2 William Street, WF13 4AY Staincliffe Dewsbury, U.K.

☎ (0044)1924 412315, ✉ madrassahhira@yahoo.co.uk